نوائے افغان جہاد

ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ
اکتوبر 2012ء

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الۡاَبۡتَرُ

خالدؓ ابن ولید کا ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابو عبیدہ بن جراح کی خدمت میں خالد بن ولید کی طرف سے

" سلام علیک! میں اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ سے التجا ہے کہ خوف (قیامت) کے دن مجھے اور آپ کو دوزخ کی سزا سے امان میں رکھے اور دنیا میں آزمائشوں اور مصیبتوں سے......

خلیفہ رسول اللہ (ابو بکرؓ) کا فرمان موصول ہوا ہے جس میں اُنہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ شام جا کر وہاں کی فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لوں۔

بخدا میں نے نا تو اس عہدہ کی درخواست کی نا اس کی خواہش، اور نا اُن سے اس باب میں کوئی خط و کتابت۔ آپ پر اللہ اپنی رحمتیں نازل کرے (میرے سالارِ اعلیٰ ہونے کے باوجود) آپ کی حیثیت وہی رہے گی جو پہلے تھی۔ آپ کے کسی حکم کو ٹالا نا جائے گا، نا آپ کی رائے اور مشورہ کو نظر انداز کیا جائے گا اور نا آپ کی صلاح کے بغیر کوئی فیصلہ ہوگا۔ آپ مسلمانوں کی ایک برگزیدہ شخصیت ہیں، نا تو آپ کے فضل سے انکار کیا جا سکتا ہے اور نا آپ کی رائے سے بے پرواہی برتنا ممکن ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اپنی مہربانیوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا دے اور مجھے اور آپ کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

والسلام علیک ورحمۃ اللہ۔"

(فتوح الشام ازدی ص ٦٢)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۵، شمارہ نمبر۱۰

ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ — اکتوبر 2012ء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ مجاہد کی تلوار، اس کے نیزے اور اسلحے پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے تو پھر اُسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرماتا''۔ (ابن عساکر)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

مسلمانوں کے سر تو قرض ہیں، عشق محمد ﷺ کا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ہماری جانیں، ماں باپ اور اولادیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار) کی تکریم، ناموس اور حرمت پر ایک بار پھر ہاتھ ڈالا گیا......اب کی بار سابقہ خباثتوں سے بڑھ کر ننگ وعار کا مظاہرہ کیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہستی کی شان تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ کی خدمت میں اگر کوئی اونچی آواز میں بھی بولا تو رب ذوالجلال نے **تحبط اعمالکم** کی وعید سنا کر متنبہ کیا......کجا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متبرک شخصیت پر ملعون فطرت کفار فلم بنا ڈالیں۔ امت مسلمہ کے لیے اس سے بڑھ کر نہ کوئی آزمائش ہو سکتی ہے، نہ غم اور نہ ہی کوئی صدمہ...... جب ایک درخت کا تنا 'فراق رسول' میں سسکیاں بھر سکتا ہے تو کفار کے ناموس رسول پر بڑھتے ہاتھ دیکھ کر یقینی طور پر پہاڑوں کے سینے بھی پھٹ گئے ہوں گے......آج کے صلیبی وصیہونی ممالک کل تک تو **ضال و مغضوب علیھم** ہی تھے لیکن آج یہ اس قابل ہیں کہ پہاڑوں کے درمیان رکھ کر پیس دیے جائیں۔ لیکن میرے رب نے یہ کام محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ذمہ لگایا ہے......أَيۡنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقۡتِيلاً......یہ محض ذمہ داری ہی نہیں بلکہ رب کائنات کی جانب سے عائد کردہ فرض عین ہے......یقین مانئے! قیامت کے دن امت محمدیہ سے فرداً فرداً اس فرض کی ادائیگی کی بابت سوال کیا جائے گا۔ اس فرض کو نبھانے میں تساہل اور سستی سے کام لینا یا اس سے چشم پوشی اور اعراض کا رویہ اختیار کرنا خود کو ہلاکت کے گڑھوں میں ڈال دینے کے مترادف ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں کب زرد ہو جائیں، کسی کو کچھ معلوم نہیں...... وہاں سوال یہی ہوگا کہ 'حرمت نبی کی حفاظت پر کیا وار کر آئے ہو؟'......پھر جس نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے کینہ بھرے سینوں میں خنجر گاڑے ہوں گے اور جواب میں اپنے ایمان بھرے قلب سے ہر ہر قطرۂ خون بہا کر **فزت و رب الکعبہ** کا نعرہ بلند کیا ہوگا......وہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود اُسے **افلحت الوجوہ** کی مژدہ جاں فزا سنائیں گے۔

پس اے پاکستان میں بسنے والے مسلمانو! نیند بہت لے لی، دنیا کے پیچھے بھاگ بھاگ کر ہانپتے کانپتے رہ گئے لیکن دنیا پھر بھی ہاتھ سے جاتی رہی......لہٰذا اب اپنے رب سے جانوں کا سودا چکاؤ......صلیبی ممالک کے سفارت خانوں، قونصل خانوں، این جی اوز کے دفاتر، نیٹو کی سپلائی لائن اور صلیبیوں کے محافظ سیکورٹی اداروں کو اپنا ہدف بناؤ......تمہارے لیے تو صلیبی لشکروں کی شہ رگ کو دبانا انتہائی آسان اور سہل ہے......کیا دیکھتے نہیں کہ اس ملک کی ہزاروں میل طویل شاہراہوں سے گزار کر صلیبیوں کو رسد پہنچائی جا رہی ہے......اس رسد کو فی الفور کاٹ کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا ناطقہ بند کر دو......ایک دن کو 'یوم عشق رسول' کے طور پر منا لینے کو ہرگز ہرگز کافی نہیں سمجھنا چاہیے......یہ تو رب کے حضور کڑی جواب دہی کا معاملہ ہے، کوئی کھیل تماشا نہیں!!! شیخ انور العولقی شہیدؒ نے کیا خوب بات کہی کہ ''ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار اور امتی ہیں، گاندھی کے نہیں!!! ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم کون ہیں اور ہم کس کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ یہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا معاملہ ہے''۔ اس لیے اپنے سروں پر مسلط مرتد حکام کی جانب سے ایک دن کی 'سرکاری چھٹی' کا اعلان ہمیں کسی دھوکہ میں مبتلا نہ کر دے کہ کام کاج سے چھٹی کی، اہل وعیال میں وقت گزارا، دوست احباب سے گپ شپ کی، زیادہ سے زیادہ کسی مظاہرے میں شریک ہو کر شام ڈھلے گھر آ گئے اور اپنے تئیں محبت رسول کا حق ادا کر دیا۔ کیا ہماری آنکھیں دنیا بھر کے مسلمانوں کے عمل کو نہیں دیکھ رہیں؟ لیبیا کے غیور مسلمانوں نے امریکہ کو کیسا بہترین ''تحفہ'' دیا ہے......مصر، لبنان، یمن، تیونس، سوڈان، فلسطین میں عامۃ المسلمین نے امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی وغیرہ کے سفارت خانوں کو نذر آتش بھی کیا اور ان عمارتوں میں مجاہدین کا علم بھی لہرا دیا......شام کے مسلمان جو دن رات بشار قصائی کے ہاتھوں اپنے معصوم نونہال ذبح کروا رہے ہیں اور کیمیائی ہتھیاروں کے وار سہہ رہے ہیں، وہ بھی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت پر حرف آتا دیکھ کر دیوانوں کی طرح نکلے، امریکی سفارت خانوں کو آگ لگائی اور پکار پکار کر کہنے لگے'' ہمیں قتل کر دو لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی نہ دو''......افغانستان کے مجاہدین نے کس طرح صرف ایک ہی دن کی کارروائیوں کے نتیجے میں صلیبی اتحاد پر خوف اور دہشت کو مسلط کر دیا ہے۔ ہلمند کے سب سے بڑے نیٹو اڈے پر مجاہدین کے فدائی حملوں نے پوری مغربی دنیا کو نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ایسا مزہ چکھایا ہے کہ پریشانی وحیرت کے مارے اُن کی سٹی گم ہو گئی ہے۔ عالم اسلام کی بیداری کا یہ سارا منظر نامہ ہمیں بھی آنکھیں کھولنے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر سب کچھ قربان کر دینے کی دعوت دے رہا ہے۔ مصلحت کوشی کی باتیں بہت ہو چکی، پرامن رہنے کی اپیلوں نے ہی یہ دن دکھائے ہیں، 'قانون کو ہاتھ میں نہ لینے' کی ترغیبات نے ہی کفار کو اس قدر دیدہ دلیری کا راستہ سُجھایا ہے......ہمارے نبی صلی اللہ علیہ کی عزت، عظمت، حرمت، تکریم اور ناموس پر کوئی شیطان ہاتھ ڈالے تو نہ کسی کافر کے لیے کوئی امن ہے نہ کافروں کے محافظین کے لیے!!! اس جنگ کی اصل کو ذہنوں میں راسخ کرنے کی ضرورت ہے......پوری دنیا میں یہ صلیبی صیہونی فساد برپا ہی اس لیے کیا گیا ہے کہ امت کو اسلام سے منحرف کر دیا جائے، اُسے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے کاٹ دیا جائے، کفر والحاد کا رسیا اور دجال کا ساتھی بنا دیا جائے لیکن ہمیں اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگیوں میں بھی عملی طور پر نافذ بھی کرنا ہے، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے اپنے کردار کو مزین بھی کرنا ہے اور کفار کی شیطنت اور کمینگی کا مقابلہ کرتے ہوئے اُن کے لیے تباہی، بربادی، ذلت اور رسوائی کا سامان بھی مہیا کرنا ہے......کفار اور اُن کے حواریوں پر ضرب لگانے کے لیے بس عزم صمیم کرنے اور قدم گھروں سے نکالنے کی دیر ہے پھر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کس طرح اہل ایمان کے لیے آموجود ہوتی ہے کیونکہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا وعدہ ہے اور وَمَنۡ أَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيۡلاً......

استغفار کے ثمرات

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ

جب محبوبِ حقیقی کی خوشبو عرشِ اعظم سے زمین پر آتی ہے تو اولیاء اللہ اور ان کے غلاموں کو کیا ہوتا ہے۔ اس وقت ان کا یہ حال ہوتا ہے۔

ایں زبانہا جملہ حیراں می شود

جتنی زبانیں ہیں عربی، فارسی، ترکی، انگریزی اللہ تعالیٰ کی محبتِ غیر محدود کی لذت کو یہ زبان مخلوق اور محدود تعبیر کرنے سے قاصر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

؎ چو حافظ گشت بے خود کے شمارد

بیک جو مملکت کاؤس و کے را

جب حافظ شیرازی اللہ تعالیٰ کی محبت میں مست ہوتا ہے تو کاؤس و کے کی سلطنتوں کو خاطر میں بھی نہیں لاتا اور ایران کی سلطنتوں کو ایک جَو کے عوض میں خریدنے کے لیے تیار نہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو شاہ سنجر نے لکھا تھا کہ آپ کی خانقاہ پر ملک نیمروز وقف کرنا چاہتا ہوں تو آپ نے اس کو لکھ بھیجا

؎ چوں چترِ سنجری رُخِ بختم سیاہ باد

گر در دلم بود ہوسِ ملکِ سنجرم

مثل شاہِ سنجرم کی چھتری کے میرا نصیبہ بھی سیاہ ہو جائے اگر تیری سلطنت کی ہوس و لالچ مجھے ہو۔ اور فرماتے ہیں

؎ زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب

جب مجھے آدھی رات کی سلطنت مل گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تہجد کا سجدہ نصیب ہو گیا ہے جیسا کہ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ ایک سجدہ کی لذت اگر مل جائے تو مثل ابراہیم بن ادہمؒ کے تم بھی سلطنت چھوڑ دو گے۔ **سبحان ربی الاعلی** میں اللہ تعالیٰ نے ہی لگوا دیا، چلتے پھرتے تو **سبحان اللہ** کہو لیکن سجدہ میں چونکہ انتہائی قرب ہے اور **علی قدمی الرحمن** تمہارا سر ہے لہٰذا اب اپنا رشتہ ظاہر کرو کہ ہم تمہارے کیا لگتے ہیں۔ کہو کہ آپ میرے ربّا ہیں۔ **سبحان ربی الاعلی** پاک ہے میرا رب جو بہت اعلیٰ ہے۔ اسی کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں

؎ زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب

من ملکِ نیمروز بیک جو نمی خرم

یعنی جب سے مجھے آدھی رات کی سلطنت کی خبر ملی ہے تو تمہاری سلطنت کو میں ایک جَو کے عوض خریدنے کے لیے تیار نہیں۔

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادیؒ نے حضرت تھانویؒ سے فرمایا کہ میاں اشرف علی! جب میں سجدہ کرتا ہوں تو مجھے اتنا مزہ آتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیار کیا اور جب تلاوت کرتا ہوں تو مجھے خدا اتنا مزہ دیتا ہے کہ تمہیں اگر وہ مزہ مل جائے تو کپڑے پھاڑ کر جنگل میں بھاگ جاؤ۔ اور فرمایا کہ جنت میں جب میرے پاس حوریں آئیں گی تو میں ان سے کہوں گا کہ بی بی! اگر قرآن سننا ہے تو بیٹھو ورنہ اپنا راستہ لو۔

دیکھو! ہم لوگ کیا سوچ رہے ہیں اور اہل اللہ کیا سوچتے ہیں۔ ہماری سوچ میں اور ان کی سوچ میں کتنا فرق ہے یہ عاشقِ ذاتِ حق ہیں۔ ایک سرکاری تنخواہ دار مولوی جو ریاست رام پور سے تنخواہ لیا کرتے تھے شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ فضل الرحمٰن صاحبؒ بخاری کا درس دے رہے تھے، درمیان میں ذرا سا موقع ملا تو جلدی سے بول پڑے کہ حضرت! نواب رام پور نے کہا ہے کہ اگر آپ ریاست میں آئیں تو میں آپ کو ایک لاکھ روپیہ نذرانہ پیش کروں گا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کو بہت رنج ہوا۔ فرمایا کہ ارے مولوی صاحب! لاکھ روپے پر خاک ڈالو میں جو بات کہہ رہا ہوں اس کو سنو۔ پھر شاہ صاحبؒ نے یہ شعر پڑھا

؎ جو دل پر ہم اس کا کرم دیکھتے ہیں

تو دل کو بہ از جامِ جم دیکھتے ہیں

یعنی ہم اپنے قلب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی جو بارش دیکھتے ہیں تو ہمارا قلب نوابوں کی ریاست اور لاکھوں روپیوں سے بے نیاز ہے کیونکہ فیل بان جس سے دوستی کرتا ہے تو مع ہاتھی کے آتا ہے۔ اس لیے اس کا دروازہ بھی بڑا بنا دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جس کے قلب کو اپنا نور خاص تجلی خاص قرب خاص عطا کرتے ہیں اس کے دل کو بہت بڑا بنا دیتے ہیں۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں

؎ ظاہرش را پشۂ آرد بہ چرخ

باطنش باشد محیط ہفت چرخ

کسی ولی اللہ کا ظاہر تو اتنا کمزور ہو سکتا ہے کہ اگر مچھر کاٹ لے تو ناچنے لگے لیکن اس کا باطن ساتوں آسمان کی گردش کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر یاد آیا، فرماتے ہیں:

جب کبھی وہ اِدھر سے گزرے ہیں
کتنے عالم نظر سے گزرے ہیں

اور اسی کو جگر مرادآبادی نے یوں تعبیر کیا ہے

کبھی کبھی تو اسی ایک مشتِ خاک کے گرد
طواف کرتے ہوئے ہفت آسمان گزرے

دوستو! اللہ تعالیٰ کے نام میں لذت اور مٹھاس اس قدر ہے کہ زبان اس کی تعبیر سے قاصر ہے۔ تھانہ بھون میں ایک بزرگ تھے سائیں توکل شاہ۔ یہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ سے کہتے تھے کہ حضرت جی! مجھے اللہ کے نام میں اتنا مزہ آوے ہے کہ میرا منہ میٹھا ہو جاوے ہے (یہ تھانہ بھون کی زبان ہے)۔ پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم میرا منہ میٹھا ہو جاوے ہے۔

شیخ محی الدین ابوزکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ نے حلاوتِ ایمانی کی شرح کرتے ہوئے فرمایا کہ حلاوتِ ایمانی اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو عطا فرماتا ہے جو ان اعمال کو اختیار کرتا ہے جن پر حلاوت ایمانی کا وعدہ ہے۔ مثلاً اہل اللہ سے محبت رکھنا، بدنظری سے اپنی حفاظت کرنا وغیرہ۔ یعنی جن اعمال پر حلاوت ایمانی کے وعدے وارد ہیں ان سب کے قلب کو اللہ تعالیٰ حلاوتِ ایمانی عطا فرماتے ہیں لیکن بعض لوگوں کو حلاوتِ حسیہ بھی عطا کر دیتے ہیں یعنی ان کے منہ میں بھی مٹھاس محسوس ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جس کو چاہیں عطا فرما دیں، قلب کے اندر ایک سکون فوراً ہر ایک کو مل جاتا ہے۔

تو میرے دوستو اور عزیزو! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ظاہر کے عیش کی جتنی فکر ہے اس سے زیادہ ہمیں اپنے قلب کو باخدا بنانے کی فکر ہونی چاہیے، اگر چین سے رہنا ہے ورنہ ایئر کنڈیشن میں افکار و پریشانی اور مصیبتوں میں دل گرم رہے گا۔ ہزاروں لاکھوں روپوں میں قلب افکار کے لاتوں اور گھونسوں سے غم زدہ، متوحش اور پریشان رہے گا۔ اس لیے کہ ظاہر کا عیش باطن کے عیش کے لیے ضروری نہیں۔ چنانچہ مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں

آں یکے در کنجِ مسجد مست و شاد
واں یکے در باغ ترش و نامراد

ایک شخص مسجد میں چٹائی پر مست ہے اور ایک باغ میں ہے، چاروں طرف پھول ہیں لیکن غموں کے کانٹوں سے غمگین و نامراد ہے۔ یہ پھولوں میں رو رہا ہے اور وہ کانٹوں میں ہنس رہا ہے۔ اب کوئی کہے کہ یہ تو اجتماع ضدین ہے۔ غم میں اللہ تعالیٰ کیسے خوش کر دیتا ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ کیوں صاحب! یہ واٹر پروف گھڑیاں جو ہیں، چاروں طرف پانی ہے مگر پانی اثر کیوں نہیں کر رہا۔ یہ کیوں واٹر پروف ہے؟ اللہ اپنے عاشقوں کے قلب کو بھی غم پروف کر دیتا ہے۔ جس کے دل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نظر عنائت ہوتی ہے، ہزاروں غم میں بھی وہ خوش اور بے غم رہتا ہے۔ وہ غم اس کی اصلاح اور تربیت کے لیے ہوتے ہیں، اس کی ایمانی ترقیات کے لیے ہوتے ہیں مگر اس وقت ہی وہ اندر اندر مست اور خوش رہتا ہے چاہے وہ رو بھی رہا ہو، آنکھیں اشک بار ہوں غم سے۔ مثلاً اپنے بچوں کی بیماری سے یا اپنی بیماری سے مگر اس کے قلب میں پریشانی نہیں گھستی۔ اور اس کی دلیل کیا ہے؟ اس کی دلیل شامی کباب ہے، مرچ والا شامی کباب۔ ایک شخص کھا رہا ہے آنسو بہہ رہے ہیں۔ ذرا اس سے کوئی کہہ تو دے کہ میاں آپ کچھ مصیبت میں معلوم ہو رہے ہیں، یہ شامی کباب چھوڑ دیجیے، آپ بلاوجہ رو رہے ہیں، آپ نہ کھائیے مجھے دے دیجیے۔ تو وہ کیا کہے گا کہ دل اندر اندر لذت لے رہا ہے، میں اندر لذت درآمد کر رہا ہوں، یہ مزے داری کے آنسو ہیں، یہ غم کے آنسو نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر اللہ کو راضی کر لیا جائے ہر نافرمانی چھوڑ دی جائے کیونکہ نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی، رحمت دور ہو جاتی ہے، ہر معصیت خدا سے دور کرتی ہے۔ معصیت کی خاصیّت ہے کہ چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی اللہ سے دور کرتا ہے اور نیکی کی خاصیّت ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی اللہ سے قریب کرتی ہے لہٰذا جتنے گناہ ہیں ان کو زہر سمجھ کر چھوڑ دیا جائے اور صالحین کی صحبت میں رہا جائے اور اللہ کا نام لیا جائے تو اللہ قلب کو غم پروف کر دیتا ہے۔ ایسا شخص دنیا میں ہر وقت مست و شاد رہتا ہے، جتنے بھی غم ہیں وہ دل کے باہر ہی باہر رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نظرِ عنایت جب کسی پر ہوتی ہے اور اللہ چاہتا ہے کہ میں اس بندہ کو خوش کر دوں تو دنیا کے حوادث اس کو غمگین نہیں کر سکتے۔ اب مولانا جلال الدین رومیؒ کا شعر سنئے، وہ فرماتے ہیں

گر او خواہد عین غم شادی شود
عین بندِ پائے آزادی شود

اگر اللہ تعالیٰ فیصلہ کر لے کہ میں اس بندہ کو خوش رکھوں تو غم کی عینیت مصطلحہ یعنی اصطلاحاً جو عینیت ہے یعنی غم کی ذات کو اللہ تعالیٰ خوشی بنا دیتا ہے۔ (یہ حکیم الامتؒ کی شرح ہے کلید مثنوی دفتر ششم میں) دنیا والے تو غم کو ہٹائیں گے اور خوشی کے اسباب لائیں گے، آگ کو ہٹائیں گے اور پانی لائیں گے لیکن اللہ اجتماع ضدین پر قادر ہے۔ وہ آگ کو پانی بنا دیتا ہے اور غم کی ذات کو خوشی بنا دیتا ہے اور پاؤں کی بیڑی اور قید کو آزادی بنا دیتا ہے۔

چنانچہ سیدنا یوسف علیہ السلام جب قید خانے میں ڈالے گئے تو انہوں نے فرمایا **رب السجن احب الی** اے میرے رب! یہ آپ کی راہ کا قید خانہ ہے آپ کی وجہ سے قید خانہ جا رہا ہوں اور جہاں آپ ہوں، خالقِ گلستاں جہاں ہو وہ قید خانہ قید خانہ نہیں رہتا وہ مجھے **احب** ہے۔ اسی کو میں عرض کیا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے پیارے ہیں اتنے محبُوب ہیں کہ جن کی راہ میں قید خانے **احب** ہوتے ہیں ان کی راہ کے گلستاں کیسے ہوں گے۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

16 اگست: صوبہ پکتیکا............ضلع یحییٰ خیل............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک نیٹو فوجی ٹینک تباہ............6 فوجی ہلاک

مجاہدۂ نفس، درستگیٔ اخلاق اور امراضِ قلب کا علاج

شیخ ابومصعب السوری حفظہ اللہ

تہذیب اخلاق کے طریقے:

ہمیں یہ بات پہلے سے معلوم ہے کہ اخلاق میں اعتدال کا ہونا نفس کی صحت، اور اخلاق میں بے اعتدالی انسان کے لیے مرض کی مانند ہے، بالکل اسی طرح جیسے جسم کی ضروریات کو پورا کرنے میں اعتدال اس کے لیے صحت بخش اور بے اعتدالی نقصان دہ ہے۔ یہاں پر ہم نفس کی تربیت اور اسے اخلاق رذیلہ سے پاک کرنے کی مثال یوں لیتے ہیں کہ جیسے انسانی بدن میں معدہ ٹھیک ٹھاک کام کررہا ہوتا ہے لیکن انسان کی غلط غذائی عادات اور خوراک میں بے اعتدالی کے باعث اس میں مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں، یونہی ہر بچہ حق کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن یہ اس کے ماں باپ ہیں جو اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، وہ اس طرح کہ والدین بچے کو اخلاق رذیلہ کی عادت ڈال دیتے ہیں۔

اسی طرح انسانی جسم مکمل پیدا نہیں ہوتا بلکہ نشوونما کے مختلف مراحل سے گزر کر تکمیل پاتا ہے، یہی صورت حال نفس کی ہے کہ یہ ابتدا میں ناقص اور قابل تکمیل ہوتا ہے، پھر اس کی تکمیل تربیت، تہذیب اخلاق اور علم کی غذا سے ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر جسم صحیح سلامت ہو تو طبیب کی ذمہ داری ہے کہ اس کی سلامتی کی حفاظت کی فکر کرے اور اگر بیمار ہو تو اس کا علاج کرے۔ اسی طرح سے اگر نفس گناہوں سے پاک اور مہذّب ہے تو ضروری ہے کہ اس کی حفاظت کا اہتمام کیا جائے، اس کو مزید قوی بنایا جائے اور اس کی صفائی کو یقینی بنایا جائے۔

چونکہ انسانی جسم کی بیماریوں کا علاج بیماری کے سبب کے متضاد چیزوں سے کیا جاتا ہے جیسے حرارت کا علاج ٹھنڈی اشیا سے اور سردی کا گرم چیزوں سے اسی طرح قلب کے امراض کا علاج بھی ہونا چاہیے۔ یعنی جہالت کا علاج تعلیم سے، بخل کا سخاوت سے، کبر کا عاجزی سے وغیرہ وغیرہ۔ نفس کی بیماریوں کے سدّباب میں اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہیے کہ جس طرح جسمانی امراض کی دوا کرنے کے بعد اس کے اثر کے لیے کچھ دیر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح نفس کے علاج کے لیے بھی مجاہدے اور صبر کی ضرورت ہے، بلکہ اس کے لیے زیادہ صبر کی ضرورت ہے کیونکہ جسمانی امراض تو موت کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں مگر یہ قلبی (نفسانی) بیماریاں موت کے بعد بھی انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ **(والعیاذ باللہ)**

نفس کی درستی کے لیے ایک اہم قابل توجہ بات یہ ہے کہ ہر نفس کا علاج اس کی بیماری کی شدت کے لحاظ سے کیا جائے مثال کے طور پر ہر طرح کی سردی کا علاج حرارت سے نہیں کیا جاتا بلکہ علاج سے قبل ہم سردی کی شدت اور بیماری کے دوسرے اسباب پر بھی غور کرتے ہیں، اور ایسا طریقۂ علاج منتخب کرتے ہیں جو جسم میں مزید فساد کا باعث نہ بنے، اسی طرح نفس کے نقائص کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دوا کا انتخاب مرض کی شدت کے مطابق کیا جائے۔ یعنی جو بزرگ اپنے مریدین اور شاگردوں کی اصلاح کریں وہ ہر کسی کے لیے ایک ہی نوعیت اور طریقے کی ریاضت اور ذمہ داری تجویز نہ کریں کیونکہ اگر طبیب سب مریضوں کو ایک ہی دوا دے گا تو یقیناً اکثر لوگوں کی ہلاکت واقع ہو جائے گی۔ ایسے ہی اگر شیخ تمام مریدوں کو ایک ہی طرح سے سکھائے گا تو یقیناً یہ طریقہ کار ان کے لیے فساد کا باعث بنے گا، بلکہ ضروری تو یہ ہے کہ ہر مرید کے مرض کا علاج اس کے حال، عمر، مزاج اور ریاضت کی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے۔

لہٰذا دیکھنا چاہیے کہ اگر شاگرد ابتدائی شرعی حدود سے ناواقف ہے، تو پہلے اسے طہارت، نماز اور ظاہری عبادات کے آداب سکھائے جائیں، یا اگر وہ حرام کا مال کھانے کا عادی ہو تو اسے چھوڑنے کی تلقین کی جائے۔ لیکن اگر وہ ظاہری عبادات احسن طریقے سے ادا کر رہا ہے تو پھر اس کے باطنی اخلاق کو درست کرنے کا بیڑا اٹھایا جائے۔ وہ اس طرح کہ اگر اس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال ہے تو اس کو خیرات کر دیا جائے تاکہ اس کا دل مال کی محبت کی جانب مائل نہ ہو، یا اگر مرید کبر، رعونت کے مرض میں مبتلا ہے اور اس پر خود پسندی کا غلبہ ہو تو شیخ کو چاہیے کہ اسے حکم دے کہ وہ بازاروں میں سائل کی حیثیت سے نکل جائے۔ بے شک خود پسندی اور تکبر کا علاج ذلت کے علاوہ کچھ نہیں، جب کہ بھیک مانگنے سے بڑی ذلت اور کسی شے میں نہیں ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ فقیر بنا رہے حتیٰ کہ اس کے دل سے کبر کی بیماری بالکل ختم ہو جائے، کیونکہ یہ ایک مہلک مرض ہے۔

اخلاق حسنہ کے حصول کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کے طالب کو زیادہ بڑی برائی سے کم بری عادت کی طرف راغب کیا جائے اور یوں مرحلہ در مرحلہ برائی کا خاتمہ کیا جائے، سو اس طرح بھی بتدریج تمام برائیوں کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

لہٰذا اگر شیخ دیکھے کہ مرید پر کھانے پینے کا شوق بہت غالب ہے تو اسے روزہ رکھنے کی تلقین کرے، پھر دوسرے مرحلے میں لذیذ کھانوں کی بجائے کم ذائقہ کھانے کا مشورہ دیا جائے اور وہ اس عادت پر مستقل مزاج رہے حتیٰ کہ اچھا کھانے کی خواہش جاتی

رہے۔ یا کوئی نوجوان اگر نکاح کا بہت شوق رکھتا ہے اور کسی وجہ سے نکاح کرنے سے عاجز ہے تو اس کو چاہیے کہ کہ اس معاملے میں روزے سے مدد لے اور اگر اس طرح بھی خواہش کا زور نہ ٹوٹے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ایک رات صرف پانی سے افطار کرے اور دوسرے روز صرف خشک روٹی سے، گوشت وغیرہ کھانا بالکل ترک کر دے یہاں تک کہ اس کی شہوت کمزور پڑ جائے کیونکہ اس بیماری کے علاج کے لیے بھوک سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے۔

اسی طرح کسی پر غصہ بہت غالب رہتا ہو تو اس کے لیے خاموشی اور نرمی تجویز کی جائے اور اس کے ساتھ ایک برے اخلاق والا شخص رکھ چھوڑا جائے، جس کی بری عادتوں پر صبر کر کے وہ اپنے نفس میں لچک اور نرمی پیدا کرے۔ جیسا کہ ایک حکایت میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آدمی نے چاہا کہ وہ خود میں نرمی پیدا کرے اور غصّے کو اپنے نفس سے زائل کر دے، سو اس مقصد کے لیے وہ ایسے لوگوں سے تجارت کرتا تھا جو اس سے گالی گلوچ کریں تا کہ وہ اس بدسلوکی پر صبر کرے اور اپنے غصّے پر قابو پانے کی کوشش کرے۔ یوں نرم خوئی اس کی ایسی عادت بن گئی جس کی مثالیں دی جاتی ہیں۔

ماضی میں ایسے لوگ گزرے ہیں جو اگر خود میں بزدلی اور دل کی کمزوری کو پاتے تو بہادری اور شجاعت کے حصول کے لیے وہ موسم گرما میں سمندری سفر کرتے جب اس میں موجوں کی شدت ہوتی ہے۔ ہندوستان کے عابد عبادت میں سستی کا علاج پوری رات ایک پیر پر قیام سے کرتے اور بعض بزرگ ایسے تھے کہ ارادت کی ابتدا میں جب قیام ان پر گراں گزرتا تو وہ اپنے لیے لازم کر لیتے کہ وہ پوری رات کھڑے رہیں گے۔

یہاں ان مختلف طریقوں کے بیان سے مقصد یہ ہے کہ نفس کی تمام بیماریوں کا علاج اس کی متضاد چیزوں سے ممکن ہے اور اس قاعدے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بہت واضح انداز سے بتا دیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

> وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىO فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى (النازعات: ۴۱۔۴۰)
>
> ''اور پس جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہے''۔

آخری بات یہ کہ مجاہدے کے لیے سب سے اہم چیز ارادے کی پختگی ہے، اگر اصلاحِ نفس کا ارادہ پختہ ہو تو اسباب خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر اس عزم کی تکمیل کے لیے کوئی آزمائش یا تنگی آئے تو ضروری ہے کہ صبر اختیار کیا جائے اور اپنے نفس کو آلائشوں سے پاک رکھنے کے لیے مداومتِ عمل اختیار کی جائے۔

مجاہد کی اخلاقی و روحانی تربیت کے لیے چند نصیحتیں:

۱۔ ہر وقت ایمان کی تجدید، نیت کی اصلاح اور اس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے خالص کرتا رہے۔

۲۔ اقامتِ صلوٰۃ کا حریص ہو، یعنی بروقت باجماعت نماز ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ رکوع وسجود اہتمام سے ادا کرے اور فرض نماز سے پہلے اور بعد کی سنتیں باقاعدگی سے پڑھے۔ ہمیشہ خشوع اور حضوری سے نماز کی ادائیگی کی کوشش میں لگا رہے۔

۳۔ ہر نماز کے بعد تسلی سے مسنون تسبیحات پڑھ کر اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی خیر کی دعا مانگ کر اٹھے۔

۴۔ اگر صاحبِ نصاب ہو تو اہتمام کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرے، یعنی محنت سے تلاش کر کے صالح مستحقین تک پہنچائے۔ مثلاً حق دار قریبی رشتہ دار، فی سبیل اللہ مشقت اٹھانے والے مجاہدین و مہاجرین کے خاندان اور دشمن کے ہاتھوں شہید اور قید ہونے والے مسلمانوں کے ورثا۔

۵۔ بہترین طریقے سے شوق اور تیاری کے ساتھ ایمان واحتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ رمضان میں اعمالِ صالحہ میں اضافے کی بھرپور کوشش کرے۔ بالخصوص اس کی راتوں کے قیام (تراویح) اور تلاوتِ قرآن کا خصوصی اہتمام کرے اور جس کو وسعت ہو کثرت سے صدقہ کرے۔

۶۔ اگر استطاعت ہو تو جلد از جلد فریضہ حج ادا کرے، ممکن ہو تو جوانی میں ادائیگی کی کوشش کرے۔

۷۔ صبح و شام کے اذکار (فجر سے طلوع تک اور عصر سے غروب تک) باقاعدگی سے کرے، روزانہ سو ۱۰۰ مرتبہ استغفار کرے، رات کو سونے سے پہلے مسنون اذکار کر کے سوئے اور کوشش کرے کہ روزانہ سونے سے پہلے اس کا آخری کلمہ، کلمہ شہادت ہو۔

۸۔ صبح طلوع کے بعد زوال سے پہلے دو، چار یا آٹھ رکعت اشراق و چاشت کی نماز کو معمول بنائے۔

۹۔ روزانہ ایک سپارہ قرآن پاک کی تلاوت کرے اور ہر قمری مہینے میں کم از کم ایک دفعہ قرآن پاک ختم کرے۔ ہر جمعہ کو فجر سے مغرب کے درمیان سورۃ الکہف کی تلاوت کرے۔

۱۰۔ ہر بھائی حسبِ قدرت قیام اللیل کا اہتمام کرے، ہو سکے تو رات کے تیسرے پہر کوشش کرے، اگر بہت مشکل ہو تو رات کو سونے سے پہلے کچھ رکعت پڑھ کر وتر پڑھ کر سو جائے۔ ویسے تہجد کی گیارہ رکعت مسنون ہیں اس کے بعد سحری کے وقت کثرت سے استغفار کرے۔

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

16اگست: صوبہ بغلان..........ضلع علی خواجہ..........بارودی سرنگ دھماکہ..........افغان فوج کا ٹینک تباہ..........ایک کمانڈر سمیت 8 فوجی ہلاک

صلیبی مغرب کی گستاخی......قدم گھروں سے نکالنے کا جواز تم کو بلا رہا ہے

مصعب ابراہیم

کائنات کے سردار، حبیب رب العالمین، شفیع المذنبین، سرور دو عالم، سراج منیر، فخر موجودات، سید الاولین والآخرین، وجہ قرار العالمین، امام الانبیاء والرسل، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، آقائے نامدار، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی وابی وامی واولادی) کی ذات مبارکہ ایک بار پھر انسانیت کی تلچھٹ اور زمین کا بوجھ قرار پانے والے ملعون یہود و نصاریٰ کی اہانت، استہزا اور تمسخر کی زد میں ہے۔ وہن کے مارے امتیو! نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں اہانت اور گستاخی جیسا جرم عظیم کر کے یہ بندروں اور خنزیروں کی اولاد چین اور سکون سے رہے......یقین مانو کہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ زمین و آسمان پھٹ جائیں، نظامِ کائنات تلپٹ ہو جائے اور زمین کا پیٹ تمہیں اپنا اندر سمو لے......

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات
تیری حرمت کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے

آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ تم اس ذلیل اور بے وقعت دنیا میں اتنا غرق ہو گئے......اس قدر محو ہو گئے کہ تمہاری قیمتی ترین متاع، تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر کفار بار بار رکیک حملے کرتے ہیں......کبھی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے تراشے جاتے ہیں......کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو فلموں کا موضوع بنایا جاتا ہے ......اور اس سب کے باوجود کفار تمہارے ملکوں اور سرزمینوں میں دندناتے پھرتے ہیں......اُن کے قلعہ نما سفارت خانے، اُن کی این جی اوز کے عالی شان دفاتر قائم و دائم رہتے ہیں، تمہارے ملک کے طول وارض کو روند کر اُن کی افواج کے لیے 'سامانِ زندگی' مہیا کیا جاتا ہے، وہ پورے کروفر سے تمہارے اوپر حکومت کرتے اور تمہارے ہی سیکورٹی اداروں کے تحفظ میں رہتے ہوئے اپنے خسیس عزائم پر عمل پیرا رہتے ہیں...... تمہاری ایک متعد بہ تعداد اُن ممالک میں موجود ہے جہاں یہ رذیل اور ناپاک جسارتیں آئے روز دہرائی جاتی ہیں لیکن تم میں سے کتنے ہیں جنھوں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر جان وار دینے کا عہد کر کے ان شیاطین کی گردنوں کو مارنے کا عہد کیا ہو؟

امریکی ریاست کیلی فورنیا کے ملعون پادری ٹیری جونز نے یہود اور مصری نژاد قبطی عیسائیوں کی ساز باز سے ایک فلم تیار کی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک میں گستاخی کی گئی۔ اس فلم پر ۵ ملین ڈالر کا سرمایہ لگا اور ۱۰۰ سے زائد یہودی اداروں نے اس رقم کا بندوبست کیا۔ فلم کا پروڈیوسر ایک اسرائیلی یہودی سام باسل ہے، جسے اب امریکی پولیس نے اپنی حفاظتی تحویل میں لے لیا ہے۔ اس خبیث اور لعین نے فلم کے اجرا کے بعد امریکی اخبار 'وال اسٹریٹ جنرل' کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا "میری فلم ایک سیاسی فلم ہے، جو اسلام کے منافقانہ چہرے سے نقاب ہٹاتی ہے، اسلام ایک سرطان ہے، جس کے خلاف ہمیں اپنی بساط کے مطابق کوشش کرنی چاہیے"۔

اب خبریں آ رہی ہیں کہ فرانسیسی ہفت روزہ 'چارلی ہیبڈو' کے نئے ایڈیشن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع کیے گئے ہیں۔ ان خاکوں کو تراشنے والے ملعون نے کہا کہ "ان خاکوں سے ان لوگوں کو دھچکا لگے گا جو دھچکا لگنے کے خواہش مند ہوں گے"۔

امت مسلمہ کے قلوب کو زخم زخم کر دینے والی یہود و نصاریٰ کی ان نجس حرکات کے جواب میں ائمۃ الکفر نے اپنی ڈھٹائی اور دینِ اسلام کی عداوت سے جلتے سینوں کی گواہی اس انداز میں دی کہ اس فلم کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کو خارج از امکان قرار دیا گیا۔ ۱۵ ستمبر کو وائٹ ہاؤس کے ترجمان جان کارنی پریس بیان میں کہا کہ "ہم اس فلم پر مسلمانوں سے معذرت نہیں کریں گے اور نہ ہی سینما ہالوں میں جاری اس توہین آمیز ویڈیو کو دکھانے کا سلسلہ بند کریں گے کیونکہ یہ آزادیٔ اظہار رائے میں سے ہے"۔ سکائی نیوز کے مطابق وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا کہ "امریکی حکومت آزادیٔ اظہار رائے کو کنٹرول نہیں کر سکتی، اس لیے اسلام کی توہین کرنے والی گستاخانہ فلم کو نہیں روکا جا سکتا۔ ہمارے ملک میں آزادیٔ اظہار رائے کو قانون ایک طویل عرصے سے تحفظ فراہم کرتا چلا آ رہا ہے۔ ہماری امریکی حکومت شہریوں کو اپنے خیالات کے اظہار کرنے سے نہیں روک سکتی"۔

ہیلری نے بھی مراکش میں پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ "امریکی حکومت کا اس فلم سے کوئی تعلق نہیں ہے، مگر اس فلم کی روک تھام کے لیے امریکہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ امریکہ میں طویل عرصے سے اظہار رائے کی آزادی ہے۔ اس لیے ہم اپنے شہریوں کو ان کے ذاتی خیالات کا اظہار کرنے سے منع نہیں کر سکتے، خواہ وہ کسی کے لیے کس قدر توہین آمیز کیوں نہ ہوں"۔ اس ملعونہ کے انگریزی الفاظ یہ تھے:

Our country does have a long tradition of free expression which is enshrined in our constitution and our law. And we do not stop individual citizens from expressing their views no matter how distasteful they may be

قرآن کریم ہمارے سامنے کھول کھول کر کفار کی ان گھٹیا، نیچ اور کمینگی کی حد تک گری ہوئی حرکتوں کو بیان کرتے ہوئے، ان کفار کا انجام بتاتا ہے......

19 اگست: صوبہ قندھار............ضلع بولدک............ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ............امریکی ٹینک تباہ.....سوار تمام امریکی فوجی ہلاک

وَلَقَدِ اسْتُهْزِءَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِکَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُواْ مِنْهُم مَّا کَانُواْ بِهِ یَسْتَهْزِئُونَ(الانعام: ۱۰)

''اورتم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ تمسخر ہوتے رہے ہیں۔سو جولوگ ان میں سے تمسخر کیا کرتے تھے ان کو تمسخر کی سزا نے آ گھیرا''۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِءَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِکَ فَأَمْلَیْتُ لِلَّذِیْنَ کَفَرُواْ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَکَیْفَ کَانَ عِقَابِ(الرعد: ۳۲)

''اورتم سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر ہوتے رہے ہیں تو ہم نے کافروں کو مہلت دی پھر پکڑ لیا۔سو (دیکھ لو کہ) ہمارا عذاب کیسا تھا؟''۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِءَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِکَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا کَانُوا بِهِ یَسْتَهْزِئُون(الانبیاء: ۴۱)

''اورتم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ استہزا ہوتا رہا ہے تو جولوگ ان میں تمسخر کیا کرتے تھے، ان کو اسی (عذاب) نے جس کی ہنسی اڑاتے تھے آ گھیرا''۔

إِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ(لحجر: ۹۵)

''ہم تمہیں ان لوگوں (کے شر) سے بچانے کے لیے جو تم سے استہزا کرتے ہیں کافی ہیں''۔

کفار کے اسلام سے عداوت، بَیر اور کینہ کو ہی سامنے رکھتے ہوئے اللہ رب العزت نے ان خبثا کا علاج بھی بیان فرمایا ہے:

وَإِن نَّکَثُواْ أَیْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِیْ دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُواْ أَئِمَّةَ الْکُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنتَهُونَ(التوبة: ۱۲)

''اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو (ان) کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو (یہ بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔عجب نہیں کہ (اپنی حرکات سے) باز آ جائیں''۔

فَاضْرِبُواْ فَوْقَ الأَعْنَاقِ وَاضْرِبُواْ مِنْهُمْ کُلَّ بَنَانٍOذَلِکَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَمَن یُشَاقِقِ اللّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللّهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (الانفال: ۱۲، ۱۳)

''تو ان کے سر مار (کر) اڑا دو اور اس کا پور پور مار (کر توڑ) دو۔یہ (سزا) اس لیے دی گئی کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے''۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَکُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُونَ (الانبیاء: ۱۸)

''(نہیں) بلکہ ہم حق کو باطل پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور باطل اسی وقت نابود ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو ان سے تمہاری خرابی ہے''۔

انہی آیات میں مذکور احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے لیبیا کے مسلمانوں نے حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا طریقہ امت کے سامنے آج کے دور میں بھی واضح اور غیر مبہم انداز میں پیش کر دیا ہے۔جہاں کے مجاہد مسلمانوں نے امریکہ میں بننے والی فلم' جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر ہاتھ ڈالنے کی رذیل کوشش کی گئی' کے خلاف احتجاج کے دوران میں 'میدانِ قتال' سجا دیا اور ۱۲ ستمبر کو بن غازی شہر میں امریکی سفارت خانے پر حملہ کر کے اُسے آگ لگا دی اور امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیونز اور متعدد امریکی فوجی افسران کو ہلاک کر دیا۔اس حملے میں لیبیائی سیکورٹی فورسز کے دس اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔لیبیا کے مجاہد مسلمانوں نے جس طرح قذافی کو ذلت ورسوائی کا نشانہ بنا کر مردار کیا تھا بالکل اسی طرح امریکی سفیر کی لاش کو بھی گھسیٹتے رہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ٹھنڈک کا سامان مہیا کرتے رہے۔

لیبیا ہی کی طرح مصر، بحرین، سوڈان، تیونس، لبنان، یمن، مراکش، الجزائر اور شام کے مسلمانوں نے بھی ائمۃ الکفر کے ہوش اڑا دیے ہیں۔مصر میں امریکی سفارت خانے کو نذر آتش کر دیا گیا، اُس پر مجاہدین کے جھنڈے لہرا دیے گئے اور اس موقع پر موجود ہزاروں مسلمان اوباما اور یہود کو مخاطب کرتے ہوئے نعرہ زن تھے'' اسلام! تجھ پر ہم اپنا خون اور اپنی جان قربان کرتے ہیں۔اے اوباما! اے اوباما! یہاں موجود ہیں ہم سب اسامہ......خیبر خیبر یا یهود جیش محمد سوف یعود'' خیبر خیبر اے یہود! جیش محمد عنقریب واپس آئے گا''، امریکہ تباہ ہوگا تباہ ہوگا اللہ اکبر......اللہ اکبر''۔مصر میں موجود امریکی سفیر امریکہ بھاگ گیا اور امریکی سفارت خانے کو خالی کر دیا گیا۔یمن کے دارالحکومت صنعاء میں غیرت مند مسلمانوں نے امریکی سفارت خانے کا گھیراؤ کیا، اُس پر حملہ کیا اور سفارت خانے کی عمارت کو آگ لگا دی۔۱۳ ستمبر کو ایک عینی شاہد نے نیوز ایجنسی 'رائٹرز' کو بتایا کہ'' سفارت خانے کے کمپاؤنڈ میں آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں''۔اس دوران میں یمنی فوج کی فائرنگ سے ۴ افراد شہید اور ۴۰ سے زائد زخمی ہوئے۔۱۴ ستمبر کو سوڈان کے دارالحکومت خرطوم میں پانچ ہزار مسلمانوں نے امریکہ، جرمنی اور برطانیہ کے سفارت خانوں پر حملے کیے اور ان سفارت خانوں پر القاعدہ کے پرچم لہرا دیے گئے۔لبنان اور تیونس میں بھی مجاہد مسلمانوں نے امریکی قونصل خانوں کو آگ لگا دی۔امارت اسلامیہ افغانستان نے اپنے اعلامیے میں کہا:

''امارت اسلامیہ اس منحوس عمل کی پرزور مذمت کرتی ہے۔گیارہ برس قبل امریکہ نے اسلام کے خلاف صلیبی جنگ آغاز کیا، اس کے بعد بار بار

19 اگست: صوبہ ہلمند.........علاقہ حاجی قدر.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک پولیس آفیسر سمیت 6 پولیس اہل کار ہلاک

مسلمانوں کی مقدسات، شعائر اور معتقدات کی توہین کی گئی اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ یہ نفرت آمیز عمل امریکہ میں ایک شخص کی جانب سے نہیں بلکہ براہ راست حکومتی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ امارت اسلامیہ ملک بھر میں تمام مجاہدین سے کہتی ہے کہ غاصب امریکہ کہ جانب سے کی گئی اہانت رسول کے خلاف پرعزم رہیں، مجاہدین کو چاہیے کہ وہ افغانستان میں میدان جنگ میں امریکی فوجوں اور ان کی حکومت کے اسلام دشمن اعمال کا کما حقہ انتقام لیں''۔

طالبان عالی شان نے افغانستان میں موجود صلیبی افواج پر اپنے حملے مزید تیز کر دیے ہیں۔ اس سلسلے کی ایک مبارک کارروائی ۱۵ اور ۱۶ ستمبر کی درمیانی رات کو روبہ عمل میں لائی گئی جب ہلمند میں قائم نیٹو کے کیمپ بیسشن نامی فوجی اڈے پر طالبان نے ایک عظیم الشان کارروائی کی، اس اڈے پر برطانوی شہزادہ ہیری بھی موجود تھا جسے اپنی جان بچانے کے لیے راہ فرار اختیار کرنا پڑی، امارت اسلامیہ کے ترجمان قاری یوسف احمدی نے اس حملے کے بارے میں بتایا:

''مذکورہ آپریشن حالیہ دنوں میں امریکہ میں ریلیز ہونے والی فلم جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کی گئی تھی، کے جواب میں انتقامی کاروائی ہے اور امارت اسلامیہ کے غیور مجاہدین نے عہد کیا ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں صلیبیوں کو اپنے عبرت ناک اور تابڑ توڑ حملوں کے ذریعے نشانہ بنائیں گے۔ اس کارروائی کے نتیجے میں اب تک متعدد اپاچی، چینوک اور جیٹ جنگی طیارے اور فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ درجنوں صلیبی فوجی مارے جا چکے ہیں، ہر طرف غاصبوں کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں اور بیس کے متعدد حصوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ تیل کے ذخائر اور اسلحہ ڈپو بھی آگ کے لپیٹ میں ہیں، جس کے باعث دشمن نے بھاری مالی نقصان اٹھایا ہے''۔

اس سارے معاملے کو پاکستانی ذرائع ابلاغ نے ثانوی حیثیت ہی دی۔ ان ٹی وی چینلوں کے لیے کسی ہندو میراثی کا مرنا، برطانوی شاہی جوڑے کی شادی، اولمپکس کی افتتاحی واختتامی تقاریب اور ایسے ہی لایعنی، فضول اور دین بیزار مواقع تو اس قابل ہیں کہ اُن کے لیے خصوصی ٹرانسمیشنز اور بھرپور کوریج کا اہتمام ہو لیکن حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ آجائے، پوری دنیا کے غیرت مند مسلمانوں کے دل پھوڑے کی طرح دُکھ اور تکلیف کے آزار میں مبتلا ہوں لیکن ان کی ترجیحات میں یہ شامل نہیں کہ ''انتہا پسندی'' کو فروغ دیا جائے، کفار کی دسیسہ کاریوں کو کھل کر بیان کیا جائے اور دین کے حوالے سے کسی بھی جذبے کی آبیاری کی جائے۔

مجاہدین کا اول دن سے یہ موقف ہے کہ جنگ تیل پر قبضے کی جنگ ہے نہ وسائل ہتھیانے کی جنگ...... بلکہ یہ جنگ عقائد کی جنگ ہے......نصاریٰ کی صلیبی ذہنیت اور یہودیوں کی ازلی وفطری عداوتِ اسلام کے یکجا ہونے پر وجود میں آنے والا صلیبی و صیہونی اتحاد' اسلام اور اہل اسلام کے خلاف تاریخ انسانی کی طاقت ور ترین عسکری قوتوں کو مجتمع کر کے امتِ مسلمہ پر ٹوٹ پڑا......صلیب اور اسلام کے اس معرکے کا عنوان ہی عقائد اور نظریات ہیں......مجاہدین کے اس دعوے کے ثبوت' اہلِ کفر کے عوام وخواص نے از خود مہیا کیے ہیں۔ ہر چند ماہ بعد کسی نہ کسی انداز میں مسلمانوں کے مقدسات، دینِ اسلام کے شعائر کریمیہ اور ہمارے ایمان وایقان کی بنیادوں پر حملے کیے جاتے ہیں......قرآن مجید کی بے حرمتی، مساجد، حجاب اور داڑھیوں کے خلاف مہم اور اُن کی تضحیک، حرمین شریفین پر بم باری کی منصوبہ بندی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی حرمت پر ہاتھ ڈالنا......یہود ونصاریٰ کے یہ وہ جرائم ہیں جن کی کوئی معافی ہے نا تلافی......کچھ ناسمجھ مسلمان اب بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں......لیکن یاد رکھیے! کفار نے اسلام کی بنیادوں پر وار کیا ہے......اسلام کی ظاہری عمارت (نماز، روزہ، زکوۃ و حج) بھی اُن کا ہدف ہے لیکن جب بنیادیں ہل جائیں تو عمارت کو ڈھانے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی وابی وامی وولدی) کی محبت، حرمت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی ہمارے ایمان کی بنیاد ہے......اگر کوئی کافر اس بنیاد پر حملہ کرتا ہے تو اُسے ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرنا، دراصل ایمان جیسی نعمتِ کبریٰ سے ہاتھ دھونے اور دست برداری کا اعلان کرنے کے مترادف ہے......لہٰذا ہمیں کوئی ''عقل مند'' پرامن رہنے کا سبق نہ پڑھائے، 'مصلحت اور حکمت' کے تقاضے سمجھانے کی کوشش نہ کرے، بقائے باہمی اور تقارب ادیان کے باطل اصول ونظریات ہمارے سامنے بیان نہ کرے......خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالکؒ سے گستاخ رسول کا حکم دریافت کیا تو آپؒ نے فرمایا:

''ما بقاء الامّة بعد شتم نبیّها ؟''

''اس امت کے باقی رہنے کا کیا جواز ہے کہ جس کے نبی کی توہین کر دی جائے؟''

صلیبیوں پر اللہ کا غضب نازل ہو' ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر ان کے غلیظ ہاتھ وار کر رہے ہیں، اُن کے تقدس کو ختم کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں، اُن کی رحمتوں بھری ذات پر زبان طعن دراز کی جا رہی ہے اور ہمیں محض احتجاج کرنے، نعرے لگانے، غصّے سے مٹھیاں بھینچنے، پرامن ریلیاں، مارچ اور جلسے جلوس منعقد کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے...... ہرگز نہیں!!! محمد بن مسلمہؓ، عبداللہ بن عتیقؓ، عمیر بن عدیؓ، نورالدین زنگیؒ، غازی علم دین شہیدؒ، غازی عبدالقیوم شہیدؒ، عامر چیمہ شہیدؒ، محمد البوبیری (فک اللہ اسرہ)، ابوالبراء الحجازی شہیدؒ، ابوحمزہ المکی شہیدؒ اور ابوغریب المکی شہیدؒ کے کردار ہمارے

23 اگست: صوبہ زابل......اکوزہ......صلیبی فوجی ہیلی کاپٹر کی بارودی سرنگوں پر لینڈنگ......بارودی سرنگ کے 10 دھماکوں سے ہیلی کاپٹر تباہ......سوار تمام فوجی ہلاک

لیے راہِ عمل کا تعیین کر رہے ہیں۔ ڈنمارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع ہونے کے بعد خوست میں صلیبی مرکز پر فدائی کارروائی کر کے دسیوں صلیبیوں کو ہلاک کرنے والے ابوالبراء حجازی کے یہ الفاظ (جو اُنہوں نے شہیدی کارروائی پر جانے سے عین پہلے کہے) ہمارے لیے کافی ہیں:

"اے بھائیو! اللہ کی قسم یہ حقیر ترین چیز ہے جسے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہے ہیں اور اپنی جانوں کو قربان کر رہے ہیں تاکہ اللہ عزوجل ہم سے راضی ہو جائے۔ یہ کارروائی ان شاء اللہ اُن لوگوں سے انتقام ہو گا جنھوں نے ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دی، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمیں ثابت قدم رکھے اور ہمیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نعمتوں بھری جنت میں اکٹھا فرما دے۔ اللہ کی قسم! کیا اس سے بدتر بھی کوئی ذلت ہو گی؟ ذرا دیکھیے! یہ کس حد تک جا پہنچے...... اِنھوں نے پہلی مرتبہ جرأت کی لیکن جب مسلمان بیٹھے رہے تو دشمن جان گیا کہ اِن میں کوئی مرد نہیں...... اے بھائیو! اب تک ہم نے کیا کیا؟ لیکن اللہ کی قسم! اب ہم اللہ کے حکم سے اِنہیں دِکھا دیں گے کہ اس دین کے دفاع کے لیے جواں مرد موجود ہیں اور اُنھوں نے یہ توہین کر کے اپنے ہی حق میں برا کیا ہے...... اللہ کی قسم! پہلے مجھ میں شہیدی حملے کا شوق اتنا قوی نہ تھا لیکن جب سے اِنھوں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی جسارت کی...... جنت کی رغبت اور شہیدی حملے کا شوق قوت پکڑ گیا ہے۔ میں تمام مسلمان بھائیوں کو، مجاہدین اور غیر مجاہدین کو ترغیب دلاتا ہوں کہ شہیدی حملے کریں۔ اللہ کی قسم! ان قربانیوں کے بغیر کچھ حاصل نہ ہو گا۔ ہم ہلاک ہوں اگر ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت نہ کریں اور ویسے بھی اب تو کچھ کر دکھانے کا وقت ہے، باتوں کا نہیں...... لوگوں نے تو صرف قصیدے لکھے اور شعر کہے لیکن ہم ان شاء اللہ اس راہ میں کچھ کر کے دکھائیں گے"۔

اے پاکستان میں بسنے والے مسلمانو! تم کتنی دیر جی لو گے؟ آخر ایک دن تو مرنا ہے نا! پھر ایسی زندگی کا کیا حاصل جس کے ہوتے ہوئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دی جائے...... گنبدِ خضریٰ سے تو آج بھی پکار آ رہی ہے من لی بھذا خبیث کیسے خوش قسمت ہیں وہ جو اس پکار کو سننے کے بعد اپنی جانوں سے گزر جاتے ہیں اور بدلے میں حوضِ کوثر پر ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے جام نوش کرتے ہوئے یہ اعزاز بھی پائیں گے، جب ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں جام عطا کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ **افلح الوجوہ!!!** کامیاب ہو تمہارا چہرہ!!! سبحان اللہ! اس کامیابی پر اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی و مسرت پر دنیا جہان کے عیش قربان کرنا کوئی مہنگا سودا ہے کیا؟

ع یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

شیخ انور العولقی شہیدؒ نے بڑی پیاری بات فرمائی تھی کہ:

"ہم کتنے متفکر ہیں ناموسِ رسالت کی حفاظت اور گستاخانِ رسول کو انجامِ بد تک پہنچانے کے لیے؟ ذرا موازنہ تو کریں اپنی فکر اور تڑپ کا صحابہ کرامؓ اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی اس معاملے میں فکر اور تڑپ سے...... تو حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے بلند بانگ دعووں کی قلعی کھل جاتی ہے"۔

کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ اہلِ پاکستان، شیخ اسامہ شہیدؒ کے ان الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی سعی و جہد کریں، جو اُنہوں نے صلیبی مغرب کو مخاطب کرتے ہوئے اُس وقت کہے تھے جب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع کیے گئے تھے:

"تم مسلمانوں سے ان کے دین پر جنگ جاری رکھنا چاہتے ہو اور یہ جاننا چاہتے ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو اپنے جان و مال سے زیادہ محبوب ہیں یا نہیں...... لہٰذا اب ہمارا جواب تم سنو گے نہیں بلکہ دیکھو گے اور ہم برباد ہوں اگر ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت نہ کریں"۔

ملک بھر میں موجود ہر امریکی اڈہ، ہر امریکی سفارت خانہ و قونصل خانہ، امریکی سفارتی و غیر سفارتی عہدے دار و ملازمین، امریکی شہری، امریکی ملازمین (چاہے وہ پاکستانی شہری ہی کیوں نہ ہوں)۔ نیٹو اور امریکہ کے ساتھ اس جنگ میں تعاون کرنے والے، تمام امریکی مفادات، کمپنیز اور ادارے جو امریکہ سے تعلّق رکھتے ہیں، امریکی کنٹینر افغانستان لے جانے والے ٹرک ڈرائیور، امریکی سفارت خانے کی حفاظت کرنے والے (خواہ وہ پاکستانی سکیورٹی ایجنسیز کے ہوں، چاہے پولیس یا کسی بھی ادارے سے تعلّق ہو)، امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے کسی بھی قسم کا تعاون کرنے والے اشخاص، ادارے، پاکستان میں موجود تمام غیر ملکی این جی اوز کے نمائندے...... اب ہر باغیرت اور دل میں حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کو روشن رکھنے والے مسلمان کا ہدف ہونا چاہئیں۔ تاکہ محسنِ انسانیت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے ذمہ جو حق ہے، اُس میں سے کچھ نہ کچھ تو ہم ادا کر کے اپنے رب کے دربار میں بھی حاضر ہوں...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر اس طرح ملاقات کا شرف حاصل ہو کہ آنکھوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے ٹھنڈک اور تراوٹ حاصل ہو رہی ہو اور وجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عطا کردہ جام کے لطف سے سرشار ہو۔ پس شیخ اسامہؒ کے کفار کو کیے گئے انتباہ کو اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل بنالیں:

"اگر تمہاری آزادیٔ اظہارِ رائے کی کوئی حد نہیں ہے تو پھر تمہیں چاہیے کہ تم اپنے سینوں کو ہمارے آزادیٔ اظہارِ عمل کے لیے بھی کشادہ کر لو"۔

23 اگست: صوبہ فراح......ضلع بکوا...... مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ...... 10 سکیورٹی اہل کار ہلاک...... 16 گاڑیاں تباہ

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ان شانئک ھو الأبتر

معین الدین شامی

چند دن گزرے کہ میں اپنے ایک دوست نما بزرگ سے بات کر رہا تھا...... کہ ہر کچھ عرصے بعد ہمارے ملک میں ایک شوشہ اٹھتا ہے، سیکولرازم اور لبرل ازم کے جلو میں کفر کی ترجمانی کرنے والے...... بی بی سی، عاصمہ جہانگیر، پرویز ہود بائی و محمد حنیف اور اس نسل کے جاہل و بے عقل افراد، قانونِ توہین (blasphemy law) کی آڑ میں ہمارے دین پر طعنہ زنی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز رویہ کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں...... اور اس مکروہ شور کو لگام سلمان تاثیر اور شہباز بھٹی کو جہنّم واصل کرنے سے ہی ملتی ہے۔

اب کی بار رمشا مسیح کے معاملے کو توڑ مروڑ کر جس انداز سے پیش کیا گیا، وہ ہم سب کے سامنے ہے۔ اس پر ہمیں کیا لکھنا چاہیے، اور کیا کرنا چاہیے؟

ذہن میں یہ سارے منظر اور یہ ساری کہانیاں تازہ ہیں کہ جب اللہ ربّ العزت کے بعد سارے جہانوں میں سب سے محترم و محبُوب، ہادی برحق، نبی آخرالزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کی گئیں...... کبھی اخباروں میں خاکے چھاپے گئے، کبھی خاکے بنانے کے مقابلے کروائے گئے، اور کبھی فلم سازی کی گئی! ہماری غیرت و حمیتِ ایمانی کو للکارا جاتا رہا......! اور مسلم امت کے نوجوانوں نے اپنے ایمان کی نشانیاں دکھانے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار ہونے کی تاریخ کو سینے سے لگائے رکھا...... قاتلِ گستاخِ رسول، حضرت محمد بن مَسْلَمہ رضی اللہ عنہ کی سنت کو زندہ رکھا! کہیں غازی علم دین شہید رحمہ اللہ کی صورت ابھرے، کہیں ممتاز قادری نے عشقِ نبی کی پکار پر لبیک کہا اور کہیں عامر چیمہ رحمہ اللہ کے تیز دھار چاقو نے کفر کا دل دہلایا......

ابھی میں انہی سوچوں میں گم تھا کہ ایک اور واقعہ میری توجہ کا مرکز بن گیا...... اور خیال آیا کہ کہیں ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ایسا نہ ہو کہ ساری قوم علامہ اقبالؒ کے اسی تاریخی جملے کو کورس میں دہرانے پر اکتفا کیے بیٹھی رہے کہ......''اسی گلاں کردے رہ گئے، تے ترکھاناں دا منڈا بازی لے گیا!''

میڈیا پر نظر رکھنے والے حضرات بخوبی آگاہ ہوں گے کہ ہمارے ایمان پر چوٹ لگانے کے لیے، ہمارے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک گستاخانہ فلم بنائی گئی جس پر ساری دنیا میں احتجاج کی آوازیں بلند ہوئیں۔ ہم نے بھی کئی بلند بانگ دعوے کیے، تقریریں کیں، فیس بک پر تصویریں شیئر کیں، سٹیٹس اپ ڈیٹ کرتے رہنے کو ادائیگی فرض سمجھا، جمعے کے بعد پُرامن احتجاجی مظاہروں اور دھرنوں کی کال دی......

مگر یمن، مصر اور لیبیا میں امت کے بیٹے اپنا عہدِ وفا کر کے ایک بار پھر بازی لے گئے!

میرے جذبات، میرے احساسات ناقابلِ بیاں ہیں، میرے ہاتھ یہ الفاظ تحریر کرتے کانپ رہے ہیں، ذہن اس ایک نکتے کے علاوہ دیگر تمام سوچوں سے عاری...... مگر مجھ پر یہ سطریں لکھنا اس لیے لازم ہے کہ لوگوں تک دل کی آواز بھی تو پہنچانی ہے۔ اگر حوضِ کوثر پر اُن (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سرکار سے جام پینا ہے...... تو عملی اقدام سے پہلے...... زبان سے گواہی بھی تو دینی ہے!

میرے پاس کہنے کو اگر کوئی جملہ ہے تو بس...... آخر کب تک......؟ ذہن سوچتا ہے تو یہ کہ ہم کب تک خاموش رہیں گے؟ کب تک؟

اے میرے پیارے لوگو!...... یمن، مصر و لیبیا والے پہلے بھی تم سے بازی لے گئے کہ انہوں نے امت کو اللہ کے حکم سے ایک نئی روشن امید دی...... جہاں کا نعرہ...... **الشعب یرید** ...... **اسقاط النظام**...... یعنی عوام چاہتے ہیں...... نظامِ کفر کا انہدام اور...... **الشعب یرید**...... **تحکیم شرع اللہ**...... یعنی عوام چاہتے ہیں...... اللہ کی شریعت کا نفاذ! فصل ابھی کٹنا شروع ہوئی ہے...... اور انتہا ساری دنیا میں خلافت علی منہاج النبوۃ کا قیام ہے!...... اور ذرا سوچو! اگر یہ خلافت قائم ہو جائے تو کیا کسی نجس کافر میں اتنی جرات باقی رہے گی کہ کائنات کے اعلیٰ و افضل ترین انسان صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کا سوچ بھی سکے!

یمن کے بعض علاقوں میں شریعت کے نفاذ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اس کے علاوہ مصر، شام اور لیبیا میں بھی دینی بیداری کی فضا موجود ہے۔ آج وقت تقاضا کر رہا ہے تو اس بات کا کہ ہمارے وطن میں بھی اللہ کی حاکمیت کے لیے تن من دھن وار دیا جائے...... شریعت یا شہادت کو اپنا نصب العین بنایا جائے، اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کو قائم کیا جائے اور اس تحریک کا حصّہ بن جایا جائے کہ جس کا آغاز، آج سے بیس برس قبل، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں قندھار سے ہوا تھا!

ذکر ہمارے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اہانت آمیز فلم کا چل رہا تھا۔ اطلاعات کے مطابق اس فلم کو بنانے میں گستاخِ قرآن، ملعون ٹیری جونز کا بھی حصّہ ہے اور وہ لعین اس خبر کے منظرِ عام پر آنے کے بعد اپنی جان بچاتا پھر رہا ہے...... کہ سارے ہی اس امر سے آگاہ ہیں کہ ان گستاخوں کا انجام وہی ہے جو کعب بن اشرف یہودی اور ابو رافع کا ہوا تھا!......

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

24 اگست: صوبہ قندھار............ ضلع پنجوائی امریکی فوج کے آپریشن پر مجاہدین کی جوابی کارروائی............ 6 امریکی فوجی ہلاک............ متعدد زخمی

عشق تمام مصطفٰی ﷺ، عقل تمام بولہب

محترمہ عامرہ احسان

پوری مسلم دنیا غم و غصّے کے بخار میں پھنک رہی ہے۔ امریکہ نے گیارہ سال تمام تر ظلم، جبر، قہر مسلم دنیا پر آزما کر دیکھ لیا۔ ڈالر پانی کی طرح بہائے، دل دماغ خریدے...... میڈیا اور دانش وروں کی خریداری کی...... مسلم حکمرانوں کو جیب میں ڈالا (کچھ پہلے ہی جیبی تھے کچھ جیب میں جگہ پا کر ڈالر بنانے کو بے قرار تھے) نصاب بدلے، فحاشی کو عام کیا۔ شراب کے مٹکے بہائے۔ معاشرے میں اختلاط مرد و زن کو طرز زندگی بنا ڈالا۔ سکول کالج، دفتر فیکٹری، چوراہا، ہائی ویز، ہوائی جہاز تا بس...... جوان لڑکیاں معیار حیا کو مغربی معیارات پر پورا اتارنے کے لیے لا کھڑی کر دیں۔ اس عرصے میں ایمان و شعائر اسلام کی ہر علامت پر عقوبت خانوں کے دروازے کھول دیے۔ لاپتہ کرنے، بوری بند لاشیں، تشدد، بجلی کے جھٹکے دے کر جوان لڑکوں کو مار پھینکنے کے طور طریقے تمام مسلم ممالک کی فوجوں کو از بر کروا دیے۔ ساتھ ہی ساتھ ان گنت مرتبہ چھوٹے بڑے واقعات میں توہین قرآن اور توہین رسالت کا تسلسل جاری رہا۔

ہر مرتبہ ہی ان واقعات پر ردعمل ظاہر ہوا۔ تاہم احمق گورے اپنی ان تھک کوششوں کے نتیجے میں یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ وہ اس امت کو بے حس کرنے میں کافی حد تک (درج بالا اسباب کی بنا پر) کامیاب ہو گئے ہیں۔ لہٰذا اس مرتبہ جس درجے کی گستاخی کا ارتکاب کیا۔ انہوں نے یہ ٹیسٹ کرنا چاہا کہ امت اسے شاید ہضم کر لے گی لیکن انہیں ہلاکت خیز مایوسی کا دن دیکھنا پڑا۔ امام مالکؒ کے فرمان کے مطابق کہ اس امت کے باقی رہنے کا کیا جواز ہے جس کے نبی کو سب وشتم کا نشانہ بنا دیا جائے۔ امت اپنی زندگی، اپنی بقا survival کی جنگ لڑ رہی ہے۔ بحمد للہ اس وقت دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں سے اوباما، ہیلری کو شان رسالت سمجھا دینے والے جواب موصول نہ ہوئے ہوں۔ ایمان کا لٹمس ٹیسٹ شان رسالت ہے۔

مصر، سوڈان، تیونس، یمن، خلیجی ممالک...... ہر جگہ درجہ حرارت طاغوت کو بھسم کر دینے والا تھا۔ سیاہ پرچم کلمہ طیبہ سے مزین ہر جگہ شاتم رسول کے حواریوں کا منہ چڑا رہے تھے۔ یہ امت ابھی زندہ ہے! یہ بھی واضح ہو گیا کہ جب معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کا ہو گا تو کوئی فتویٰ لینے کہیں نہیں جائے گا۔ یہ فتویٰ وہ ہے جو ہر مسلمان بچے کے کان میں دنیا میں قدم رکھتے ہی پھونک دیا جاتا ہے۔

برسرزمین اللہ کے بعد سب سے بڑا رشتہ سب سے قیمتی، عزیز از جان اور عزیز از دو جہان رشتہ محمد الرسول اللہ کا ہے! سرکاری مولوی یا سیاسی (امریکہ کے وظیفہ خوار) لیڈر۔ اس وقت جو عقل کی بولی بولنا چاہے گا اسے منہ کی کھانی پڑے گی کیونکہ عشق تمام مصطفٰی ﷺ عقل تمام بولہب! محبت کے اس ابلتے امڈتے دیوانے طوفان کو امریکہ نے خود دعوت دی ہے۔ بدکارترین، مکروہ ترین غلاظت کے کیڑے مکوڑے نما کافر اداکار اور فحش ترین ناپاک ترین اداکارائیں، اس ذی شان، سراج منیر ہستی کہ لغت کے الفاظ عظمت و پاکیزگی کو بیان کرنے سے قاصر ہیں...... کا روپ دھارنے کی جسارت کریں؟ امت کی مائیں تمہارے ہدف پر ہوں اور بیٹے تمہیں جیتا چھوڑ دیں......؟ ہم تو وہ ہیں کہ تمہاری جسارت کو الفاظ دیتے ہوئے قلم ساتھ چھوڑ دیتا ہے لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ تمہاری جسارت کو دیکھنے سے آنکھیں انکاری ہو جاتی ہیں۔

واللہ وہ غلاظت جو تم نے بکی اگر بیان کی جا سکتی تو ایک اس سے بھی بڑی قیامت برپا ہو جاتی۔ تم اس رشتے کو سمجھنے سے قاصر ہو۔ کتنی آنکھوں کو خون کے آنسو رلایا ہے کتنی داڑھیوں کو آنسوؤں نے بھگویا ہے۔ کتنی زبانیں ہمہ وقت **اللّٰھُمَّ صَلِ عَلیٰ محمد**، کہہ کہہ کر اس زمین سے اس دھبے کو دور کرنے کی فکر میں گویا ہیں۔

اب وقت آ گیا ہے کہ اس گلوبل ولیج کو پاک کر دیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے زمین ایسے ہی لوگوں کی آماجگاہ بن کر تیرہ و تار ہو چکی تھی۔ ان کا تذکرہ سورۃ القلم میں جن قبیح اوصاف سے ہوا وہی سب تمہارے ہیں۔ بے وقعت طعنے دینے، چغلیاں کھانے، بھلائی سے روکنے والا، ظلم و زیادتی میں حد سے گزر جانے والا، سخت بداعمال، بدخلق سفاک ان سب عیوب کے ساتھ بداصل، بہت مال والا......! اللہ نے اس کی سونڈ پر داغ لگانے کی جو دھمکی دی۔

نائن الیون اور آج بھی اس کا تسلسل جاری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نور سے منور کیا، ان شاء اللہ ایک مرتبہ پھر اسے مکمل ہو کر رہنا ہے۔ تم دجال کے منتظر ہو جو بدترین غائب ہے اور ہم لشکر عیسیٰؑ کی تیاری میں ہیں۔ ہم وہ ہیں جن کا شجرہ نسب تم جاننا چاہو تو بحمد للہ حضرت آدمؑ تک جا پہنچے اور تم وہ کہ باپ کا نام بھی نہ بتا سکو۔ گندگی اور غلاظت کے اس گڑھے میں جا گرنے کا جو ثبوت مسلسل امریکی یورپی میڈیا دے رہا ہے تو وہ بلاسبب نہیں ہے۔ جہاں قومی قیادتیں امریکہ میں کلنٹن اور مونیکا لیونسکی، فرانسیسی صدر نکولس سرکوزی کے اخلاقی بحران، اس کے وزرا اور ورلڈ بینک کے سابق (فرانسیسی) صدر کی نجی زندگی، اٹلی کے سابق وزیراعظم برلسکونی کے شرمناک سکینڈل کہ جو آپ گنتے ہوئے ہار جائیں گے۔

24 اگست: صوبہ قندھار............ بارودی سرنگ دھماکہ............ اتحادی فوج کا ایک ٹینک تباہ............ 7 اتحادی فوجی ہلاک............ 3 شدید زخمی

میڈیا کا ایک حصہ مختص ہے ان کی نجی زندگیوں میں تانک جھانک کر کے پیسہ بنانے پر۔اسی دھن میں ڈیانا کا پیچھا کرتے ہوئے اس کی موت کا سبب بنے۔شاہی پوتے ہیری نے جو گل کھلائے برہنہ تصاویر کے ساتھ اور پیچھے اتباع کرتی پوری بٹالین کے بعد دوسرے شاہی پوتے کی باری تھی۔شہزادہ ولیم اور بیوی کی ایسی ہی تصاویر اب مغربی دنیا کے لیے سب سے بڑی خبر اور تفریح کا سامان ہے۔گویا بن مانسوں کا ایک جنگل ہے جو ان ڈارون کی اولادوں نے دنیا کو بنا رکھا ہے۔بات اس وقت پتلے جلانے ،جھنڈے پھاڑنے کی نہیں۔دنیا کو اجڈ، گنوار، وحشی، نشے میں دھت ان نیم پاگلوں سے آزاد کروانے کی ہے۔دنیا میں انہیں سب سے بڑا دشمن اسلام اور شریعت نظر آتی ہے۔وجہ صاف ظاہر ہے وہ انہیں ایک باللباس، باحیا اجلی، پاکیزہ زندگی کی طرف لے کر جاتی ہے۔انہوں نے افغانستان کو شریعت سے آزاد کروانے کے لیے اجاڑا اور دیا کیا؟

میزائل بموں کے علاوہ عریانی، فحاشی، نائٹ کلب، شراب، ہیروئن۔اس اخلاقی آلودگی کے پلندے کو وہ آزادی کے نام سے موسوم کرتے ہیں اب جب کہ بارہ سال کی بوئی فصل وہ تابوتوں کی شکل میں کاٹ رہے ہیں تو پوری دنیا اب انہیں القاعدہ کا قاعدہ پڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔مالی میں امارات اسلامی شمال میں قائم ہونے سے ان کی سٹی گم ہے کیونکہ اس خطے میں مہذب لباس، اباحیت اور مغربی مادر پدر آزادی سے پاک نصاب تعلیم ،شرعی قوانین ،تجارتی بے ایمانی، دھوکہ دہی اور سودی کاروبار سے پاک معیشت،نماز کا قیام عمل میں آرہا ہے۔ہیری، ولیم تہذیب،کلنٹن، برلسکونی تہذیب کی موت اس میں مضمر ہے لیکن قوموں کی زندگی اسی پاکیزگی کو ترس رہی ہے جو سیاسی، معاشی،معاشرتی،اخلاقی استحصال سے سسکتی انسانیت کو نجات دلا سکے۔اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو اس نظام کی بحالی کے لیے صف آرا ہو جایئے۔وفا کا حق بھی ادا ہو جائے گا اور اللہ کے وعدے بھی ان شاء اللہ پورے ہوں گے۔بہ زبان اقبال:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(یہ تحریر ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکی ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: ان شانئک ھو الأبتر

مگر کیا ہوا کہ گستاخوں کو ان کے انجام تک پہنچانے کا کام اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ذمہ لگایا تھا وہ مدہوش پڑا ہے؟......وہ فقط نعروں اور جلسوں پر اکتفا کرتا ہے......حواس ختم ہوتے جارہے ہیں......ہوش باقی نہیں رہا...... غیرت وحمیت کے جذبات تو دور کی بات......یہ الفاظ بھی اجنبی محسوس ہو رہے ہیں!

اے میرے وطن کے ہوش مند مسلمانو!اے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کے پروانو!اے قرآن کے پڑھنے والو!......خوابِ غفلت سے جاگو!اپنے احساسِ زیاں کو بیدار کرو، ایمانوں کو گرماؤ!،اور عالمِ کفر کو یہ پیغام دو کہ ہمارا گوشت ہماری ہڈیوں پر سے ادھیڑ دیا جائے......یہ ہم پر چنداں گراں نہیں!مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی!......اس کا جواب تو ہمارے پاس فقط تلواروں کی زبان میں ہے اور ہاں تلوار بھی اس لیے کہ اس سے زیادہ مہلک اور کوئی چیز میسر نہیں!

میرے بھائیو!میرے باحمیت جوانو!وہ عمل اپناؤ جو بن غازی (لیبیا) میں امت کے بیٹوں نے امریکی سفیر کے ساتھ کیا ہے!انھوں نے کفر کے سینے کو چاک کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بدلہ لیا ہے کہ جس پر صلیبی کفر کا امام،اوباما بھی بلبلا رہا ہے!دیکھو مصر والے بازی لے گئے ہیں!انہوں ں نے قاہرہ میں موجود امریکی سفارت خانے پر لا الہ الا اللہ والے نبوی جھنڈے لہرا دیے ہیں!پرچمِ شریعت، یمن کے قلب صنعاء میں واقع امریکی سفارت خانے پر بھی لہرا رہے ہیں!یہ جھنڈے عالمِ کفر کے لیے پیغام ہیں کہ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر تم وار کر رہے ہو اس کے امتی اس کا فوری بدلہ لیبیا میں امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیونسن کے قتل کی صورت، افغانستان میں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کے حکم کے مطابق ہر ہر جگہ امریکیوں کے قتل کی صورت لیں گے!......اور پوری مسلم دنیا میں نفاذِ اسلام کے لیے نظامِ کفر سے مکمل بغاوت کی لہر برپا کر کے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی داغ بیل ڈالیں گے......تاکہ تمہاری ان رزیل حرکتوں کا باب مستقلاً بند کر دیا جائے۔

ہمارے پاس سوچنے کا وقت نہیں......یہ عمل کی گھڑی ہے!عالمِ کفر کو وہ پیغام دینے کا وقت ہے، جو تحریر اسکوائر کے پاس امریکی سفارت خانے کے باہر درج ہے:

If your freedom of speech has no limits,
!may you accept our freedom of action

اگر تمہارے آزادی اظہارِ رائے کی کوئی حدود نہیں ہیں، تو ہماری جانب سے عملی آزادی اظہار، یعنی ہمارے ہاتھوں اپنا قتل ہونا قبول کرو!

☆☆☆☆☆

25اگست:صوبہ ہلمند..........ضلع نہر سراج..........مجاہدین کا افغان پولیس کے ایک قافلے پر حملہ..........ایک پولیس کمانڈر سمیت 6اہل کار ہلاک..........5زخمی کر دیا

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہجرت

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

صحابہ کرامؓ نے اسلام کے لیے جو مصائب برداشت کیے ان میں ہجرت کی داستان نہایت دردانگیز ہے۔خود حدیث شریف میں آیا ہے:

ان الھجرۃ شانھا شدید(بخاری)

''ہجرت کا معاملہ نہایت سخت ہے''

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ ہمیشہ مصائب برداشت کرنے کے خوگر تھے وہ بھی اس مصیبت کو برداشت نہ کر سکے چنانچہ ایک بدو مدینہ میں ہجرت کر کے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔سوئے اتفاق سے اسلام لانے کے بعد اس کو بخار آ گیا ،اس لیے اس نے اصرار کے ساتھ بیعت فسخ کرا لی،اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انـما المدینۃ کالکبر تنفی خبثھا وتنضع طینھا(بخاری کتاب الاحکام باب من بانع ثم استقال البیعتہ مع فتح الباری)

''مدینہ سنار کی بھٹی کے مثل ہے جو میل کچیل کو باہر پھینک دیتی ہے اور خالص سونے کو الگ کر دیتی ہے''۔

یہ زرِ خالص صحابہ کرامؓ ہی تھے جو مدتوں مدینہ میں بغل درآتش رہے لیکن اسلام کے لیے ان تمام سختیوں کو گوارا کیا۔چنانچہ صحابہ کرامؓ ہجرت کر کے آئے تو مدینہ کی آب وہوا راس نہ آئی اور متعدد بزرگ بخار میں مبتلا ہو گئے۔اس حالت میں حضرت ابوبکرؓ یہ شعر پڑھتے تھے۔

کل امری مصبح فی اھلہ والموت ادنی من شراک نعلہ

حضرت بلالؓ مکہ کی وادیوں چشموں اور پہاڑیوں کو یاد کر کے چیخ اٹھتے تھے اور اپنے ہی رنج وغم کا اظہار ان حسرت ناک اشعار میں کرتے تھے:

الا لیت شعری ھل ابتن لیلۃ بوادو حولی اذخر و جلیل

کاش میں ایک رات اس میدان میں بسر کرتا جس میں میرے گرد اذخر وجلیل ہوتے (مکہ کی دو قسم کی گھاسوں کے نام ہیں)

وھل اردن یومامباہ مجنہ وھل یبدون لی شامۃ وطفیل

کیا میں پھر کسی دن کوہ مجنہ کے چشموں سے سیراب ہوں گا کیا میرے سامنے پھر شامہ وطفیل (دو پہاڑیاں) ہوں گی

حضرت عامرؓ کی زبان پر یہ شعر تھا

انی وجد الومت قبل ذوقہ ان الجبان حتفہ من فوقہ

مجھے موت سے پہلے ہی موت آ گئی نامردوں کی موت اوپر سے آتی ہے

ایک صحابی ہجرت کر کے آئے تو بیمار ہو گئے۔حالت مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حال پوچھا تو بولے کہ بیمار ہوں اگر بطحان کا پانی پی لیتا تو اچھا ہو جاتا فرمایا تو کون روکتا ہے۔بولے ہجرت،ارشاد ہوا جاؤ تم ہر جگہ مہاجر ہی رہو گے(اسد الغابہ)

سخت سے سخت رکاوٹیں بھی صحابہ کرامؓ کو ہجرت سے باز نہیں رکھ سکتی تھیں۔کفار نے حضرت ابوجندلؓ کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی تھیں لیکن حدیبیہ کا معاہدہ صلح ہو رہا تھا کہ وہ بیڑیاں پہنے ہوئے پہنچے اور اپنے آپ کو مسلمانوں کے سامنے ڈال دیا۔اگرچہ معاہدہ میں یہ شرط تھی کہ جو مسلمان مدینہ جائے گا وہ واپس کر دیا جائے گا تاہم چونکہ معاہدہ اب تک مکمل نہیں ہوا تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کی حالت پر رحم آیا اور فرمایا کہ اب تک ہم نے مصالحت نہیں کی لیکن کفار نے کہا کہ سب سے پہلے ان ہی کو واپس کرنا ہوگا۔مصلحتاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس کرنا چاہا تو انہوں نے کہا ''مسلمانو! کیا میں مشرکین کی طرف پھر واپس کر دیا جاؤں گا؟ حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں کیا تم میری مصیبتوں کو نہیں دیکھتے؟''اس وقت اگرچہ وہ واپس کر دیے گئے تاہم دوبارہ بھاگ کر آئے اور حضرت ابوبصیرؓ نے سمندر کے ساحل پر اس قسم کے مہاجرین کی جو جماعت قائم کر لی تھی اس میں شامل ہو گئے(بخاری)۔

حضرت صہیبؓ نے ہجرت کرنا چاہی تو کفار نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ تم مکہ میں محتاج آئے تھے لیکن یہاں آ کر دولت مند ہو گئے ہو اب یہ مال لے کر کہاں جاتے ہو۔انہوں نے کہا کہ اگر میں سب مال تم کو دے دوں تو مجھے جانے دو گے؟ کفار راضی ہو گئے اور انہوں نے تمام مال ان کو دے دیا۔(طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت صہیبؓ)

ان تمام تکلیفوں اور مزاحمتوں میں صحابہؓ کے لیے صرف یہ خیال مسرت خیز تھا کہ انہوں نے کفر کے گہوارہ سے باہر قدم نکالا اور اسلام کے دائرہ میں آ گئے۔حضرت ابوہریرہؓ نے ہجرت کی تو گو طولِ سفر سے اکتا گئے تاہم یہ شعر زبان پر تھا

یالیلۃ من طولھاوعنائھا علی انھا من دارہ الکفر نجت

کتنی لمبی اور تکلیف دہ یہ رات ہے تاہم یہ بات تسکین بخش ہے کہ اس نے دارالکفر سے نجات دلائی

فتح مکہ کے بعد اگرچہ تمام عرب میں امن وامان قائم ہو گیا اور ہر شخص آزادی سے فرائض اسلام بجا لا سکتا تھا تاہم بعض مسلمانوں کے دلوں میں اب بھی ہجرت کا شوق

25 اگست:صوبہ سرپل...........ضلع شکیار...........پولیس چیک پوسٹ مجاہدین کا حملہ...........8 پولیس اہل کار ہلاک...........متعدد زخمی

باقی تھا چنانچہ چند لوگ یمن سے ہجرت کر کے مدینہ کو چلے، کوفہ تک پہنچے تو راستہ میں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے۔ (بخاری کتاب المغازی)

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے صرف جان و مال کی حفاظت کے لیے ہجرت کی تھی لیکن درحقیقت یہ خیال صحیح نہیں بلکہ ہجرت کا اصلی مقصد یہ تھا کہ دین کی حفاظت تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہر مسلمان اپنے دین کو لے کر خدا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگ آتا تھا تا کہ دینی فتنہ میں مبتلا نہ ہو، (بخاری)۔ یہ ذوق اس قدر ترقی کر گیا کہ جس سرزمین میں برائی نظر آتی تھی صحابہ کرامؓ اس کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں پناہ لے لیتے تھے تا کہ ان کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ چنانچہ ایک بار حضرت لبابہ بن المنذرؓ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا اور ان پر اس قدر اثر پڑا کہ جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جس سرزمین میں میں نے گناہ کیا ہے اس کو چھوڑ دوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آرہوں اور اپنا کل مال اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ میں دے دوں (موطا امام مالک)۔

ثواب آخرت کی تمنا نے دارالہجرت یعنی مدینہ کو صحابہ کرام کی نگاہوں میں اس قدر محبوب بنا دیا تھا کہ حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تو بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ شام کو نکل چلیں وہاں امیر معاویہؓ کی حمایت حاصل ہوگی، بولے میں دارالہجرت اور مجاورت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فراق ہرگز گوارہ نہ کروں گا۔ (مسند ابن حنبل ج، اص ۶۷)

جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ مکہ میں سخت بیمار ہو کر اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے تو ان کو صرف یہ افسوس ہوا کہ وہ دارالہجرت سے دور ایسی سرزمین میں مر رہے ہیں جس سے انہوں نے ہجرت کر لی ہے، (مسلم)۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ مکہ میں آتے تھے تو اپنے زمانہ جاہلیت کے قدیم مکان میں جس سے وہ ہجرت کر چکے تھے اترنا پسند نہیں کرتے تھے۔ (طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ)

☆☆☆☆☆

بقیہ: مجاہدۂ نفس، درستگئ اخلاق اور امراضِ قلب کا علاج

۱۱۔ نفلی روزوں کی کوشش کرے، کم از کم ہر قمری مہینے میں (۱۳، ۱۴، ۱۵) ایامِ بیض کے روزے اور اس کے بعد سوموار، جمعرات کے روزوں کا اہتمام کرے اور سب سے افضل تو صیامِ داؤدی ہیں کہ ایک دن رکھے اور ایک دن ناغہ کرے۔

۱۲۔ حسبِ استطاعت ہر ہفتے یا مہینے کچھ نہ کچھ مالی صدقہ کرے۔

۱۳۔ ہر روز رات کو سونے سے پہلے تھوڑی دیر تفکّر اور اپنا محاسبہ کرے، اپنے گناہوں اور نیکیوں کا جائزہ لے اور استغفار کرے، بالخصوص ذریعہ معاش کے معاملے میں نفس پر شدت کرے، اگر کسی مال کے حرام ہونے کا شک ہو تو اس کی تصدیق کرے۔ اگر کسی بھائی کا کوئی حق مارا ہو یا دل دُکھایا ہو تو اس کے مداوے کی کوشش کرے۔ ظاہر و باطن میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

۱۴۔ والدین کو راضی رکھنے کی بھرپور کوشش کرے۔ ان کے ساتھ رویے اور معاملے میں حسنِ سلوک سے کام لے۔ ان کی موت کی صورت میں اگر انہوں نے حج نہ کیا ہو تو ان کی طرف سے حج اور صدقہ کرے، ان کے جاننے والوں اور عزیز و اقارب کا خیال رکھے اور ان کے لیے رحمت اور مغفرت طلب کرتا رہے۔

۱۵۔ صلہ رحمی کا خیال رکھے عزیز و اقارب سے ملاقات کرتا رہے اور انہیں ہدیہ وغیرہ دیتا رہے۔ ان کے حالات سے باخبر ہو اور ان کے مسائل کے حل میں ہر ممکن مالی و اخلاقی تعاون کرے۔

۱۶۔ عامۃ المسلمین کے ساتھ احسن طریقے سے پیش آئے، ان کی ناگوار باتوں پر صبر کرے، امتِ مسلمہ کے لیے دعا اور استغفار کرے۔

۱۷۔ اپنی تمام حرکات و سکنات میں سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بھرپور کوشش کرے۔ اس کا کھانا پینا، سونا جاگنا، لباس و معاشرت، اہل و عیال سے برتاؤ سب کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کے مطابق ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ شریفہ کو اپنے مزاج کا حصّہ بنائے۔ اس سلسلے میں مختلف کتب مثلاً زادالمعاد، (اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) وغیرہ سے رہنمائی حاصل کرے۔

☆☆☆☆☆

وہ راتوں کا عابد وہ دن کا سپاہی
وہ جس نے سیاست کی زلفیں سنواریں
وہ جس نے فقیری میں کی بادشاہی
اگر اس سے کچھ بھی عقیدت ہے تجھ کو
تو اپنا وطیرہ بدلنا پڑے گا
تضاد زبان و بیاں سے نکل کر
صداقت کی راہوں پہ چلنا پڑے گا
خبر دے رہا ہے محمد کا اسوہ
کہ آساں نہیں ہے مسلمان ہونا
بہت امتحانات درپیش ہوں گے
بہت سخت راہوں پہ چلنا پڑے گا
صلی اللہ علیہ وسلم

27 اگست: صوبہ ہلمند..........علاقہ گرازان..........افغانی فوجی مرکز پر مجاہدین کا بڑا حملہ..........16 افغان اہل کار ہلاک..........1 گرفتار

نکاح یا ولیمہ کی مجلس میں جانے کے آداب

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباخ، شیخ احمد الزرقا، شیخ مصطفیٰ الزرقا شامل ہیں۔۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہو کر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہو گئے۔آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود (ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ (سوڈان)، جامعہ صنعا (یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس و تدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں "ملک شام (حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن و حدیث میں حق تعالیٰ نے اُن کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے"۔آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب "**من ادب الاسلام**" کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصّہ نذر قارئین ہے۔

ادب: جب آپ کو عقد نکاح یا ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ہو ان ضرور جائیں کیونکہ اس میں حاضری سنت ہے جب کہ اس میں کوئی شرعی محرمات نہ ہوں۔شریعت نے نکاح اور شادی کو عبادت اور اطاعت میں شمار کیا ہے اسی لیے مستحب یہ ہے کہ نکاح مسجد میں ہو۔ جیسا کہ فقہائے کرام نے اس کی تصریح کی ہے اور حدیث شریف میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اس نکاح کا اعلان کرو، اسے مسجدوں میں منعقد کرو اور اس نکاح پر دف بجاؤ" (ترمذی وابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں عورتوں کو دف بجانے کی اجازت دی ہے ،جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور بعض علما کے نزدیک مردوں کے لیے بھی اجازت ہے تاکہ شادی کی شہرت ہو اور اس کا اعلان ہو اور اپنے اور غیر سب کو معلوم ہو کہ یہ شادی ہوئی ہے۔

آپ کا عقدِ نکاح کی مجلس میں شریک ہونا اس مطلوب اعلان کو ثابت کرتا ہے اور نکاح پر گواہی میں قوت حاصل ہوتی ہے اور ایک مومن بھائی یا مومن بہن کے نیک عمل میں آپ شریک ہوتے ہیں جس کے ذریعے ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنا نصف دین محفوظ کرلیا ہے۔اب ان کو چاہیے کہ باقی نصف میں اللہ سے ڈرتے رہیں۔

نیز اس شرکت سے دولہا اور دلہن دونوں کی تکریم بھی ہے کہ ان کے عزیز و اقارب اور نیک دوست ان کی اس خوشی میں شریک ہیں، ان دونوں کے لیے صلاح، کامیابی، برکت اور توفیق کی دعا مانگتے ہیں اور اس کا تعلّق مسلمانوں میں اسلامی اخوت کے حقوق میں سے ہے۔جب آپ کو شادی میں بلایا جائے تو دعوت کے قبول کرنے میں آپ کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ آپ ایک مبارک دعوت میں شریک ہو رہے ہیں اور ایک ایسی خوشی کی تقریب میں شرکت کر رہے ہیں جو شرعاً مطلوب ہے۔اس میں شرکت کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اور اس میں ان تمام آداب کا خیال رکھیں جن کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے۔

آپ اس تقریب کے لیے شریعت کے دائرے میں رہ کر زیب و زینت اختیار کر سکتے ہیں۔صحابہ کرامؓ جب ایک دوسرے کی ملاقات کے لیے جاتے تو زینت اختیار کر کے جاتے۔مستحب یہ ہے کہ جب آپ زوجین کو مبارک باد دیں تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے مبارک باد دیں

بارک اللّٰہ لک و بارک علیک و جمع بینکما بخیر (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

"اللہ تجھے برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر پر جمع فرمائے"۔

ان الفاظ میں مبارک باد نہ دے جن سے بعض لوگ مبارک باد دیتے ہیں یعنی **بالرفاء والبنین** "آپ میں اتفاق ہو اور آپ کے بیٹے ہوں"۔کیونکہ یہ زمانہ جاہلیّت کی مبارک باد ہے اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعا سکھا کر اس سے مستغنی کر دیا ہے۔نیز مسنون دعا یہ بھی ہے

بارک اللّٰہ لکم و بارک علیکم (نسائی، ابن ماجہ)

"اللہ آپ کو برکت دے اور آپ پر برکت نازل فرمائے"۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری شادی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو میری والدہ آئیں اور مجھے ایک گھر میں پہنچا دیا، وہاں انصار کی کچھ خواتین موجود تھیں، تو انہوں نے کہا:

علی الخیر والبرکۃ، وعلی خیر طائر (بخاری)

"خیر اور برکت ہو، اور خوش بختی اور خوش نصیبی ہو"۔

☆☆☆☆☆

28 اگست: صوبہ لوگر.........ضلع باروس.........مجاہدین کا راکٹ حملہ.........امریکی چینوک ہیلی کاپٹر تباہ.........ہیلی کاپٹر میں موجود سپیشل فورسز کے دسیوں اہل کار ہلاک

کفار کے لشکر ہمیں ذرہ برابر خوف زدہ نہیں کر سکتے!!!

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا امت مسلمہ کے نام پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تر تعریفوں کی سزاوار اللہ رب العزت کی ذات ہے جس نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا:

انفِرُواْ خِفَافاً وَثِقَالاً وَجَاهِدُواْ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ(التوبة: ۴۱)

''تم سبک بار ہو یا گراں بار (یعنی مال واسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت گھروں سے) نکل آؤ اور اللہ کے راستے میں مال اور جان سے لڑو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ سمجھو!''۔

اور جس نے یہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انفِرُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ أَرَضِيْتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِيْ الآخِرَةِ إِلاَّ قَلِيْلٌ ○إِلاَّ تَنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيْماً وَيَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّوهُ شَيْئاً وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ(التوبة: ۳۸، ۳۹)

''مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم (کاہلی کے سبب سے) زمین پر گرے جاتے ہو؟ یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے کیا تم آخرت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تم کو بڑی تکلیف کا عذاب دے گا۔ اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کر دے گا (جو اللہ کے پورے فرماں بردار ہوں گے) اور تم اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے۔ اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''۔

اور درود و سلامتی ہو امام المجاہدین، مومنوں کے قائد، ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جنھوں نے فرمایا کہ:

''مجھے قیامت تک تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہے حتیٰ کہ اکیلے اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک کی عبادت کی جائے، اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھا گیا ہے، اور ذلّت اور رسوائی اُس شخص کے مقدّر میں لکھی گئی کہ جو میرے حکم کی مخالفت کرے، اور جو کوئی کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے، تو وہ اُنہی میں سے ہے۔''(احمد, ابوداؤد)

امابعد: دنیا بھر میں بسنے والے میرے عزیز مسلمان بھائیو!

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ(آل عمران: ۱۱۰)

''(مومنو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو''۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ لوگ کھلی آنکھوں سے موجودہ صلیبی جنگ کو دیکھ رہے ہیں کہ جس کی قیادت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ہاتھ میں ہے اور جس کے ساتھ برطانیہ اور عیسائی یورپی ممالک، شمالی اٹلانٹک کا اتحاد نیٹو، روس اور سابقہ کمیونسٹ ممالک بطور اتحادی شریک ہیں۔ جب کہ مسلمان کہلائے جانے والے حکمران جو کہ اصلاً جاہل، بے وقوف اور مرتد ہیں اپنے لشکروں کے ہمراہ کفار کی مدد کے لیے ہر دم موجود ہیں۔ اس صلیبی جنگ کا مقصد اسلامی حکومت کو گرانا اور نام نہاد ''دہشت گردی'' کا خاتمہ ہے۔

آپ اس حقیقت سے یقینی طور پر واقف ہیں کہ کفار نے یہ جنگ جن اہداف کے حصول کے لیے شروع کی ہے وہ اُن اہداف کے حوالے سے پوری طرح یکسو ہیں اور اُن پر عرصۂ طویل سے محنت کر رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں کفار کی اسی فطرت کا پتہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَلاَ يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىَ يَرُدُّوكُمْ عَن دِيْنِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُواْ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِيْنِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُوْلَـئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِيْ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ(البقرة: ۲۱۷)

''یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر (کر کافر ہو) جائے گا اور کافر ہی مرے گا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے''۔

بلاشبہ وہ اس اسلامی مملکت کا خاتمہ چاہتے ہیں صرف اس لیے کہ یہ ٹھیک اسلامی اور شرعی بنیادوں پر قائم ہوئی ہے۔ وہ ہم سے صرف اس لیے لڑتے ہیں کہ ہم نے

28 اگست: صوبہ نورستان..........ضلع کامدیش..........افغان فوج کے قافلے پر مجاہدین کا حملہ..........5 فوجی ہلاک

ایک مستقل اسلامی نظامِ حکومت قائم کیا ہے۔ درحقیقت یہی بات اِن پر اُن حملوں سے زیادہ گراں ہے کہ جو نیویارک اور واشنگٹن میں ہوئے۔

اے علمائے امت!

اب سوال یہ نہیں کہ امریکہ کے خلاف ہونے والی کارروائیاں درست تھیں یا غلط، جو ہوا وہ ہو چکا۔ کسی نے اس کی تائید کی اور کسی نے اس کی مخالفت۔ اب جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ: ''افغانستان کے خلاف ہونے والے اس نئے صلیبی حملے کے سلسلے میں اُمّتِ مسلمہ پر کیا واجب ہے؟!!! اور اُس شخص کا شرعی حکم کیا ہے کہ جو اُن صلیبیوں سے دوستی کرتا ہے اور کسی بھی قسم کی مدد اور تعاون سے اُن کا ساتھ دیتا ہے؟''

بلاشبہ جس چیز پر اُمت مسلمہ کا اجماع اور آئمہ (دین) کا اتفاق ہے وہ یہ کہ اس جیسی حالت کہ جس میں آج ہم ہیں، ان حملہ آوروں کے خلاف جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ جس میں بیٹے کے لیے والد سے، غلام کے لیے آقا سے اور بیوی کے لیے خاوند سے اور مقروض کے لیے قرض خواہ سے اجازت لینا ضروری نہیں رہتا۔ اس مسئلے میں علما کے مابین کوئی اختلاف نہیں۔ یہ تو ہے ان حملہ آوروں کے خلاف جہاد کا (شرعی حکم اور اس سلسلے میں جو کچھ مسلمانوں پر واجب ہے۔ رہا، اُس شخص کا (شرعی) حکم کہ جو اِن حملہ آوروں کے ساتھ تعاون کرتا ہے، تو اسے اللہ تعالیٰ نے کیا ہی خوب طریقے سے اور وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی محکم کتاب میں فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ Oفَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ(المائدة: ۵۱،۵۲)

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم انکو دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان آیات میں کئی امور کو بیان کیا ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ یہود ونصاریٰ کی دوستی اور اُن کی مدد اور تعاون سے انکار۔

۲۔ یہ کہ جو کوئی اُن سے دوستی کرے اور اُن سے تعاون و مدد کرے، تو اُس کا (شرعی) حکم، اُن (یہود ونصاریٰ) کے (شرعی) حکم جیسا ہی ہوگا۔

۳۔ یہ کہ اُن کی دوستی، منافقوں کے خصائل اور اُن کے اخلاق ہیں۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ مشرکوں سے دوستی کرنا، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے منافی ہے۔ لہٰذا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

تَرَى كَثِيراً مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَOوَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بالله والنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاء (المائدة: ۸۰، ۸۱)

''تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ اپنے واسطے آگے بھیجا ہے برا ہے (وہ یہ) کہ اللہ ان سے ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے اور اگر وہ اللہ پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے''۔

یہ اور ان جیسی دیگر آیات سے علما نے یہ (شرعی) حکم اخذ کیا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کی مدد کرنا، اسلام کے نواقض (دائرہ اسلام سے نکالنے والے کاموں میں سے ایک کام) میں سے ہے، جن کے مرتکب شخص پر ردّت اور ملّتِ اسلامیہ سے نکل جانے کا (شرعی) حکم لاگو ہوگا۔

اے اسلام کے معزز علما اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والو!

بلاشبہ آپ پر سب سے پہلا واجب اِن حقائق کو ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرنا ہے۔ اللہ کے اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کھاؤ۔ کیونکہ یہ تو اُس عہد و میثاق کا عین تقاضا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اہلِ علم سے کیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذَ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلاَ تَكْتُمُونَهُ (ال عمران:۱۸۷)

''اور جب اللہ نے ان لوگوں سے جن کو کتاب عنایت کی گئی تھی اقرار لیا کہ (اس میں جو کچھ لکھا ہے) اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا۔ اور اس (کی کسی بات) کو نہ چھپانا''۔

لہٰذا لوگوں کے سامنے دین کے واضح احکامات بیان کرو اور اُنہیں اس کی راہ میں جہاد کرنے پر ابھارو۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ (الانفال: ۶۵)

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمانوں کو قتال کی ترغیب دو''۔

29اگست: صوبہ قندھار.........ضلع پنجوائی.........مجاہدین کے ساتھ جھڑپ.........6امریکی ہلاک.........ایک امریکی ٹینک بھی تباہ

اے تاجرو اور صاحبِ ثروت لوگو!

بلاشبہ آپ پر سب سے پہلا واجب جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

إِنَّ اللّٰـهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ(التوبة: ۱۱۱)

''اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں (اور اس کے) عوض میں ان کے لیے بہشت (تیار کی) ہے''۔

اور فرمایا کہ:

مَّثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ وَاللّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ(البقرة: ۲۶۱)

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے، وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے''۔

اور اے نوجوانانِ اسلام!

آپ پر جو سب سے پہلا واجب ہے وہ جہاد اور اُس کی تیاری (تربیت) اور بندوق چلانا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

فَاقْتُلُواْ الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُواْ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ(سورة التوبة: ۵)

''مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور پکڑ لو اور گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ پر ان کی تاک میں بیٹھے رہو''۔

دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانو!

بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے ساتھ کامیاب رہے گا۔ (اور ایک جگہ لفظ یہ ہیں کہ) وہ حق کے ساتھ لڑتے رہیں گے قیامت تک، اُنہیں اکیلا چھوڑنے والا اور اُن کی مخالفت کرنے والا اُنہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا''۔ (مسلم)

اس حدیث نے لوگوں کو تین گروہوں میں تقسیم کر دیا:

۱۔ الطائفۃ المنصورۃ: ''یہی لوگ اہلِ اسلام ہیں، اس پر ڈٹے ہوئے اسی کی خاطر لڑتے ہیں''۔

۲۔ الطائفۃ المخالفۃ: ''یہ یہود و نصاریٰ، اہلِ کفر و ردّت اور مسلمانوں کے فاسق و فاجر لوگ ہیں''۔

۳۔ الطائفۃ المخذلۃ: ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جو مسلمان جماعت کی مدد سے پیچھے بیٹھتے ہیں اور اسی کو لوگوں کے لیے مزین کر کے پیش کرتے ہیں''۔

ان کے علاوہ کوئی اور گروہ نہیں۔ لہٰذا، ہر مسلمان کو سوچنا چاہیے کہ وہ ان میں سے کس گروہ کے ساتھ ہے۔ اس حدیث میں یہ وضاحت بھی ہے کہ (الطائفۃ المنصورہ) کو اُس کے مخالف مشرک کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ اُس کی مدد سے پیچھے بیٹھنے والے اسلام کی طرف منسوب لوگ۔ سو، یہ بہر حال کامیاب گروہ (جماعت) ہے۔

ہمیں اس نصرت (کامیابی) پر مکمل یقین ہے کہ جس کا وعدہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کیا۔ لیکن یہ کامیابی، اللہ کے دین کے لیے ہماری نصرت اور اُس کے لیے اخلاص کے ساتھ مشروط ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ(الحج: ۴۰)

''اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے بے شک اللہ توانا اور غالب ہے''۔

اور اس کا یہ فرمان بھی کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد: ۷)

''اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا''۔

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ، ہماری مدد کرے گا، تو اِن کے اتحادی و مددگار ہمارے سامنے کھڑے ہونے کی استطاعت نہیں رکھیں گے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

إِن يَنصُرْكُمُ اللّهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ(آل عمران: ۱۶۰)

''اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا''۔

امریکہ اور اُس کے گروہ خواہ کتنے ہی طاقت والے کیوں نہ ہوں، اُن کی یہ قوت اُس قوی و جبار کی قوت کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود فرماتے ہیں:

وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ سَبَقُواْ إِنَّهُمْ لاَ يُعْجِزُونَOوَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ (الانفال: ۵۹، ۶۰)

''اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں۔ وہ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔ اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو''۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً (النساء: ۷۶)

29 اگست: صوبہ پکتیکا.......ضلع زرمت.......بارودی سرنگ دھماکے.......2 امریکی ٹینک تباہ.......8 امریکی فوجی ہلاک

"سوتم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرومت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے"۔

یقیناً امریکہ کی فوجیں، اُن کی تعداد اور اُن کے ساز وسامان وتیاری ہمیں نہیں ڈراسکتے کیونکہ ہم تو اُس اللہ کے لشکر ہیں کہ جو یہ فرماتا ہے کہ:

وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً (الفتح:۷)

"اور آسمانوں اور زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے"۔

اور نہ ہی امریکہ کی اقتصادی طاقت ہمیں خوفزدہ سکتی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ (المنافقون:۷)

"آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے"۔

نہ اُس کے دفاعی بجٹ ہمیں ڈراسکتے ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ (الانفال: ۳۶)

"جو لوگ کافر ہیں اپنا، مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا۔ اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے"۔

نہ امریکہ کا جدید ترین دفاعی انتظام ہمارے اعصاب پر اثر انداز ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَظَنُّوا أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ (الحشر: ۲)

"وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچالیں گے مگر اللہ نے ان کو وہاں سے آلیا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے۔ تو اے بصیرت کی آنکھیں رکھنے والو عبرت پکڑو"۔

ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا:

وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقاً تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقاً O وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضاً لَّمْ تَطَؤُوهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيراً (الاحزاب ۲۶،۲۷)

"اور اہل کتاب میں سے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی ان کو انکے قلعوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے اور کتنوں کو قید کر لیتے تھے۔ اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مال کا اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنادیا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"۔

سو، اے مسلمانو! اُس اللہ کی مدد پر اعتماد کرو کہ جس نے تم سے اُس (مدد) کا وعدہ کیا ہے۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيراً وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ O الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (الحج: ۴۰، ۴۱)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعہ اور (عیسائیوں کے) گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے بے شک اللہ توانا اور غالب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے"۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خادم الاسلام والمسلمین

امیر المؤمنین

ملا محمد عمر مجاہد

رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

☆☆☆☆☆

29 اگست: صوبہ پکتیکا..........ضلع سروبی..........مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ..........13 افغان فوجی ہلاک..........3 فوجی

میدانِ علم و جہاد کا شیر............ابو یحییٰ اللیبی شہید رحمہ اللہ

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و آلہ و صاحبہ ومن والاہ

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! وبعد۔

میں امتِ مسلمہ، مجاہدین، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ اور لیبیا کے مسلمانوں اور مجاہدین کو لیبیا کے شیر، مجاہد ومرابط، مہاجر، عالم دین اور داعی فضیلۃ الشیخ حسن محمد قائد رحمہ اللہ کی شہادت کی خوش خبری سناتا ہوں۔ اللہ ان کو اپنی رحمتِ واسعہ میں جگہ عطا فرمائے۔ وہ مجاہد ومہاجر شیر اپنی ساری عمر تعلیم وتعلم، ہجرت و جہاد، اسیری پر صبر، ذلت سے انکار اور امت کو تحریض دلانے کے بعد ان کے لیے اپنے قول وعمل سے گواہی دے کر شہادت کی منزل کو پا گیا۔ وہ علما کے لیے جہاد فی سبیل اللہ میں عملی شرکت اور مجاہدین کے لیے تعلیم وتعلم سے محبت کی شاندار عملی مثال قائم کر کے اپنے رب کے حضور پیش ہو گیا۔ وہ اُن سب کے لیے عمدہ اخلاق، شجاعت وجواں مردی، صدق وعمل اور زہد وتواضع کا بہترین نمونہ چھوڑ گیا۔ اس مجاہد داعی نے امتِ اسلام کے دفاع کے لیے اس پر حملہ آور ہونے والی دونوں غاصب عالمی قوتوں کے خلاف جہاد کیا۔ اس نے سوویت روس کے حملے کے خلاف اور پھر امریکہ کے اسلام اور مسلمانوں پر صلیبی حملے کے خلاف جہاد میں شرکت کی۔ بے شک یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ وہ ایک باعمل عالم تھے، دشمنانِ دین کے بارے میں انتہائی شدید ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے لیے انتہائی مہربان اور رقیق تھے۔ بالخصوص بیواؤں اور یتیموں کا بہت خیال رکھتے اور ان کے مسائل و مشکلات کسی اور کے ذمے لگانے کی بجائے بذاتِ خود حل کرنے کے لیے سرگرم رہتے۔ وہ جید عالمِ دین ہونے کے باوجود انتہائی منکسر اور متواضع تھے اور ان کی شخصیت میں ذرہ برابر عُجب یا غرور نہیں تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کو یہ صفات موریطانیہ میں اپنے شیوخ سے ورثے میں ملیں۔ ان کے شیوخ اپنے علمی تبحّر اور مرتبے کے باوجود اپنے طلاب کے ساتھ بہت تواضع سے پیش آتے تھے۔ ان کی تعلیم اور افادہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتے تھے اور اگر کسی سوال یا مسئلے کے بارے میں انہیں علم نہ ہوتا تو اس کے اعتراف سے بالکل نہیں شرماتے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے شیوخ نے ان کا اور ان کے ساتھیوں کا بہت اکرام کیا، ان کے لیے اپنے علوم کے دروازے کھول دیے، بہت زیادہ قربت فراہم کی، اپنے گھروں کے دروازے ان کے لیے وا کیے، حتی کہ اپنی بیٹیاں ان کے نکاح میں دیں۔ اب بھی اتنی مسافت اور دوری کے باوجود ہمارے اور ان کے درمیان انتہائی قوی روحانی تعلّق قائم ودائم ہے۔ اسی وجہ سے شیخ ابو یحییٰؒ اور ان کے علم و جہاد کے ساتھی شیخ عطیہؒ نے اپنے شیوخ شیخ بداءؒ اور شیخ سالمؒ کو ان کی وفات پر زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ تعلیم اور تربیت کے ساتھ گہرے تعلّق کو قائم رکھتے ہوئے شیخ ابو یحییٰؒ اپنے ہاتھ اور قلم سے قتال فی سبیل اللہ کی اگلی صفوں میں رہے۔ انہوں نے روس کے خلاف افغان جہاد میں بھی شرکت کی اور اس کے بعد راہِ جہاد میں اپنے رفیق شیخ ابو اللیث اللیبیؒ کے ہمراہ ان اوّلین لوگوں میں شمار ہوئے جنہوں نے امریکہ کے صلیبی حملے اور اس کے پاکستانی اور افغانی حواریوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔ شیخؒ نے ان کے خلاف اپنے اسلحہ، قلم اور زبان سے بھرپور جہاد کیا۔ ان کی مشہور تصانیف میں ''شمشیر بے نیام''، کرزئی کے نظام کا کفر اور اس کے خلاف قتال کا وجوب'' اور'' افغانستان پر امریکی صلیبی حملے کے بارے میں تفصیلی فتویٰ'' شامل ہیں۔ ان تحریروں نے افغانستان اور پاکستان میں جہادی دعوت کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔

شیخؒ نے نہ صرف امریکہ اور اس کے خائن اتحادیوں کے خلاف جہاد کا شرعی حکم بیان کیا بلکہ کمزور اور ضعیف مسلمانوں کے ساتھ ان کی دشمنی اور اُن پر ان کے مظالم سے بھی پردہ اٹھایا اور دنیا کے سامنے اِن کے دجل ونفاق کو بے نقاب کیا۔ شیخؒ پاکستان میں خائن امریکی غلاموں کی قید کی آزمائش سے گزرے اور پھر امریکیوں کے حوالے کر دیے گئے۔ پھر افغانستان میں ان کے مختلف قید خانوں میں قید رہے، لیکن ثابت قدمی سے ڈٹے رہے یہاں تک کہ اپنے تین ساتھیوں کے ہمراہ بگرام کی جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جب اللہ نے اپنے فضل سے آپ کو رہائی نصیب کی تو انہوں نے امریکیوں کے ظلم و زیادتی کی حقیقت کو کھول کر بیان کیا اور اس پر ایک مخصوص مضمون بھی لکھا۔ انہوں نے ہماری مظلوم بہن عافیہ صدیقی کے ساتھ امریکی مظالم کو بھی بیان کیا اور ان کی دھوکہ دہی کو عیاں کیا کہ وہ ذرائع ابلاغ میں آنے والی گرفتاری کی تاریخ سے کتنا عرصہ پہلے سے ہمارے ساتھ قید تھیں۔ میں یہاں اپنے اس عزم کو دہراتا چلوں کہ ہم نے اللہ کے فضل سے اعلان کیا ہے کہ ہم اس وقت تک امریکی یہودی وارن وانسٹائن کو رہا نہیں کریں گے جب تک صلیبی، شیخ عمر عبدالرحمٰن اور عافیہ صدیقی سمیت ہمارے تمام قیدیوں کو رہا نہ کر دیں۔ شیخ ابو یحییٰ رحمہ اللہ کی شہادت ان شاء اللہ عامۃ المسلمین میں ان کی دعوت اور تحریر کی قبولیت میں اور بھی اضافہ کرے گی، جیسا کہ دورِ حاضر کے دو عظیم شہدا سید قطب اور عبداللہ عزام رحمہما اللہ فرمایا کرتے تھے کہ '' بے شک انسان کی شہادت اس کے الفاظ کو زندگی بخش دیتی ہے''۔

امریکہ کا خیال ہے کہ مجاہدین اور القاعدہ اس کے اولین دشمن ہیں لیکن وہ اس بات سے بے خبر ہے کہ القاعدہ دراصل امتِ مسلمہ کے لیے اس بات کا پیغام ہے کہ وہ اپنے اوپر حملہ آور صلیبی صہیونی اتحاد اور داخلی فساد کے خلاف جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ چنانچہ القاعدہ کے مجاہدین اور قائدین کی شہادتیں اس کی دعوت کی تصدیق کرتی ہیں

30اگست: صوبہ قندھار............ضلع پنجوائی............بارودی سرنگ دھماکے............2امریکی ٹینک تباہ............4امریکی فوجی ہلاک............متعدد زخمی

اور امت میں اس کے پیغام کی مقبولیت میں اضافہ کرتی ہیں۔ جب جب ہمارا لہو گرتا ہے ہمارے الفاظ ہماری امت کے درمیان زندہ ہو جاتے ہیں اور جب کوئی شہید ہوتا ہے جہاد کی دعوت زندہ ہو جاتی ہے۔ جوں جوں امت میں جہاد کی روح پھیلتی جا رہی ہے امریکہ کی سلطنتِ شر کے جبر واستبداد کا زوال قریب آتا جا رہا ہے۔ امریکہ اچھی طرح جانتا ہے کہ القاعدہ کے مادی وسائل کا صلیبی صہیونی اتحاد کے وسائل سے کوئی موازنہ نہیں ہے لیکن وہ اس بات سے باخبر ہے کہ مجاہدین کی دعوت بالعموم اور القاعدہ کی بالخصوص امریکہ کی ہلاکت و ہزیمت کی وعید ہے۔ کیونکہ جہاد واستشہاد اور ذلت وغلامی سے انکار کی ہماری دعوت امتِ مسلمہ میں تیزی سے پھیل رہی ہے اور مقبولیتِ عام حاصل کر رہی ہے۔

اسی لیے امریکہ اور اوباما بوکھلا کر متعدد مرتبہ متضاد دعوے اور بیانات دے چکے ہیں۔ پہلے جب امریکہ نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ کہا کہ فلاں یا فلاں کو قتل کرنا امریکہ کو خطروں سے محفوظ کرنے کے لیے ضروری ہے۔ کیا دنیا کی سب سے بڑی طاقت کو کسی ایک شخص یا چند اشخاص سے کوئی خطرہ ہو سکتا ہے؟ اسی طرح اوباما نے تضاد بیانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے اعلان کیا کہ القاعدہ شکست سے دوچار ہو رہی ہے اور پھر کہنے لگا کہ القاعدہ امریکہ کو درپیش خطرات میں سے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ پھر اسی طرح وہ واویلا کرتے ہیں کہ ہماری دشمنی القاعدہ سے ہے نہ کہ اسلام اور مسلمانوں سے، جب کہ امریکہ سب سے بڑا غاصب ہے جو مسلمانوں کی سرزمینوں پر قابض ہے، ان کی دولت لوٹ رہا ہے اور ان کے اوپر مسلط طواغیت کا سب سے بڑا پشتی بان ہے اور ان کے عقیدے اور نظامِ تعلیم کو بگاڑنے کے لیے سرگرم ہے۔

اوباما کی مسکنت اور بے چارگی اُس کی بار بار کی گئی الٹی سیدھی باتوں سے عیاں ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ اپنے (یہودی) سامعین سے ڈرتا ہے، وہ جنہوں نے اسے صدر بنایا ہے اور وہی بولی بولتا ہے جو وہ سجھاتے ہیں، یہی (یہود) امریکہ کے حقیقی حاکم ہیں جو مسلمانوں کو ہراساں کرنے میں بش کی ناکامی کے بعد امت مسلمہ کو دھوکہ دینے کے لیے اوباما کو سامنے لے کر آئے۔ مکار یہودی' کمزور مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے ایک کالے حبشی کو سامنے لے کے آئے جس کا باپ مسلمان تھا۔ وہ یہ بھول گئے کہ اگرچہ اس کذاب کا باپ مسلمان تھا لیکن وہ دو دفعہ اپنا دین بدل چکا ہے پہلے مسلمان سے نصرانی ہوا اور پھر اُس وقت نصرانی سے یہودی ہو گیا جب دیوارِ گریہ کے سامنے کھڑے ہو کر یہود کی طرز پر مذہبی رسوم ادا کرتا رہا۔ وہ تو ہر روز بہروپیوں کی طرح اپنا مذہب بدلنے کو تیار ہے، کچھ بعید نہیں کہ کل کو وہ مجوسی یا ہندو بن جائے بلکہ بے دین ملحد ہو جائے، کیوں کہ درحقیقت اس کا دین تو حکومت اور کرسی ہے اور اس کے لیے وہ کچھ بھی کہنے یا کرنے کو تیار ہے۔ یہ کذاب بار بار امریکیوں کو دھوکہ دیتا ہے کہ فلاں یا فلاں کو قتل کر دینے سے ہم القاعدہ کو شکست دے دیں گے اور اس حقیقت سے منہ چراتا ہے کہ امریکہ عراق وافغانستان میں بدترین ہزیمت سے دوچار ہے...... مصر، تیونس اور لیبیا میں شکست کھا چکا ہے۔ اسی طرح وہ اس سچّائی سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہے کہ القاعدہ امریکہ کے خلاف امت کو تحریضِ جہاد دلانے کا اپنا اصل ہدف حاصل کر چکی ہے اور القاعدہ کی یہی کامیابی اللہ کے اذن سے امریکہ کی پسپائی کا پیش خیمہ ہے۔

اگر ہم فرض کر لیں کہ لاچار اور مسکین اوباما القاعدہ کے دس، بیس، سو یا ہزار لوگوں کو قتل کر چکا ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ اس سے امریکہ کی ہزیمت کے علاوہ اور کس چیز میں اضافہ ہوا ہے؟ اور اگر بالفرض وہ القاعدہ کے تمام مجاہدین کو قتل کر دیں تو کیا اس طرح وہ اُس ہزیمت سے بچ جائیں گے جو اُن کا مقدر ہو چکی ہے؟ اس سے مسلمانوں میں ان کے لیے محبت پیدا ہو گی یا نفرت؟ مسلمان ان کے دوست بنیں گے یا دشمن؟ ان کی غلامی اختیار کریں گے یا مزاحمت کریں گے؟ بے شک یہ (اوباما) بے بسی کی مجسم تصویر اور شکست خوردگی کی زندہ علامت ہے جو ایک ہاری ہوئی لڑائی میں پسپا قوم کی قیادت کر رہا ہے۔ امریکیوں نے ویت نام میں پانچ ملین سے زیادہ لوگوں کو قتل کیا تو کیا اس طرح وہ شکست سے بچ گئے؟ یہ امریکی ہمیشہ سے حقائق کے اعتراف سے بھاگتے ہیں لیکن حقائق بھی اپنا اعتراف کرا کے چھوڑتے ہیں۔ آج حقائق یہ ہیں کہ ہمارے شہدا کی شہادتیں، جہاد کے پیغام کے پھیلاؤ اور قبولیت میں اور بھی اضافہ کرتی ہیں اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرتی ہیں۔ وہ ہمیں قتل کر کے ہماری دعوت کو زندہ کرتے ہیں، ان کی بمباری ہمارے دشمن کی پسپائی کا پیش خیمہ بنتی ہے۔'' اور اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

اے امتِ اسلام اور اے حریت پسند شرفائے لیبیا! یہ ابو یحییٰ' عمر مختار کا جانشین ہے جس نے ان کی سیرت کی تجدید کی اور ان کے نقشِ قدم پر زندگی گزاری۔ ان ہی کی طرح علم حاصل کیا، پھر میدانِ جہاد میں اترا اور ان ہی کی طرح مجاہدین کی قیادت کی اور صلیبیوں کے ہاتھوں شہید ہوا۔ وہ تمہارے شیخ (عمر مختار) کے کردار وعمل کو زندہ کرنے والا تھا...... پس تم میں سے کون ہے جو اپنے جری بیٹے کے وارث بنے؟ بے شک اس کا خون تمہیں جھنجھوڑ رہا ہے اور تمہیں صلیبیوں سے قتال کی طرف پکار رہا ہے، تم ہرگز اس سے پیچھے مت ہٹنا۔

اے ابو یحییٰ اللہ آپ کو اپنی رحمت سے علما، عاملین اور مہاجرین ومجاہدین میں شامل کرے۔ آپ کو اتقیاء الاخفیاء میں شمار کرے، غیور احرار اور ان صادقین الثابتین کے ساتھ رکھے جو علی الاعلان حق پر ڈٹ جاتے ہیں۔ اللہ اپنے فضل سے آپ کو ایک قابلِ تقلید نمونہ اور ضرب المثل بنا دے، ہمت کا ایسا نشاں جو جذبوں کو بڑھاوا دے، ایسی للکار جو امتوں کو جگا دے۔ اور ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں رسوائی، ندامت اور فتنوں سے محفوظ رکھ کر آپ کے ساتھ خیر (بھری جنتوں) میں اکٹھا کرے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین، وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہ و صاحبہ وسلم، والسلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ۔

31 اگست: صوبہ دائی کنڈی...........ضلع اجرستان...........مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید جھڑپیں...........افغان فوج اور امن لشکر کے 45 اہل کار ہلاک

اللہ کے فضل وکرم سے سرپل صوبہ کے اکثر علاقے فتح ہو چکے ہیں

امارت اسلامیہ کی جانب سے مقرر کردہ صوبہ سرپل کے جہادی مسئول محمد نادر حق جو سے گفتگو

محمد نادر حق جو کا تعلق از بک قوم سے ہے۔ اُنہوں نے ۳۳ برس قبل صوبہ سرپل کے ضلع صیاد کے گاؤں الملک مین مراز رحیم کے گھرانے میں آنکھ کھولی۔ پاکستان اور افغانستان کے مختلف مدارس میں شرعی علوم کی تحصیل میں مصروف رہے مگر جہادی مصروفیات کے سبب درجہ سادسہ تک ہی پڑھ سکے۔ محمد نادر کا شمار اُن باہمت، جری اور بہادر مجاہدین میں ہوتا ہے جنہوں نے افغانستان کے شمالی صوبوں بلخ، جوزجان، فاریاب اور سرپل میں جہادی کارروائیوں کی بنا ڈالی اور پھر اپنے صبر واستقامت کے ذریعے ان علاقوں کو دشمن کے لیے گرم محاذ بنا دیا۔ وہ گزشتہ چار سالوں سے امارت اسلامیہ افغانستان کی جانب سے صوبہ سرپل کے گورنر کی حیثیت سے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ ان سے سرپل میں جہادی صورت حال کے حوالے سے کی گئی گفتگو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

سوال: محترم حق جو صاحب! ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں، آپ ہمیں صوبہ سرپل کے بارے میں عمومی معلومات دیں اور یہ بتائیں کہ علاقے میں جہادی کارروائیاں کیسے شروع ہوئیں؟

جواب: **نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد:** صوبہ سرپل کا شمار افغانستان کے شمالی صوبوں میں ہوتا ہے، جس کی سرحدیں جوزجان، بلخ، فاریاب، سمنگان، بامیان اور غور سے لگتی ہیں۔ اس کا رقبہ ۱۵۹۹۹ مربع کلومیٹر ہے۔ یہ صوبہ صوبائی دارالحکومت (سرپل بازار) کے علاوہ صیاد، سید آباد، سوزمہ قلعہ، سنگ چارک، بلخاب، کوہستانات اور گوسفندی کے سات اضلاع پر مشتمل ہے۔

سرپل میں پانچ سال قبل امریکیوں کے خلاف پہلی مرتبہ جہادی کارروائیوں کا آغاز ہوا، ابتدا میں ہم آٹھ افراد تھے جنہوں نے ضلع صیاد میں جہاد کا آغاز کیا۔ چونکہ دشمن کا دباؤ زیادہ تھا، میدانی علاقوں اور آبادیوں میں رہنے کے لیے ہمارے پاس گزارے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ اس لیے تین ماہ تک تو پہاڑوں غاروں اور بڑی چٹانوں کے نیچے رہے۔ کبھی کبھی کارروائی کے لیے انتہائی خفیہ طریقے سے نشیبی علاقوں کی طرف اتر آتے۔ ہمارے ساتھ جوزجان، فاریاب، اور آس پاس کے دیگر صوبوں کے مجاہدین بھی رابطے میں ہوتے۔ ان کے کچھ ساتھی بھی تھے جو ہمارے ساتھ کارروائیوں میں حصّہ لیتے۔ ابتدا میں جہادی کارروائیاں صوبوں کے سطح پر نہ تھیں بلکہ ہم سب مل کر کارروائیاں کرتے۔ کچھ مدت بعد ہم نے شہری اور آبادی والے علاقوں میں دعوتی سرگرمیوں کا آغاز کیا تب ضلع صیاد میں چار گاؤں ایسے تھے جنہوں ہماری مدد کی۔ بعد میں جب سرپل اور آس پاس کے علاقوں سے بہت سے مجاہدین وہاں آئے تو ہماری تعداد بہت بڑھ گئی اور ضلع صیاد کافی حد تک ہمارے قبضے میں آ گیا چار سال قبل اسلامی امارت کی جانب سے مجھے صوبہ سرپل کی جہادی ذمہ داریاں حوالے کی گئیں۔ اس وقت ہمارے ساتھیوں کی کل تعداد ۷۰ مسلح مجاہدین پر مشتمل تھی۔ ہم نے وہاں تربیتی کیمپ بھی بنائے اور دیگر بہت سے علاقوں کی طرف اپنی کارروائیوں کو وسعت دی۔ جہاں عام لوگوں کی جانب سے انتہائی گرم جوشی اور استقبال کا سلوک کیا گیا۔ بعد میں ہم نے سید آباد، سنگ چارک، کوہستانات، سوزمہ قلعہ اور گوسفندی میں بھی اپنی تشکیلات جاری کر دیں اور اب الحمدللہ ضلع بلخاب کے علاوہ سارے ہی اضلاع میں ہماری کارروائیاں جاری ہیں اور صوبے کے اکثر علاقے فتح ہو چکے ہیں۔

سوال: سرپل کے موجودہ حالات کے بارے میں ہمیں بتائیے کہ وہاں مجاہدین کس حالت میں ہیں اور دشمن کس صورتحال سے دوچار ہے؟

جواب: یہ کہنا مناسب ہوگا کہ سرپل میں جہادی فتوحات کے حوالے سے موجودہ سال انتہائی اہمیّت کا حامل تھا۔ پہلے اگر صوبے کے بعض اضلاع میں مجاہدین کو محض علامتی تسلط اور قبضہ حاصل تھا تو اس سال بلخاب کے علاوہ تمام اضلاع میں مجاہدین کو انتہائی قوی تسلط حاصل ہے اور ان کا معلوماتی نیٹ ورک وسیع پیمانے پر پھیل گیا ہے۔ مثال کے طور پر ضلع سید آباد جو مرکز کے شمال میں انتہائی قریب واقع ہے اور سرپل اور جوزجان جانے والی سڑک اس کے بیچ سے گذرتی ہے۔ مجاہدین کا انتہائی قوی مورچہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سڑک کے مشرق میں واقع بہت سے گاؤں ہیں جو سب کے سب مجاہدین کے حلقے میں ہیں۔ یہاں تک کہ مجاہدین شہر کے دروازے تک جانے کی گنجائش رکھتے ہیں۔ اس سڑک کے مغرب میں بھی مجاہدین کا سکہ چلتا ہے۔ سرپل کے مرکز کے بارے میں اگر ہم بات کریں تو مرکز کے مشرق میں واقع دو بڑے علاقے ''شیرم'' اور ''نیمدان'' جو کئی گاؤں پر مشتمل ہیں اعلانیہ طور پر مجاہدین کے حلقے میں شامل ہیں۔ شیرم اتنا وسیع علاقہ ہے کہ مجاہدین اب اسے الگ ضلع قرار دینے لگے ہیں، مرکز کے جنوب اور مغرب میں بھی بہت سے گاؤں مجاہدین کے حلقے میں ہیں۔ مثال کے طور پر لغمان، آدرنگ، لتی اور آس پاس کے علاقوں میں مجاہدین کا دباؤ اتنا زیادہ ہے کہ دشمن کو ہر رات نئے سرے سے حفاظتی انتظامات کرنے پڑتے ہیں، تاکہ مجاہدین کے متوقع حملوں سے خود کو بچا سکیں۔ چند ماہ قبل

31 اگست: صوبہ اورزگان..........ضلع چورہ..........ایک افغان آفیسر کا اتحادی فوجیوں پر حملہ..........6 صلیبی فوجی ہلاک

مجاہدین نے سرپل کی مرکزی جیل پر حملہ کیا اور جیل توڑ کر کئی مجاہدین کو آزاد کرانے میں کامیاب ہوگئے۔اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مجاہدین کے لیے مرکز میں بھی کس حد تک کارروائیاں کرنا ممکن ہیں۔

ضلع صیاد جو مجاہدین کی نشوونما کی اصل سرزمین ہے وہاں مجاہدین نے اب کسی حد تک اپنی موجودگی کو کم کردیا ہے۔دشمن نے وہاں اپنا دباؤ بڑھادیا ہے اور المانیہ کی افواج نے وہاں اپنے ٹھکانے بنائے ہیں مجاہدین نے دشمن کے چھاپوں سے بچنے کے لیے اس علاقے میں اپنی تعداد انتہائی کم کردی ہے اور اس کے بدلے دیگر علاقوں میں اپنی کارروائیوں پر سارا زور لگادیا ہے،مگر اب بھی صیاد میں مجاہدین کی کافی تعداد موجود ہے جو آئے دن دشمن پر حملے کرتی رہتی ہے۔

کوہستانات کا علاقہ جو رقبے کے لحاظ سے انتہائی وسیع ہے،اسے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔پوگان،چکن اور چراس اس کے وہ تین حصّے ہیں جہاں علانیہ مجاہدین کا سکہ رائج ہے،وہاں دشمن کا کوئی اثر ونفوذ نہیں صرف ''استراب'' کے نام سے موسوم ایک حصّہ ایسا ہے جہاں ضلع کا مرکز ہے وہاں محض علامتی طور پر دشمن کا تسلط ہے۔یہاں بھی مجاہدین موجود ہیں اور دشمن کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ آزادانہ نقل وحرکت یا حکومت کرسکیں۔سوزمہ قلعہ،گوسفندی اور سنگ چارک کے اضلاع میں الحمدللہ اس سال مجاہدین کو بہت اہم کامیابیاں ملی ہیں۔ان علاقوں میں کارروائیوں کی قابل توجہ حد تک توسیع اور عوامی تعاون کا حصول مجاہدین کی اس سال کی انتہائی اہم کامیابیاں ہیں۔یہ تین اضلاع اس صوبے کے سب سے زیادہ آبادی والے اضلاع ہیں جس کے اکثر علاقے باغوں پر مشتمل ہیں۔ان اضلاع میں دسیوں گاؤں مجاہدین کے حلقہ اقتدار میں ہیں اور یہاں کے سبھی لوگ مجاہدین کے حامی ہیں۔

ضلع گوسفندی وہ علاقہ ہے جو صوبہ بلخ سے ملتا ہے علانیہ طور پر مجاہدین کے زیرکمان ہے۔سوزمہ قلعہ کے گاؤں میں ایک واضح کامیابی دشمن کے ایک کمانڈر جس کا نام شہزادہ تھا کی ہلاکت ہے جو کچھ عرصہ پہلے مجاہدین کے حملوں میں قتل ہوگیا۔صرف بلخاب کا علاقہ ایسا ہے جہاں ہماری تشکیلات نہیں ہیں اس کی وجہ بھی یہاں عوامی تعاون کی عدم دستیابی ہے۔

بلخاب کے لوگ شیعہ مسلک سے تعلّق رکھتے ہیں،پہلے ان کا تعلّق حزب وحدت سے رہا ہے۔جس طرح پورے افغانستان میں صرف بامیان اور دایکندی میں جہادی کارروائیاں کمزور ہیں اسی طرح بلخاب میں بھی ہم نے اب تک کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کی ہے

سوال:دشمن پروپیگنڈا کررہا ہے کہ اس نے سرپل میں ہزاروں لوگوں میں اسلحہ تقسیم کیا ہے اور اربکیوں کے نام سے وہاں لوگوں کو مسلح کردیا ہے۔اس خبر کی حقیقت کیا ہے؟

جواب:سرپل کے چند محدود علاقوں میں واقعتاً دشمن نے اسلحہ تقسیم کیا ہے اور اپنے زعم میں انہوں نے واقعتاً اربکیوں(مقامی لشکروں)کی خدمات لی ہیں لیکن ان کے اس اقدام سے ہمارے کاموں پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔آپ جانتے ہیں سرپل کے لوگ عام طور پر انتہائی دیندار اور مذہبی ہیں جنھوں نے گذشتہ چند سالوں سے مجاہدین کے لیے انتہائی اہم قربانیاں دی ہیں۔بعد کے حالات میں جب دشمن نے وہاں کے پرانے چوروں،ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کو مسلح کرکے اربکی بنانے کی کوشش کی تو ان لوگوں نے وہاں کے عوام پر سخت مظالم ڈھائے۔ان حالات میں عام لوگوں نے مجاہدین کی طرف رجوع کیا جو ابتدا ہی سے مجاہدین کے انتہائی مخلص چلے آئے ہیں۔انہوں نے مجاہدین سے کہا کہ یہ چند لوگ ہیں جن کو دشمن نے مسلح کردیا ہے،اگرچہ تعداد میں کم ہیں مگر جب یہ لوگ مسلح ہوگئے ہیں تو علاقے میں عوام پر مظالم ڈھارہے ہیں اور علاقے میں ان کا اثر ورسوخ بڑھ رہا ہے۔جب یہ لوگ مقامی لوگوں سے مقابلے پر اتر آئے ہیں تو ہم عوام بھی دشمن سے اسلحہ لے لیتے ہیں۔اس لیے نہیں کہ خدانہ خواستہ ہم دشمن کے دست وبازو بنیں بلکہ اس لیے تاکہ ان ظالموں کے ظلم سے نجات حاصل کرسکیں۔تب سرپل کے کچھ علاقوں میں لوگوں نے دشمن سے اسلحے وصول کیے،اس لیے دشمن نے بھی اعلان کردیا کہ ہم نے سیکڑوں اربکی بنالیے ہیں۔لیکن اس اقدام نے دشمن کو فائدہ کی بجائے کافی نقصان پہنچایا۔یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اب تک مجاہدین کے لیے کہیں پر رکاوٹ بن کر کھڑے نہیں ہوئے۔بلکہ مجاہدین کے ساتھ پہلے کی طرح بھرپور تعاون کررہے ہیں۔انہوں نے حکومت کو یہ باور کرایا ہے کہ ہم اربکی ہیں مگر درحقیقت یہ ان ڈاکوؤں اور بدمعاشوں سے اپنی حفاظت کے لیے مسلح ہوئے ہیں اور مجاہدین کے ساتھ حسب سابق محبت اور تعلّق رکھتے ہیں۔

ضلع صیاد میں اور مرکز کے جنوبی علاقوں میں جو اربکی لوگ ہیں مجاہدین کے پورے ہمراز ہیں جب بھی دشمن اس علاقے میں داخل ہوتا ہے تو یہ لوگ اس سے قبل ہی مجاہدین کو خبردار کردیتے ہیں،اسی طرح ہمارے دس فیصد مجاہدین ایسے ہیں جو دشمن کے اسلحہ سے دشمن سے لڑ رہے ہیں۔کچھ مجاہدین نے خود دشمن سے اسلحہ وصول کیا ہے اور بعضوں کے رشتہ داروں نے وصول کرکے انہیں اسلحہ پہنچایا ہے۔اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہاں اسلحہ تقسیم کرنے سے مجاہدین کو کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔بلکہ بہت سے مواقع پر تو اس سے ہمیں تعاون ملا ہے۔

سوال:سرپل میں ایک اور اہم اور قابل توجہ موضوع حال ہی میں سکول کی بچیوں کو بے ہوش کرنے کے واقعات ہیں۔جس کا الزام دشمن نے طالبان پر ڈال دیا ہے۔اس واقعے کے متعلّق اگر کچھ معلومات دی جائیں تو بہتر ہوگا۔

جواب:رواں سال کے جون کے مہینے کے آخری عشرے میں سرپل کے تین مختلف سکولوں

یکم ستمبر:صوبہ میدان وردگ..........ضلع سید آباد.......دو فدائی مجاہدین کے امریکی بیس کیمپ پر شہیدی حملے..........کئی ٹینک اور فوجی رہائشی کالونی تباہ.....درجنوں امریکی فوجی ہلاک

کی بچیوں اور اساتذہ کے بے ہوش ہونے کے پے در پے واقعات سامنے آئے۔ یہ واقعات دشمن کی جانب سے سکولوں کی طالبات کو بے ہوش کرنے کے سلسلے کی کڑیاں ہیں، جو ملک کے مختلف علاقوں میں دشمن کی جانب سے پیش آئے۔ اس واقعے کے متعلّق اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ بے غیرت اور بے حیا دشمن کی چالیں ہیں تا کہ اس طرح کے واقعات اور اس کا الزام مجاہدین پر لگا کر مجاہدین کو بدنام کیا جائے۔ میں اس سے قبل بتا چکا ہوں کہ سرپل کے مرکز میں مجاہدین بہت طاقتور ہیں اور مجاہدین کا نفوذ ان علاقوں میں بڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ دشمن وہاں محاصرے کی حالت میں ہے، مرکز کے رہنے والے عوام مجاہدین سے بہت محبت رکھتے ہیں، دشمن فوجی حوالے سے مجاہدین کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہوگیا ہے۔ اس لیے اب کی بار اس نے کوشش کی کہ بچیوں پر گیس پھینک کر اور پھر اس کا الزام مجاہدین پر لگا کر مجاہدین اور لوگوں کے درمیان فاصلے پیدا کرے اور اسی ہدف کے حصول کے لیے دشمن نے اس سے قبل بہت سے علاقوں میں تعلیمی اداروں، کلینکوں اور دوسرے عوامی رفاہی اداروں کو بموں سے بھی اڑایا تھا۔ دشمن نے تین دن پے در پے شہر میں بچیوں کے سکولوں پر گیس پھینکا اور سیکڑوں بچیوں کو بے ہوش کر دیا۔ اس پر بس نہیں بلکہ ان کے سیکورٹی اہل کاروں نے بچیوں کی ہسپتال منتقلی اور وہاں داخلے کے وقت کئی بچیوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بھی بنایا۔

اس طرح کے واقعات کے بارے میں خود اس علاقے کے لوگوں نے فون کر کے ہم سے شکایت کی اور ان کے مظالم بیان کیے۔ دشمن کے اس ظالمانہ اقدام کے بعد عوام کے سامنے پوری طرح واضح ہوگیا کہ اس قسم کے جرائم صرف اور صرف فسادی حکومت، سیکورٹی اور جاسوسی اداروں کے اہل کار کر سکتے ہیں۔ اس لیے اس واقعے سے لوگوں میں حکومت کے خلاف جذبہ منافرت مزید بڑھ گیا ہے، اس اقدام کو دشمن مجاہدین کے خلاف ایک حربے کے طور پر استعمال کرنا چاہتا تھا مگر وہ خود دشمن کے لیے رسوائی کا باعث بن گیا، اور اس سے لوگوں میں مزید اشتعال پھیل گیا ہے۔ اس واقعے کو مدنظر رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ پورے ملک میں افغان مومن عوام مکار دشمن کی چالوں کی طرف متوجہ رہیں۔ دشمن اکثر یا تو ملکی لوگوں کے درمیان دھماکے کرتے ہیں یا تعلیمی اور دیگر ملکی اداروں کو تباہ کر دیتے ہیں اور یا بچیوں پر گیس پھینک کر انہیں بے ہوش کر دیتے ہیں۔ اور پھر ان سب کا نقصان میڈیا کے زور پر مجاہدین کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔ عوام کو چاہیے کہ اس طرح کے واقعات کے اصل محرکین کو پہچانیں اور مجاہدین سے تعاون کرتے ہوئے ان کو ان کے کیے کی سزا دیں۔

سوال: محترم حق جو صاحب! آپ کی معلومات انتہائی مفید اور دلچسپ ہیں مگر انتہائی افسوس ہے کہ ہمارے مجلّے کے صفحات انتہائی محدود ہیں اس لیے چاہتا ہوں کہ اپنے سوالات کا سلسلہ مختصر کر دوں۔ آخر میں آپ مذکورہ بالا موضوعات کے بارے میں مزید کچھ اضافی معلومات دیں تو مہربانی ہوگی۔

جواب: شکریہ بھائی، خلاصہ کلام کے طور پر کہتا ہوں کہ الحمدللہ صوبہ سرپل عام لوگوں اور مجاہدین کی قربانیوں کی برکت سے اب ایک مضبوط مورچہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ یہاں کے عوام مجاہدین سے انتہائی ہمدردی رکھتے ہیں، مجاہدین کو عوام کی حمایت کی بدولت ہر طرف سے رسد و تعاون ملتا رہتا ہے، عمومی طور پر جہادی حالات ماضی کے بہ نسبت بہت اچھے ہیں۔ مجاہدین کے نقصانات بہت کم ہیں، دشمن کو پے در پے انتہائی سخت نقصانات پہنچ رہے ہیں۔ ملکی سطح پر جاری ہمارے پروگرام بھی انتہائی کامیابی سے جاری ہیں۔ سرپل کے سارے ہی شہروں اور دیہاتوں میں عصری و دینی تعلیمی ادارے پوری طرح فعال ہیں۔ ہر ضلع کے مدارس کے لیے ہمارے پاس ادارت کا شعبہ ہے۔ یہاں تک کہ کوہستانات کے وہ دور دراز کے خود مختار علاقے جہاں اکثر حکومت کے اختیارات بھی نہیں چلتے۔ اسلامی امارت نے وہاں حال ہی میں تعلیمی ادارے فعال کر دیئے ہیں اور لوگوں کی دینی رہنمائی کا آغاز کر دیا ہے۔ خالص جہاد، صداقت، اخلاص، ایثار اور عام خیر خواہی کی برکت سے سرپل کے تمام لوگوں کے دل مجاہدین کے ساتھ لگے ہوئے ہیں انہوں نے پرانے سارے ہی تعلقات ختم کر دیے ہیں اور صرف مجاہدین کے لیے اب انہوں نے دیدہ و دل وا کیے ہوئے ہیں۔ عوام کی اس حمایت کے بدلے اسلامی امارت اور سارے مجاہدین بھی عوام کی قدردانی کریں۔ بڑی سطح پر ایسے پروگراموں کا آغاز کیا جائے جو عوام کی خیر خواہی، سہولت، آرام اور مزید اعتماد کے بڑھنے کا ذریعہ بنے۔

☆☆☆☆☆

یکم ستمبر: صوبہ میدان وردگ............ضلع سید آباد......امریکی ہیلی کاپٹر پر مجاہدین کا راکٹ سے حملہ............ہیلی کاپٹر تباہ

(قسط اول)

الولاء والبراء کا قرآنی تصور

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

علی گڑھ کالج کے طلبہ نے صفر ۱۳۳۹ھ کو شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کفار سے ترکِ موالات کی بابت چند استفسارات ارسال کیے، جن کے جواب میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا وہ تقریباً سو سال گزر جانے کے بعد بھی موجودہ حالات اور امت کے احوال پر صادق آتا ہے۔ ہم یہاں وہ سوالات نقل نہیں کر رہے بلکہ صرف شیخ الہندؒ کے بیان کردہ جوابات پر ہی اکتفا کر رہے ہیں۔ ان جوابات کے عمیق نظر مطالعہ سے سوالات کی نوعیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

ان مسائل کا جواب سننے سے پہلے نہایت ضروری ہے کہ ایک مسلم صادق تمام گردوپیش کے خیالات سے علیحدہ ہوکر اپنے ایمان کی قدر و قیمت، شعائر الٰہیہ کی عظمت اور مقامات مقدسہ کے تقدس واحترام کو اچھی طرح دل نشین کرے۔ اور دروس ماضیہ کے ساتھ واقعاتِ حاضرہ پر ایک گہری نظر ڈالے تو اُسے معلوم ہوگا کہ آج مسلمانوں کی سب سے بڑی متاعِ گراں مایہ، جس کا تحفظ ہر ایمان رکھنے والے کا اولین فرض ہے' کس طرح لوٹی جا رہی ہے اور کن کن بدعہدیوں، شرم ناک عیاریوں اور روباہ بازیوں سے جزیرۃ العرب کے متعلّق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی سب سے اہم وصیّت کا مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

اعداء اللہ نے اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخ کنی میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ عراق، فلسطین اور شام جن کو صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم نے خون کی ندیاں بہا کر فتح کیا تھا، پھر کفار کی حریصانہ حوصلہ مندیوں کی جولان گاہ بن گئے۔ پیرہن خلافت کی دھجیاں اڑادی گئیں۔ خلیفۃ المسلمین جس کی ہستی سے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کی ہستیوں کا شیرازہ بندھتا ہے اور جو بحیثیت ظل اللہ فی الارض ہونے کے آسمانی قانون کا رائج کرنے والا اور مسلمانوں کے حقوق و مصالح کا محافظ اور شعائر اللہ کی حیات کا ضامن اور کلمۃ اللہ کی رفعت و سربلندی کا کفیل تھا وہ بھی بے شمار دشمنوں کے نرغے میں پھنس کے بے دست و پا ہو چکا ہے۔

صبت علی مصائب لو انها　　صبت علی الایام صرن لیالیا

رسول اللہ صلی اللہ کا جھنڈا (خاکم بدہن) سرنگوں ہوا جا رہا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ، سعد بن ابی وقاص، خالد بن ولید اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کی روحیں اپنی خواب گاہوں میں بے چین ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لیے کہ مسلمانوں میں سے غیرت وحمیت مفقود ہو رہی ہے۔ جو جرأت اور دینی حرارت اُن کی میراث تھی وہ اُنہوں نے غفلت اور تعیش کے نشہ میں دوسروں کے حوالے کر دی ہے۔

یہی نہیں کہ اس مصیبت کے وقت ایک مسلمان نے مسلمان کی مدد نہیں کی بلکہ قیامت تو یہ ہے کہ کفار کی موالات و اعانت اور وفاداری کے شوق میں ایک مسلمان نے دوسرے کی گردن کاٹی، بھائی نے بھائی کا خون پیا اور دشمنوں کے سامنے سرخ رو ہونے کے لیے اپنے ہاتھ اپنے ہی خون میں رنگے۔

اے فرزندانِ اسلام! اور اے محبانِ ملت و وطن! آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے کہ جس برقِ مسلم سوز نے ان بلادِ اسلامیہ کے خرمنِ آزادی کو جلایا اور خلافت اسلامیہ کے قصر کو آگ لگائی، اُس کا اصلی ہیولا عربوں اور ہندوستانیوں کے خونِ گرم سے تیار ہوا تھا۔ اور جس دولت سے نصاریٰ ان ممالک مقدسہ میں کامیاب ہوئے، اُس کا بہت بڑا حصّہ بھی تمہارے ہی دست و بازو سے کمایا ہوا تھا۔

پس کیا اب بھی کوئی ایسا پلید اور غبی مسلمان پایا جاتا ہے جس کو نصاریٰ کے موالات ومناصرت کے نتائج قطعیہ معلوم نہ ہوئے ہوں اور ایسی تشویش ناک حالت میں جب کہ ڈوبتا آدمی ایک تنکے کا سہارا ڈھونڈھتا ہے وہ اس فکر میں ہو کہ کوئی صورت موالات کے جواز کی نکالے۔

اے میرے عزیزو! یہ وقت استحباب اور فرضیت کی بحث کا نہیں بلکہ غیرت اسلامی اور حمیتِ دینی سے کام لینے کا ہے۔ کہیں علمائے زمانہ کا چھوٹا بڑا اختلاف تمہاری ہمتوں کو پست اور تمہارے ولولوں کو پژمردہ نہ کر دے۔ خدارا! تم اپنے دشمنوں کے بازوؤں کو قوی مت بناؤ اور حق تعالیٰ شانہ کے ان ارشادات پر نہایت مستعدی، جواں مردی اور اخلاص نیت سے عمل کرو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ (المائدة: ۵۱)

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں

سے ہوگا''۔

لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُوْنِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّهِ فِي شَيْءٍ (آل عمران: ۲۸)

''مومنوں کو چاہیے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں''۔

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً ○الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ العِزَّةَ لِلّهِ جَمِيعاً (النساء: ۱۳۸، ۱۳۹)

''(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) منافقوں (یعنی دوزخی لوگوں) کو بشارت سنادو کہ ان کے لیے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے۔ جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا یہ ان کے ہاں عزت (حاصل) کرنا چاہتے ہیں؟ تو عزت سب خدا ہی کی ہے''

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُواْ لِلّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَاناً مُّبِيناً (النساء: ۱۴۴)

''اے اہل ایمان! مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر خدا کا صریح الزام لو''۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ(المائدة:۵۷)

''اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھی ان کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ اور مومن ہو تو خدا سے ڈرتے رہو''۔

تَرَى كَثِيراً مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ○وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّه والنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاء وَلَكِنَّ كَثِيراً مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ(المائدة: ۸۰، ۸۱)

''تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ اپنے واسطے آگے بھیجا ہے برا ہے (وہ یہ) کہ خدا ان سے ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے۔ اور اگر وہ خدا پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر بدکردار ہیں''۔

لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءهُمْ أَوْ أَبْنَاءهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (المجادلة: ۲۲)

''جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے۔ اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں جا داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش۔ یہی گروہ خدا کا لشکر ہے (اور) سن لکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنیوالا ہے''۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاء تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاء كُم مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنة: ۱)

''اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست تم ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی کے اور وہ منکر ہوئے ہیں اس سے جو تمہارے پاس آیا سچا دین''۔

اس مضمون کی آیات قرآن مجید میں بکثرت ہیں جن کا استیعاب مقصود نہیں۔ مگر اس قدر واضح رہے کہ اولیاء کا ترجمہ جو ہم نے دوست اور مددگار سے کیا ہے، اس کا ماخذ ابن جریر طبری، حافظ عماد الدین ابن کثیر اور امام فخر الدین رازی وغیرہم اکابر مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہماری غرض صرف اس قدر ہے کہ ترکِ موالات کے تحت میں جیسا کہ اُن کی مدد کرنا داخل ہے، اسی طرح اُن سے امداد لینا بھی داخل ہے۔ لہٰذا آپ کے سوال اول و دوم کا جواب یہ ہوگا کہ مدارس جو امداد گورنمنٹ سے لیتے ہیں اور جو وظائف طلبہ وغیرہم کو ملتے ہیں وہ سب قابل ترک ہیں۔ اور اس ترک موالات میں طلبہ اپنے والدین کی اجازت کے محتاج نہیں ہیں بلکہ اُن کا حق ہے کہ وہ ادب اور تہذیب کے ساتھ اپنے والدین کو بھی ترک موالات پر مستعد بنائیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

2 ستمبر: صوبہ نورستان ....ضلع کامدیش..........ریموٹ کنٹرول بم دھماکے..........سرحدی پولیس کے 20 اہل کار ہلاک..........متعدد زخمی

جمہوریت اس دور کا صنمِ اکبر

مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

بعض غلط نظریات قبولیتِ عامہ کی ایسی سند حاصل کر لیتے ہیں کہ بڑے بڑے عقلا اس قبولیتِ عامہ کے آگے سر ڈال دیتے ہیں، وہ یا تو ان غلطیوں کا ادراک ہی نہیں کر پاتے یا اگر ان کو غلطی کا احساس ہو بھی جائے تو اس کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہیں کر سکتے۔ دُنیا میں جو بڑی بڑی غلطیاں رائج ہیں ان کے بارے میں اہلِ عقل اسی المیے کا شکار ہیں۔ مثلاً بت پرستی کو لیجیے! خدائے وحدہ لاشریک کو چھوڑ کر خود تراشیدہ پتھروں اور مورتیوں کے آگے سربسجود ہونا کس قدر غلط اور باطل ہے، انسانیت کی اس سے بڑھ کر توہین و تذلیل کیا ہوگی کہ انسان کو جو اَشرف المخلوقات ہے بے جان مورتیوں کے سامنے سرنگوں کر دیا جائے اور اس سے بڑھ کر ظلم کیا ہوگا کہ حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ مخلوق کو شریکِ عبادت کیا جائے۔ لیکن مشرک برادری کے عقلا کو دیکھو کہ وہ خود تراشیدہ پتھروں، درختوں، جانوروں وغیرہ کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تمام تر عقل و دانش کے باوجود ان کا ضمیر اس کے خلاف احتجاج نہیں کرتا اور نہ وہ اس میں کوئی قباحت محسوس کرتے ہیں۔

اسی غلط قبولیتِ عامہ کا سکہ آج جمہوریت میں چل رہا ہے، جمہوریت دورِ جدید کا وہ صنمِ اکبر ہے جس کی پرستش اوّل اوّل دانایانِ مغرب نے شروع کی، چونکہ وہ آسمانی ہدایت سے محروم تھے اس لیے ان کی عقلِ نارسا نے دیگر نظام ہائے حکومت کے مقابلے میں جمہوریت کا بت تراش لیا اور پھر اس کو مثالی طرزِ حکومت قرار دے کر اس کا صور اس بلند آہنگی سے پھونکا کہ پوری دُنیا میں اس کا غلغلہ بلند ہوا یہاں تک کہ مسلمانوں نے بھی تقلیدِ مغرب میں جمہوریت کی مالا جپنی شروع کر دی۔ کبھی یہ نعرہ بلند کیا گیا کہ اسلام جمہوریت کا علَم بردار ہے اور کبھی اسلامی جمہوریت کی اصطلاح وضع کی گئی، حالانکہ مغرب جمہوریت کے جس بت کا پجاری ہے اس کا نہ صرف یہ کہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ اسلام کے سیاسی نظریہ کی ضد ہے، اس لیے اسلام کے ساتھ جمہوریت کا پیوند لگانا اور جمہوریت کو مشرف بہ اسلام کرنا صریحاً غلط ہے۔

سب جانتے ہیں کہ اسلام، نظریۂ خلافت کا داعی ہے جس کی رُو سے اسلامی مملکت کا سربراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور نائب کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کی زمین پر اَحکامِ الٰہیہ کے نفاذ کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ مسند الہند حکیم الأمت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ، خلافت کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

مسئلہ در تعریف خلافت: ھی الریاسۃ العامۃ فی التصدی لاقامۃ الدین باحیاء العلوم الدینیۃ واقامۃ ارکان الاسلام والقیام بالجھاد وما یتعلق بہ من ترتیب الجیوش والفرض للمقاتلۃ واعطائھم من الفییء والقیام بالقضاء واقامۃ الحدود ورفع المظالم والأمر بالمعروف والنھی عن المنکر نیابۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ازالۃ الخفاء ص ۲)

”خلافت کے معنی ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں دِین کو قائم (اور نافذ) کرنے کے لیے مسلمانوں کا سربراہ بننا۔ دِینی علوم کو زندہ رکھنا، ارکانِ اسلام کو قائم کرنا، جہاد کو قائم کرنا اور متعلّقاتِ جہاد کا انتظام کرنا، مثلاً: لشکروں کا مرتب کرنا، مجاہدین کو وظائف دینا اور مالِ غنیمت ان میں تقسیم کرنا، قضا و عدل کو قائم کرنا، حدودِ شرعیہ کو نافذ کرنا اور مظالم کو رفع کرنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا“۔

اس کے برعکس جمہوریت میں عوام کی نمائندگی کا تصور کارفرما ہے، چنانچہ جمہوریت کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے:

”جمہوریت وہ نظامِ حکومت ہے جس میں عوام کے چنے ہوئے نمائندوں کی اکثریت رکھنے والی سیاسی جماعت حکومت چلاتی ہے اور عوام کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے“۔

گویا اسلام کے نظامِ خلافت اور مغرب کے تراشیدہ نظامِ جمہوریت کا راستہ پہلے ہی قدم پر الگ الگ ہو جاتا ہے، چنانچہ:

☆ خلافت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کا تصور پیش کرتی ہے اور جمہوریت عوام کی نیابت کا نظریہ پیش کرتی ہے۔

☆ خلافت، مسلمانوں کے سربراہ پر اِقامتِ دِین کی ذمہ داری عائد کرتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ کا دِین قائم کیا جائے، اور اللہ کے بندوں پر، اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے مقرّر کردہ نظامِ عدل کو نافذ کیا جائے، جب کہ جمہوریت کو نہ خدا اور رسول سے کوئی واسطہ ہے، نہ دِین اور اِقامتِ دِین سے کوئی غرض ہے، اس کا کام عوام کی خواہشات کی تکمیل ہے اور وہ ان کے منشاء کے مطابق قانون سازی کی پابند ہے۔

☆ اسلام، منصبِ خلافت کے لیے خاص شرائط عائد کرتا ہے، مثلاً: مسلمان ہو، عاقل و بالغ ہو، سلیم الحواس ہو، مرد ہو، عادل ہو، اَحکامِ شرعیہ کا عالم ہو، جب کہ جمہوریت

2 ستمبر: صوبہ کنڑ.........قصبہ نورگل.........مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان جھڑپ.........12 فوجی ہلاک.........11 زخمی.........2 گاڑیاں بھی تباہ

ان شرائط کی قائل نہیں، جمہوریت یہ ہے کہ جو جماعت بھی عوام کو سبز باغ دِکھا کر اسمبلی میں زیادہ نشستیں حاصل کر لے اسی کو عوام کی نمائندگی کا حق ہے۔ جمہوریت کو اس سے بحث نہیں کہ عوامی اکثریت حاصل کرنے والے ارکان مسلمان ہیں یا کافر، نیک ہیں یا بد، متقی و پرہیزگار ہیں یا فاجر و بدکار، اَحکامِ شرعیہ کے عالم ہیں یا جاہلِ مطلق اور لائق ہیں یا کندہ ناتراش، الغرض! جمہوریت میں عوام کی پسند و ناپسند ہی سب سے بڑا معیار ہے اور اسلام نے جن اوصاف وشرائط کا کسی حکمران میں پایا جانا ضروری قرار دیا، وہ عوام کی حمایت کے بعد سب لغو اور فضول ہیں، اور جو نظامِ سیاست اسلام نے مسلمانوں کے لیے وضع کیا ہے وہ جمہوریت کی نظر میں محض بے کار اور لایعنی ہے، نعوذ باللہ!

☆ خلافت میں حکمران کے لیے بالاتر قانون کتاب و سنت ہے، اور اگر مسلمانوں کا اپنے حکام کے ساتھ نزاع ہو جائے تو اس کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹایا کیا جائے گا اور کتاب و سنت کی روشنی میں اس کا فیصلہ کیا جائے گا، جس کی پابندی راعی اور رعایا دونوں پر لازم ہوگی۔ جب کہ جمہوریت کا فتویٰ یہ ہے کہ مملکت کا آئین سب سے مقدس دستاویز ہے اور تمام نزاعی اُمور میں آئین و دستور کی طرف رُجوع لازم ہے، حتیٰ کہ عدالتیں بھی آئین کے خلاف فیصلہ صادر نہیں کر سکتیں۔

لیکن ملک کا دستور اپنے تمام تر تقدس کے باوجود عوام کے منتخب نمائندوں کے ہاتھ کا کھلونا ہے، وہ مطلوبہ اکثریت کے بل بوتے پر اس میں جو چاہیں ترمیم و تنسیخ کرتے پھریں، ان کو کوئی روکنے والا نہیں، اور مملکت کے شہریوں کے لیے جو قانون چاہیں بنا ڈالیں، کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں۔ یاد ہوگا کہ انگلینڈ کی پارلیمنٹ نے دو مردوں کی شادی کو قانوناً جائز قرار دیا تھا اور کلیسا نے ان کے فیصلے پر صاد فرمایا تھا، چنانچہ عملاً دو مردوں کا، کلیسا کے پادری نے نکاح پڑھایا تھا، نعوذ باللہ!

حال ہی میں پاکستان کی ایک محترمہ کا بیان اخبارات کی زینت بنا تھا کہ جس طرح اسلام نے ایک مرد کو بیک وقت چار عورتوں سے شادی کی اجازت دی ہے، اسی طرح ایک عورت کو بھی اجازت ہونی چاہیے کہ وہ بیک وقت چار شوہر رکھ سکے۔ ہمارے یہاں جمہوریت کے نام پر مرد و زن کی مساوات کے جو نعرے لگ رہے ہیں، بعید نہیں کہ جمہوریت کا نشہ کچھ تیز ہو جائے اور پارلیمنٹ میں یہ قانون بھی زیر بحث آ جائے۔ ابھی گزشتہ دنوں پاکستان ہی کے ایک بڑے مفکر کا مضمون اخبار میں شائع ہوا تھا کہ شریعت کو پارلیمنٹ سے بالاتر قرار دینا قوم کے نمائندوں کی توہین ہے، کیونکہ قوم نے اپنے منتخب نمائندوں کو قانون سازی کا مکمل اختیار دیا ہے۔ ان صاحب کا یہ عندیہ جمہوریت کی صحیح تفسیر ہے، جس کی رُو سے قوم کے منتخب نمائندے شریعتِ الٰہی سے بھی بالاتر قرار دیئے گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں شریعت بل کئی سالوں سے قوم کے منتخب نمائندوں کا منہ تک رہا ہے لیکن آج تک اسے شرفِ پذیرائی حاصل نہیں ہو سکا، اس کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام، جمہوریت کا قائل ہے؟

☆ تمام دُنیا کے عقلا کا قاعدہ ہے کہ کسی اہم معاملے میں اس کے ماہرین سے مشورہ لیا جاتا ہے، اسی قاعدے کے مطابق اسلام نے انتخابِ خلیفہ کی ذمہ داری اہلِ حل و عقد پر ڈالی ہے، جو رُموزِ مملکت کو سمجھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ اس کے لیے موزوں ترین شخصیت کون ہو سکتی ہے، جیسا کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا:

انما الشوریٰ للمهاجرين و الأنصار۔

''خلیفہ کے انتخاب کا حق صرف مہاجرین و انصار کو حاصل ہے''۔

لیکن بت کدۂ جمہوریت کے برہمنوں کا فتویٰ یہ ہے کہ حکومت کے انتخاب کا حق ماہرین کو نہیں بلکہ عوام کو ہے۔ دُنیا کا کوئی کام اور منصوبہ ایسا نہیں جس میں ماہرین کے بجائے عوام سے مشورہ لیا جاتا ہو، کسی معمولی سے معمولی ادارے کو چلانے کے لیے بھی اس کے ماہرین سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے، لیکن یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ حکومت کا ادارہ (جو تمام اداروں کی ماں ہے اور مملکت کے تمام وسائل جس کے قبضے میں ہیں، اس کو) چلانے کے لیے ماہرین سے نہیں بلکہ عوام سے رائے لی جاتی ہے، حالانکہ عوام کی ننانوے فی صد اکثریت یہی نہیں جانتی کہ حکومت کیسے چلائی جاتی ہے؟ اس کی پالیسیاں کیسے مرتب کی جاتی ہیں؟ اور حکمرانی کے اُصول و آداب اور نشیب و فراز کیا کیا ہیں؟ ایک حکیم و دانا کی رائے کو ایک گھسیارے کی رائے کے ہم وزن شمار کرنا، اور ایک کندہ ناتراش کی رائے کو ایک عالی دماغ مدبر کی رائے کے برابر قرار دینا، یہ وہ تماشا ہے جو دُنیا کو پہلی بار جمہوریت کے نام سے دِکھایا گیا ہے۔

درحقیقت عوام کی حکومت، عوام کے لیے اور عوام کے مشورے سے کے الفاظ محض عوام کو اُلّو بنانے کے لیے وضع کیے گئے ہیں، ورنہ واقعہ یہ ہے کہ جمہوریت میں نہ تو عوام کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے اور نہ عوام کی اکثریت کے نمائندے حکومت کرتے ہیں، کیونکہ جمہوریت میں اس پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاتی کہ عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لیے کون کون سے نعرے لگائے جائیں گے اور کن کن ذرائع کو استعمال کیا جائے گا؟ عوام کی ترغیب و تحریص کے لیے جو ہتھکنڈے بھی استعمال کیے جائیں، ان کو گمراہ کرنے کے لیے جو سبز باغ بھی دِکھائے جائیں اور انہیں فریفتہ کرنے کے لیے جو ذرائع بھی استعمال کیے جائیں وہ جمہوریت میں سب روا ہیں۔

اب ایک شخص خواہ کیسے ہی ذرائع اختیار کرے، اپنے حریفوں کے مقابلے میں زیادہ ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے، وہ عوام کا نمائندہ شمار کیا جاتا ہے، حالانکہ عوام بھی جانتے ہیں کہ اس شخص نے عوام کی پسندیدگی کی بنا پر زیادہ ووٹ حاصل نہیں کیے بلکہ روپے پیسے سے ووٹ خریدے ہیں، دھونس اور دھاندلی کے حربے استعمال کیے ہیں اور غلط وعدوں سے عوام کو دھوکا دیا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

2 ستمبر: صوبہ لوگر.........ضلع برکی برک.........مجاہدین کی صلیبی فوجیوں سے جھڑپ.........7 اتحادی فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

(قسط چہارم)

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

شیخ یوسف العییری رحمہ اللہ تعالیٰ

آج جو مشاہدہ میں آرہا ہے کہ امریکہ مسلمان نوجوانوں، خواتین اور ضعیف العمر افراد کو بغیر کسی گناہ کے قتل کر رہا ہے، اُنہوں نے ایک طویل عرصہ سے عراق کا محاصرہ کیا ہوا ہے کہ جس کے نتیجے میں صرف عامة المسلمین ہی قتل ہو رہے ہیں۔ جب عراق پر امریکہ اور اُس کے اتحادیوں نے بم باری کی تو عراقی حکومت کو تو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچایا البتہ مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا گیا، لاکھوں لوگوں کو قتل کیا گیا اور اگر مسلمان امریکہ کے ساتھ بالمثل کا معاملہ کریں تو ان کے لیے بھی کئی لاکھ امریکی لوگوں کو قتل کرنا جائز ہے۔ خلیجی جنگ کے دوران میں بغداد کے علاقہ ''عامریہ'' کی پناہ گاہ میں امریکہ نے صرف ایک میزائل سے پانچ ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کیا تھا۔

لہٰذا امریکہ میں ہونے والی کارروائیاں تو امریکہ پر عائد صرف اس قرضے کا بدلہ ہیں جس میں ''عامریہ'' کی پناہ گاہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو زخم لگائے گئے تھے۔ جب کہ اُن پابندیوں کا قرض تو ابھی باقی ہے جن کی وجہ سے عراق میں بارہ لاکھ مسلمان زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ امریکیوں کا یہ ظلم تو اب بھی عراق کے معصوم لوگوں پر جاری ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ امریکیوں کی طرف سے ہلاکت خیز اسلحے کے استعمال نے مسلمانوں کی اس سرزمین میں ایسی تباہی و بربادی پھیلائی کہ وہاں یورینیم زدہ گرد و غبار کی وجہ سے لاکھوں بے گناہ مسلمان عجیب و غریب امراض میں مبتلا ہوئے ہیں۔ یہ امراض جو بڑے پیمانے پر پھیل چکے ہیں، میں سب سے زیادہ خطرناک اور جان لیوا خون کا سرطان ہے۔ ان سالوں کے دوران میں امریکی حملوں اور پابندیوں کے سبب دس لاکھ معصوم بچے موت کا شکار ہوئے۔ بلاشبہ گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں کی تباہی، عراق میں برپا کیے جانے والے امریکی فساد سے سیکڑوں گنا کم ہے۔

اس کے علاوہ اگر امریکہ کی افغانستان کے خلاف لگائی گئی پابندیوں کو دیکھا جائے تو صورت حال مزید بھیانک ہو جاتی ہے۔ ان پابندیوں کا شکار ہونے والوں کی تعداد ستر ہزار سے زائد ہے۔ رہیں وبائیں، امراض اور فقر.....تو ۹۵ فی صد افغان مسلمان ان مصائب سے دوچار ہیں اور ان سب کا سبب امریکہ ہے۔ امریکہ کی طرف سے افغانستان پر میزائلوں کی بارش کی گئی مگر ہمیں اس دہشت گردی اور معصوموں کے قتل کی زبانی مذمت تک کرنے والا کوئی نظر نہیں آیا۔

اب ذرا فلسطین کو بھی دیکھئے! امریکہ کی پشت پناہی میں یہود کی مسلمانوں کے خلاف پچاس سال سے زیادہ عرصے سے جاری جنگ پر بھی نظر ڈالیں۔ اس جنگ کے نتیجے میں پچاس لاکھ افراد بے گھر، دو لاکھ باسٹھ ہزار شہید، ایک لاکھ چھیاسی ہزار زخمی اور ایک لاکھ اکسٹھ ہزار معذور ہوئے۔ امریکہ ہی کے تعاون سے دس ماہ سے زائد عرصے سے ہمارے فلسطینی بھائیوں کا حصار (گھیراؤ) جاری ہے۔ صومال میں امریکہ ''انسانی ہمدردی'' کی آڑ لے کر داخل ہوا لیکن اصلاً تو زمین میں فساد برپا کرنا ہی مقصد تھا۔ لہٰذا اس نے وہاں تیرہ ہزار مسلمانوں کو قتل کیا اور جلایا۔ امریکی فوجیوں نے وہاں مسلمان خواتین کی عزتوں کو پامال کیا۔ سرزمین صومال میں امریکہ نے اپنے ایٹمی فضلے کو دفن کیا جس کی وجہ سے اب تک وہاں مسلمان مختلف النوع جان لیوا امراض کا شکار ہیں۔

سوڈان پر کئی سالوں سے امریکہ نے پابندیاں لگا رکھی ہیں جو کہ ابھی تک جاری ہیں اور اس نے خرطوم کے باسیوں کو قتل کرنے کے لیے اُن پر میزائلوں سے حملہ کیا۔ ان حملوں کو وجہ جواز فراہم کرنے کے لیے اُس نے یہ دعویٰ کیا کہ یہاں کیمیائی اسلحے کے گودام ہیں اور اگر واقعتاً ایسا ہوتا تو ان حملوں کے سبب یہ (کیمیائی) گیسیں نکل کر پھیل جاتیں اور تمام اہل خرطوم کو ہلاک کر دیتیں۔ امریکہ اب بھی اعلانیہ طور پر جنوبی سوڈان کے صلیبیوں کے ساتھ کھڑا ہے اور اس جنگ کو بھڑکا رہا ہے کہ جس کا شکار مسلمان اور ان کی معیشت ہے۔

یہ تو مسلمانوں کے اُن مسائل کا ذکر ہے جن میں امریکہ نے مسلمانوں کی سرزمینوں میں فساد پھیلانے اور معصوم لوگوں کے قتل کے لیے اعلانیہ اور براہ راست مداخلت کی۔ ان کے علاوہ فلپائن، انڈونیشیا، کشمیر، مقدونیا اور بوسنیا وغیرہ میں مسلمانوں پر جو کچھ بیت رہی ہے اس کے پیچھے بھی امریکہ کا ہاتھ ہے۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کے لیے یہ کہنا ممکن ہے کہ آج جتنی بھی مصیبتیں مسلمانوں پر آئیں ہیں اُن میں امریکہ کا براہ راست یا بالواسطہ کردار ہے۔ امریکہ کو تو محض اپنے مفادات کی حرص ہوتی ہے چاہے اُن مفادات کے لیے اُسے ساری انسانیت کا خون کرنا پڑے۔ امریکہ کے پوری دنیا پر مسلط ہونے سے لے کر اب تک (یہ عرصہ نصف صدی پر محیط ہے) کروڑوں افراد اس کا شکار ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں امریکہ سے یہ توقع کیونکر کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی حدود کا پابند رہے گا اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والے اپنے ظلم و ستم کے سلسلے کو روکے گا؟

بلاشبہ اسلامی شریعت ہر نقص اور ہر عیب سے پاک ہے۔ شریعت میں حد سے تجاوز کرنے اور فساد برپا کرنے والوں کے لیے قصاص کا حکم ہے۔ ایک جانب تو امریکہ مسلمانوں کو مسلسل قتل کر رہا ہے جب کہ دوسری جانب کمزور مسلمانوں کے لیے ممکن ہی

3 ستمبر: صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........مجاہدین کا نیٹو سپلائی کے قافلے پر حملہ..........سپلائی کی 15 گاڑیاں تباہ..........6 محافظ ہلاک..........11 زخمی

نہیں کہ وہ اُسے اُس کے کیے کی سزا دے سکیں کیونکہ وہ کسی کے سامنے آکر وار نہیں کرتا بلکہ دور سے حملہ کرتا ہے یا گھیراؤ کرتا ہے۔ان جیسے طواغیت کا یہی علاج ہے کہ انہیں بھی ویسے ہی زخم لگائے جائیں جیسے یہ مسلمانوں کو لگاتے ہیں اور اُن کے ساتھ ظلم وزیادتی روا رکھتے ہیں۔

ایسی صورت میں امریکہ کو کیونکر کھلی چھٹی دی جاسکتی ہے کہ وہ جب اور جہاں چاہے ہمارے بچوں اور خواتین کو قتل کرے اور اپنی مرضی ومنشا کے مطابق جب اور جہاں چاہے اُن پر حملہ کرے۔اور جواب میں مسلمانوں کو پابند کیا جائے کہ اُن پر امریکہ کے خلاف اقدامی اور انتقامی کارروائی کرنا سرے سے حرام ہے۔بلاشبہ جو شخص بھی یہ کہتا ہے وہ یا تو جاہل ہے یا پھر وہ مسلمانوں سے کھلی دشمنی کرتے ہوئے امریکہ کی حمایت کی کوشش کرتا ہے تاکہ وہ مسلمانوں میں مزید قتل وغارت کرے اور انہیں دربدر کرے۔بالمثل کے شرعی اصول کے تحت ہم امریکہ پر اسی طرح تباہی مسلط کریں گے جس طرح اُس نے ہم پر کی۔

امریکہ نے صدام اور اُس کی بعث پارٹی کو بہانہ بنا کر عراق میں اپنے مہلک ہتھیاروں اور ظالمانہ پابندیوں کے ذریعے لاکھوں عراقی مسلمانوں کا قتل عام کیا۔

شیخ اسامہ بن لادن کو پناہ دینے کے ''جرم'' میں امریکہ نے افغانوں پر پابندیاں لگائیں اور اُن پر میزائلوں سے حملے کیے جس سے دسیوں ہزار مسلمان مارے گئے۔

ایک خیالی کیمیائی فیکٹری کو ختم کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے امریکہ نے سوڈان پر حملہ کیا اور وہاں ادویات کی فیکٹری تباہ کردی جس میں کئی مسلمان قتل ہوئے۔

اب ہم کہتے ہیں کہ ہم بالمثل کا معاملہ اختیار کریں گے اور امریکہ ہی کے اپنائے گئے طریقے 'یعنی افراد کے سبب عوام کو سزا دینا' کے مطابق امریکی حکومت کے جرائم کے سبب اس کی عوام کو سزا دیں گے!

اس صورت حال میں امریکہ اور اس کے چیلے کیوں غضب ناک ہوتے ہیں جب ہم اُسے بالمثل سزا دیتے ہیں۔کیا یہ وہی امریکہ نہیں جو جس پر چاہے دہشت گرد ہونے یا دہشت گردی کا معاون ہونے کا حکم صادر کرتا ہے اور پھر اس پر حملہ کرتا ہے، معصوم اور بے گناہ لوگوں کو قتل کرتا ہے اور پھر اپنے اس فعل پر ادنیٰ سی شرم بھی محسوس نہیں کرتا!

ہم بھی اسی کے قاعدے کے مطابق عمل کرتے ہوئے اور اسی کو بنیاد بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہود دہشت گرد ہیں جب کہ امریکہ فلسطین میں صیہونی دہشت گردی کا معاون ہے۔تو کیا ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ ہم اس پر اسی کے اصول کے مطابق حکم لاگو کریں؟ بلاشبہ یہ ہمارا حق ہے،تو پھر امریکہ اور پوری دنیا کو کس چیز پر غصہ ہے؟ اگر ہم اس کے ساتھ بالمثل معاملہ کرنا چاہیں تو امریکہ پر ہونے والے حملے شرعی طور پر جائز ہیں۔اور اگر ہم اس کے ساتھ اسی کے قانون کے مطابق برتاؤ کرنا چاہیں تو بھی یہ کارروائیاں اس کے اپنے نظام ''نیو ورلڈ آرڈ'' کے مطابق جائز ہیں!!!

اس چیز میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ امریکی بوڑھوں، بچوں اور عورتوں اور ان جیسے دوسرے غیر محاربین کا قتل کرنا جائز اور حلال ہے بلکہ یہ جہاد کی اُن اقسام میں سے ایک ہے جن کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ(البقرۃ:۱۹۴)''۔

''لہٰذا اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرسکتے ہو جتنی اس نے تم پر کی ہے''۔

اور اُس کا فرمان ہے کہ

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ(النحل:۱۲۶)

''اور اگر تمہیں بدلہ لینا ہو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تم پر زیادتی ہوئی''۔

لیکن مسلمان ہر حال میں شریعت کے عطا کردہ قوانین کے پابند ہیں لہٰذا اُن کے لیے کسی طرح بھی جائز نہیں کہ وہ چالیس لاکھ غیر محارب امریکیوں سے زیادہ کو قتل کریں اور ایک کروڑ سے زیادہ امریکیوں کو بے گھر کریں۔اسی صورت میں وہ حد سے بڑھ کر ایسی سزا دینے والوں میں شمار ہوں گے جو بالمثل سے زیادہ ہوجائے۔واللہ اعلم

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

''ہم مجاہدین اپنے مقاصد کے معاملے میں بالکل دوٹوک اور واضح موقف رکھتے ہیں۔ہم کسی طرح کے خفیہ مقاصد پر یقین نہیں رکھتے۔ہم اپنا پیغام دنیا تک بالکل واضح اور صاف صاف پہنچانا چاہتے ہیں۔ہمارا اساسی مقصد جس کے لیے ہم اپنی جانیں پیش کرتے ہیں، یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین عملی زندگی میں حاکم کی حیثیت سے لوٹ آئے۔جس کے لیے ضروری ہے کہ امت مسلمہ پر مسلط یہ طاغوت اور کفر کے باج گزار حکمران صفحۂ ہستی سے مٹا دیے جائیں اور اِن کی جگہ ایسے مردانِ حق حکومت کریں جو خیر وشر،حق وباطل میں تمیز کرسکیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہم پوری دنیا میں موجود تمام فاسد نظاموں کی جگہ شریعتِ الٰہی کی بالادستی کے خواہاں ہیں اور ان شاء اللہ ہم تمام میسر وسائل کے ساتھ اپنے مقاصد کے حصول تک جہاد کرتے رہیں گے جب تک کہ شریعت کے نفاذ میں حائل آخری رکاوٹ ختم نہ کردی جائے''۔

(شیخ انور العولقی شہیدؒ)

3 ستمبر:صوبہ غزنی.........پریدان.........مجاہدین کا اتحادی فوج کے ایک قافلے پر گھات کر حملہ.........ایک ٹینک مکمل تباہ.........5 فوجی ہلاک

قومیت وتعصب اسلام کی نظر میں

مولانا سید ولی اللہ شاہ بخاری

عصبیت ومفاخرہ کی شرعی حیثیت جاننے سے قبل ضروری ہے کہ اس کے معنی ومفہوم کو ذہن نشین کرلیا جائے۔

عصبیت کی تعریف:

عصبیت کا اطلاق اپنے مذہب وقوم کی ناروا تائید وحمایت اور دوسروں پر ظلم وتعدی پر ہوتا ہے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:

عن واثلة ابن الاسقعؓ قال: قلت یا رسول الله! ما العصبیة؟

قال: ان تعین قومک علی الظلم۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص:۸۱۴)

''حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! عصبیت کیا چیز ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے''۔

مفاخرہ کی تعریف:

مفاخرہ کے معنی اپنی قوم مذہب اور رنگ ونسب پر فخر کرنے اور اترانے کے ہیں۔

قومیت کا تصور:

ابتدائی زمانے میں جب کہ انسانی آبادی زیادہ نہ تھی تو دنیا میں چار سمتوں کے اعتبار سے چار قومیں بن گئیں۔ مشرقی، مغربی، شمالی اور جنوبی۔ ہر سمت والے خود کو دوسری سمت والوں سے الگ قوم سمجھنے لگے۔ مگر جونہی آبادی بڑھتی گئی، نسبی اور خاندانی بنیادوں پر قومیت کا تصور جڑ پکڑتا گیا۔ حتیٰ کہ عرب کے تمام معاملات کا دار ومدار انہیں نسبی اور قبائلی بنیادوں پر تھا اور انہی بنیادوں پر ہی لڑائیاں لڑی جاتی تھیں۔ یورپی اقوام نے جب اپنا نسب ہی کھو دیا تو وہ وطنی، صوبائی اور لسانی بنیادوں پر قوموں میں تقسیم ہو گئے اور آج بھی وہاں اسی کا دور دورہ ہے۔

قومیت کا اسلامی تصور:

دنیا کے تمام مذاہب میں یہ امتیاز صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس نے ہر کام میں نہایت اعتدال قائم رکھا ہے۔ قبل از اسلام دنیا میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس، ذات پات کی اونچ نیچ اور رنگ ونسل کے امتیازی قوانین رائج تھے۔ جرائم کی سزا بھی شخصیات وخاندان کو دیکھ کر دی جاتی۔ پھر جب خدا تعالیٰ کی رحمت کاملہ اسلام کی صورت میں اہلِ عالم کی طرف متوجہ ہوئی تو اس نے ان گم گشتہ راہ انسانوں کو یہ باور کرایا کہ تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

خلقکم من نفس واحدة (النساء:۱)

''تمہیں ایک ہی ذات سے پیدا کیا''۔

اسی کی تشریح کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

یایها الناس! الا ان ربکم واحد، وان اباکم واحد الا! لافضل لعربی علی عجمی، ولا لعجمی علی عربی، ولا لاسود علی احمر ولا لاحمر علی اسود الا بالتقوی۔ (قرطبی ج:۱۶، ص:۳۹۲)

''اے لوگو! خبردار! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے، خبردار! کسی عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر یا کالے کو سرخ پر اور نہ سرخ کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل ہے، سوائے تقویٰ کے''۔

یہی مضمون قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا:

ان اکرمکم عند الله اتقاکم۔ (الحجرات:۱۳)

''درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے''

غرض یہ کہ اسلام نے **ان اکرمکم عند الله اتقاکم** کے قاعدہ سے ذات پات کی اونچ نیچ اور نسلی اور لسانی امتیازات کو یکسر مٹا کر شرافت ورذالت کا معیار صرف اور صرف تقویٰ اور اطاعت الٰہیہ کو قرار دیا۔ **انما المؤمنون اخوة** کا اصول وضع کر کے کالے حبشیوں، سرخ وگورے ترکوں، رومیوں، نچلی ذات کے عجمیوں کو عرب کے قریشیوں اور ہاشمیوں کو بھائی بھائی بنادیا۔ اور ''**خلقکم فمنکم کافر ومنکم مؤمن**'' کے ضابطہ سے قومیت اس بنیاد پر قائم کی کہ ایمان والے ایک قوم اور بے ایمان دوسری قوم ہیں۔ یہی وہ بنیاد ہے، جس نے ابوجہل اور ابولہب کے خونی رشتوں کو توڑ کر بلال حبشیؓ، صہیب رومیؓ اور سلمان فارسیؓ کا رشتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑ دیا۔

حسن ز بصرہ بلال ز حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

اسی اسلامی دوقومی نظریہ کی رو سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ قومیت کی بنیاد صرف ایمان وکفر ہی ہوسکتی ہے۔ رنگ ونسل اور زبان ووطن ایسی چیزیں نہیں ہیں جو انسان کو مختلف گروہوں میں بانٹ سکیں، چنانچہ اسلام نے زمانۂ جاہلیّت کی نسبی ووطنی بنیاد گرا کر

3 ستمبر: صوبہ قندوز............خان آباد............ایک بغیر پائلٹ جاسوس طیارہ راکٹ حملے میں تباہ

لیبیا کے مسلمانوں نے حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا طریقہ امت کے سامنے آج کے دور میں بھی واضح اور غیر مبہم انداز میں پیش کردیا ہے۔ جہاں کے مجاہد مسلمانوں نے امریکہ میں بننے والی فلم، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر ہاتھ ڈالنے کی رذیل کوشش کی گئی، کے خلاف احتجاج کے دوران میں 'میدانِ قتال' سجادیا اور ۱۲ ستمبر کو بن غازی شہر میں امریکی سفارت خانے پر حملہ کر کے اُسے آگ لگادی اور امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیونز اور متعدد امریکی فوجی افسران کو ہلاک کردیا۔ اس حملے میں لیبیائی سیکورٹی فورسز کے دس اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔ لیبیا کے مجاہد مسلمانوں نے جس طرح قذافی کو ذلت ورسوائی کا نشانہ بنا کر مردار کیا تھا بالکل اسی طرح امریکی سفیر کی لاش کو بھی گھسیٹتے رہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ٹھنڈک کا سامان مہیا کرتے رہے۔

ہلمند میں امریکی و اتحادی افواج کے سب سے بڑے مرکز Camp Bastian پر مجاہدین کے حملے کا منظر۔

طالبان کے حملے میں ۶ ہیریر جیٹ طیارے مکمل تباہی سے دوچار ہوئے جب کہ دو بم بار طیاروں کو شدید نقصان پہنچا۔ نیٹو افواج نے یہ بھی تسلیم کیا کہ طالبان کے فدائی حملوں میں اسی کیمپ کے اندر کارگزار تین بڑے ری فیولنگ اسٹیشن بھی تباہ ہوئے ہیں جب کہ ڈرونز، جنگی لڑاکا بم بار طیاروں کو محفوظ رکھنے کے لیے تیار کردہ ۶ ہینگرز بھی طالبان نے تباہ کیے۔ کیمپ میں اسلحہ، لاکھوں لیٹر ایندھن اور دیگر ساز وسامان کے کئی اسٹور بھی تباہ کردیے گئے۔

برطانوی جریدے ''ڈیلی میل'' کے عسکری نامہ نگار نے برطانوی افواج کے کیمپ Bastion پر طالبان کی یلغار کو انتہائی منظّم قرار دیتے ہوئے تسلیم کیا ہے کہ اندر کی پکی خبر رکھنے والے طالبان کا ایک گروپ پرنس ہیری کے قریب پہنچ کر اُس کی حفاظتی اسپیشل آپریشن فورس کے اہل کاروں سے نبرد آزما ہوگیا تھا۔

طالبان نے اس حملے کو آپریشن شور آب کا نام دیا اور اسے امریکی پادری کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا بدلہ قرار دیا۔

۳۱مارچ ۲۰۱۲ کو بغلان میں مجاہدین کے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملے کے بعد افغان فوجی جائزہ لے رہے ہیں

نمروز میں امریکی مرکز پر مجاہدین میزائل فائر کرتے ہوئے

افغانستان میں ہلاک ہونے والے برطانوی فوجی کی یادگار

صوبہ زابل کے ضلع قلات میں مجاہدین نے امریکا کا جدید CV-22 جہاز مار گرایا

بادغیس میں تباہ ہونے والا سپینش ہیلی کاپٹر

قندھار میں مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہونے والی کینیڈین بکتر بند گاڑی

مرجہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں زخمی ہونے والے امریکی فوجی کو اس کے ساتھی لے جا رہے ہیں

۲۳ اپریل ۲۰۱۱ء کو بغلان میں مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہونے والا نیٹو سپلائی ٹینکر

۷ اجولائی ۲۰۱۲ء کو بغلان میں ریموٹ کنٹرول بم حملے میں تباہ ہونے والی پولیس گاڑی

۸ اگست ۲۰۱۲ء کو امریکی افسران پر حملے کے بعد تباہی کے آثار واضح ہیں

۷ اگست کو ہلمند اور پکتیا میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کے تابوت وطن روانہ ہو رہے ہیں

۱۲ااگست ۲۰۱۲ء کو بغلان کے ضلع علی شنگ میں ریموٹ بم حملے میں پولیس چیف اور اس کا گارڈ ہلاک ہوئے

16 اگست 2012ء تا 15 ستمبر 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	6 عملیات میں 23 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	185
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	248	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	474
ٹینک، بکتر بند تباہ:	226	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	112
کمین:	61	جاسوس طیارے تباہ:	2
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	79	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	7
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1788	صلیبی فوجی مردار:	706
		سپلائی لائن پر حملے:	37

ایمانی اور کفری بنیاد قائم کی اور پھر ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے ذریعے یہ وضاحت کردی کہ فضیلت کا معیار صرف مسلمان ہو کر کسی خاص برادری سے جُڑنا نہیں ہے، بلکہ فضیلت کا معیار و کسوٹی تقویٰ ہے۔ مرد کو عورت پر، عرب کو عجم پر، سادات کو غیر سادات پر اگر کچھ فضیلت ہے تو وہ تقویٰ ہی کی بنیاد پر ہے۔

نسبی تقسیم کا مقصد:

خاندانی و نسبی تقسیم، عصبیت و فخر کے لیے نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دو جگہ احسان کے طور پر ذکر فرمایا ہے؛ چنانچہ ایک جگہ یوں ارشاد ہے:

وجعلنا کم شعوباً و قبائل لتعارفوا۔(الحجرات:۱۳)

''اور تمہیں ہم نے بنایا ذاتیں اور قبیلے تا کہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو''۔ دوسری جگہ فرمایا:

فجعلہ نسباً و صہراً۔(الفرقان:۵۴)

''پھر اس انسان کا نسب اور سسرالی رشتہ بنایا''۔

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ دونوں آیتوں میں نسبی و خاندانی تقسیم کی حکمت بیان فرمائی کہ یہ تقسیم اس لیے ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اسی کے ذریعہ ہی صلہ رُحمی کے حقوق ادا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نعمت کا حق تو یہ تھا کہ اس پر شکر ادا کیا جاتا، لیکن اس غافل انسان نے اس میں طرح طرح کی بے اعتدالیاں کیں، اپنے نسب پر بے جا فخر و تکبر اور تعصب سے کام لیا اور دوسروں کی تحقیر شروع کردی اور حقیقی کمالات سے صرفِ نظر کر کے اس پر مطمئن ہو کر بیٹھ گئے کہ ہم فلاں ابن فلاں ہیں۔ ملا جامیؒ نے کیا خوب فرمایا ہے:

بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی

کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

افسوس صد افسوس! کہ اب مسلمان بھی اس لعنت میں گرفتار ہو کر صوبائی اور لسانی بنیادوں پر تقسیم ہو گئے ہیں اور مہاجر، بنگالی، سندھی، بلوچی، پنجابی، سرائیکی اور پٹھان اور دیگر مختلف قوموں میں بٹ گئے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ لسانی اور صوبائی عصبیت ان کی رگ و پے میں اس قدر سرایت کر گئی کہ حکومتی مناصب و عہدے بھی اسی بنیاد پر دیے جانے لگے ہیں۔ آئے دن اسی بنیاد پر قتل و خون کا بازار گرم کیا جاتا ہے اور دوسری قوموں کی عزتوں پر حملہ کیا جاتا ہے، اسی پر تحریکوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور ان تحریکوں کے سرخیل وہی لوگ ہیں جو عدل و انصاف، انسانی حقوق اور اتحاد کے نعرے لگاتے نہیں تھکتے اور مظلوموں کے ہمدرد و وفادار ہونے کے دعوے دار ہیں۔

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف

آج کچھ درد میرے دل میں سوا اُٹھتا ہے

جنہوں نے اختلاف و تعصب کو ہوا دے کر لسانی اور صوبائی بنیادوں پر خون کی ہولیاں کھیلیں، وہی آج ہمدردی کا دعویٰ کر کے قوم کو بے وقوف بنائے لیڈر اور قائد بنے ہوئے ہیں اور آج بھی وہی تعصّبی نعرے لگ رہے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے ان متعصب لیڈروں پر جو ''کڑوا کریلا وہ بھی نیم چڑھا'' کے مصداق، فرقہ واریت اور اختلاف کا ذمہ دار علمائے کرام کو ٹھہراتے ہیں یعنی ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے''۔ یہی وہ لوگ ہیں جو تعصّبی لعنت کی نحوست میں گرفتار ہو کر شریعت اور علمائے کرام کی مخالفت اور استہزا کر رہے ہیں۔ داڑھی، پردہ اور دیگر اسلامی احکامات کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اپنے کالے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اپنے لیے رہبرِ ملت جیسے مقدس نام رکھتے ہیں۔ اور پھر اس بات کے مدعی ہیں کہ پاکستان کی ترقی نہ کرنے کے ذمہ دار علمائے کرام ہیں۔ عوام ان کرم فرماؤں سے پوچھنے میں حق بجانب ہے کہ آخر آپ نے ملک کے لیے کیا کیا؟ آپ کا ملکی ترقی میں کیا کردار ہے؟ آپ نے ملک کو اختلاف و تعصب کے سوا کیا دیا؟ کیا یہی کارنامے ملک کی ترقی کا ذریعہ ہیں؟ خدارا ہوش کے ناخن لیجیے! ہم بھی مسلمان ہیں اور آپ بھی مسلمان ہونے کے دعوے دار ہیں اور ہم اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ہیں، جنہوں نے انما المؤمنون اخوۃ کا علم بلند کر کے خون کے پیاسوں، جانی دشمنوں اور متعصبین کے درمیان بھائی بھائی کا رشتہ جوڑ دیا اور فرمایا کہ:

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ(مشکوٰۃ:۱۲)

سچا مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو ایک جسم کے مانند قرار دیا ہے۔ فرمایا:

المؤمنون کرجل واحد ان اشتکیٰ عینہ اشتکیٰ کلہ و ان اشتکیٰ راسہ اشتکیٰ کلہ۔(مشکوٰۃ شریف ص:۴۲۲)

''تمام مؤمنین فردِ واحد کی طرح ہیں، اگر اس کی ایک آنکھ میں تکلیف ہو تو پورا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے، اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو پورا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے۔''

تعصب کے درخت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوں تیشہ چلاتے ہیں:

لیس منا من دعا الی عصبیۃ ولیس منا من قاتل عصبیۃ ولیس منا من مات علی عصبیۃ۔ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ:۴۱۸)

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی طرف بلائے، تعصب کے طور پر لڑے اور تعصب پر مرے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کی ایسی تربیت و اصلاح کی جن کی اخوت کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ عہد فاروقی میں یرموک کا میدان کارزار گرم ہے، زخمی پانی پانی پکار رہے ہیں، جب ایک زخمی کو پانی دیا

4 ستمبر: صوبہ اورزگان.........ضلع کچی مجاہدین کا نیٹو سپلائی کے قافلے پر حملہ.........13 گاڑیاں تباہ.........6 ڈرائیور اور 11 محافظ ہلاک

جاتا ہے تو دوسرا زخمی مجاہد تکنے لگتا ہے......وہ بھی زخموں سے چور چور ہے اور پیاس سے تڑپ رہا ہے...... یہ پہلا زخمی دوسرے مجاہد کو پانی پلانے کا اشارہ کرتا ہے......جوں ہی پیالہ دوسرے مجاہد کو ملتا ہے تیسرا مجاہد طالبانہ نگاہوں سے دیکھنے لگتا ہے...... یہ بھی اپنے پیش رَو کے طریقہ پرعمل کرتے ہوئے تیسرے مجاہد کو پانی پلانے کا اشارہ کرتا ہے...... پلانے والا تیسرے کے پاس پہنچتا ہے لیکن وہ دم توڑ چکا ہوتا ہے......دوسرے کے پاس لوٹتا ہے......وہ بھی شہید ہو چکے ہوتے ہیں......اور پہلے کے پاس آتا ہے تو اُن کی روح بھی پرواز کر چکی ہوتی ہے۔ دیکھئے! جان کنی کا عالم ہے......موت وحیات کی کش مکش ہے ......مگر پھر بھی اخوتِ اسلامی کا مظاہرہ بلاشبہ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا اثر ہے اور اسلامی اخوت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

تاریخ اسلامی کے اس روشن باب کو ہم بھی دیکھیں اور اپنے گریبانوں میں جھانکیں! اسلاف کی اس اخوت اور بھائی چارے کو ہم نے ورثہ میں پایا؟...... یا نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم پر شاعر کا یہ فقرہ چسپاں ہو رہا ہو:

تھے آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو

محترم قارئین! ہمیں اپنے اندر اتحاد واتفاق پیدا کرنے اور عصبیت کو فنا کر دینے کی ضرورت ہے۔ تب ہمیں کامیابی وکامرانی نصیب ہوگی:

بتان رنگ وبو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا

نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی

مسلمانو! سوچو! کیا ہم نے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ نہیں دیا؟ کیا ہم نے غیروں کی وضع قطع نہیں اپنالی؟ کیا غیروں کا تمدّن' ان کے طور وطریقے نہیں اپنا لیے؟ کیا ہم ان ہی کی طرح تعصب اور گروہوں میں نہیں بٹ گئے۔ کیا اتفاق واتحاد کی دولت کے بغیر کوئی قوم کامیاب ہو سکی ہے؟

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبین

ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

صحابہ کرامؓ کا تو یہ حال تھا کہ اسلام لانے کے بعد انہوں نے نسلوں سے چلے آنے والے جھگڑوں کو فوراً ختم کر دیا اور ہم ہیں کہ مسلم گھرانوں میں پیدا ہوئے، انہیں میں پلے بڑھے، پھر بھی ہماری عداوتیں ختم نہیں ہوتیں' اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے اختلافات بھلا کر شیر وشکر ہو جائیں۔

ع ورنہ ہماری داستان نہ ہو گی داستانوں میں

بقیہ: جمہوریت اس دور کا صنمِ اکبر

لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود یہ شخص نہ روپے پیسے کا نمائندہ کہلاتا ہے، نہ دھونس اور دھاندلی کا منتخب شدہ اور نہ جھوٹ، فریب اور دھوکا دہی کا نمائندہ شمار کیا جاتا ہے، چشمِ بد دُور! یہ قوم کا نمائندہ کہلاتا ہے۔ انصاف کیجیے! کہ قوم کا نمائندہ اسی قماش کے آدمی کو کہا جاتا ہے؟ اور کیا ایسے شخص کو ملک وقوم سے کوئی ہمدردی ہو سکتی ہے؟

عوامی نمائندگی کا مفہوم تو یہ ہونا چاہیے کہ عوام کسی شخص کو ملک وقوم کے لیے مفید ترین سمجھ کر اسے بالکل آزادانہ طور پر منتخب کریں، نہ اس اُمیدوار کی طرف سے کسی قسم کی تحریص وترغیب ہو، نہ کوئی دباؤ ہو، نہ برادری اور قوم کا واسطہ ہو، نہ روپے پیسے کا کھیل ہو، الغرض اس شخصیت کی طرف سے اپنی نمائش کا کوئی سامان نہ ہو اور عوام کو بے وقوف بنانے کا اس کے پاس کوئی حربہ نہ ہو۔ قوم نے اس کو صرف اور صرف اس بنا پر منتخب کیا ہو کہ یہ اپنے علاقے کا لائق ترین آدمی ہے، اگر ایسا انتخاب ہوا کرتا تو بلاشبہ یہ عوامی انتخاب ہوتا اور اس شخص کو قوم کا منتخب نمائندہ کہنا صحیح ہوتا، لیکن عملاً جو جمہوریت ہمارے یہاں رائج ہے، یہ عوام کے نام پر عوام کو دھوکا دینے کا ایک کھیل ہے اور بس!

کہا جاتا ہے کہ ''جمہوریت میں عوام کی اکثریت کو اپنے نمائندوں کے ذریعہ حکومت کرنے کا حق دیا جاتا ہے''۔ یہ بھی محض ایک پُر فریب نعرہ ہے، ورنہ عملی طور پر یہ ہو رہا ہے کہ جمہوریت کے غلط فارمولے کے ذریعہ ایک محدود سی اقلیت، اکثریت کی گردنوں پر مسلط ہو جاتی ہے! مثلاً: فرض کر لیجیے کہ ایک حلقۂ انتخاب میں ووٹوں کی کل تعداد پونے دو لاکھ ہے، پندرہ اُمیدوار ہیں، ان میں سے ایک شخص تیس ہزار ووٹ حاصل کر لیتا ہے، جن کا تناسب دُوسرے اُمیدواروں کو حاصل ہونے والے ووٹوں سے زیادہ ہے، حالانکہ اس نے صرف سولہ فی صد حاصل کیے ہیں، اس طرح سولہ فی صد کے نمائندے کو چوراسی فی صد پر حکومت کا حق حاصل ہوا۔ فرمائیے! یہ جمہوریت کے نام پر ایک محدود اقلیت کو غالب اکثریت کی گردنوں پر مسلط کرنے کی سازش نہیں تو اور کیا ہے؟ چنانچہ اس وقت مرکز میں جو حکومت کوس 'لمن الملک' بجا رہی ہے، اس کو ملک کی مجموعی آبادی کے تناسب سے بیس فی صد کی حمایت بھی حاصل نہیں، لیکن جمہوریت کے تماشے سے نہ صرف وہ جمہوریت کی پاسبان کہلاتی ہے بلکہ اس نے ایک عورت کو ملک کے سیاہ وسفید کا مالک بنا رکھا ہے۔

الغرض! جمہوریت کے عنوان سے عوام کی حکومت، عوام کے لیے کا دعویٰ محض ایک فریب ہے، اور اسلام کے ساتھ اس کی پیوند کاری فریب در فریب ہے، اسلام کا اس جمہوریت سے کوئی تعلّق نہیں، نہ جمہوریت کو اسلام سے کوئی واسطہ ہے، **ضدان لا یجتمعان** (یہ دو متضاد جنسیں ہیں جو اکٹھی نہیں ہو سکتیں)۔

☆☆☆☆☆

4 ستمبر: صوبہ کنڑ......ضلع منگوئی......مجاہدین کی صلیبی اور افغان فوج سے جھڑپ......6 اتحادی اور اُن کے کٹھ پتلی افغان فوجی ہلاک

رمشا کیس......مغرب زدہ این جی اوز اور میڈیا کی اسلام دشمن مہم

عبیدالرحمٰن زبیر

۱۷؍اگست کو اسلام آباد کے نواحی گاؤں میرا جعفر میں ایک عیسائی عورت نے قرآن مجید کے اوراق کو نذرِ آتش کیا......اس واقعے کی تفصیلات ذرائع ابلاغ میں اس قدر آچکی ہیں کہ ان کی تکرار وقت کے ضیاع کا باعث ہی ہوگی......ظاہر ہے ایسے واقعات تو ذرائع ابلاغ کے لیے 'سونے کے انڈے دینے والی مرغی' کی سی حیثیت رکھتے ہیں، پھر بھلا کیسے ممکن ہے کہ 'آزاد' میڈیا......جس میں پرنٹ اور الیکٹرانک دونوں شامل ہیں......پیچھے رہتا......یہ بھلا کسی کافر ملک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت پر مبنی فلم کا معاملہ تو نہیں تھا جس سے پاکستانی ذرائع ابلاغ آنکھیں موند لیتے......نہ ہی یہ برما، شام اور دنیا بھر میں بے دردی سے قتل ہونے والے ہزاروں مسلمانوں کا معاملہ تھا کہ جس کا میڈیا میں مکمل بلیک آؤٹ کیا جائے اور نہ ہی یہ مجاہدین کی افغانستان اور دیگر محاذوں پر کامیاب ترین کارروائیوں میں سے کوئی کارروائی تھی جس نے کفار کی نیندیں اڑا کر رکھ دی ہوں اور پاکستانی میڈیا تک اُس کی خبر تک نہ پہنچے......بلکہ یہ تو خود کو کیش کروانے، اپنی ریٹنگ بڑھانے، ''انسانی حقوق'' کے اداروں کے آگے نمبر ٹانکنے اور مغرب زدہ این جی اوز کے ننگ وعار پر مبنی ایجنڈے کو آگے بڑھانے کا سنہری موقع تھا......پھر بھلا کوئی فیلڈ رپورٹر ہو یا تجزیہ نگار، مبصر ہو یا اینکر پرسن، اداریہ نویس ہو یا کالم نگار......ہر ایک نے اپنی اپنی بساط کے مطابق جست پر جست لگائی اور جھوٹ در جھوٹ گھڑنے والی ''آزاد ذرائع ابلاغ'' کی مشینوں نے وہ اودھم مچایا کہ الامان والحفیظ......

رہی سہی کسر اُس وقت نکل گئی جب امام مسجد کو محض ملزم نہیں بلکہ 'حقیقی مجرم' کے روپ میں پیش کیا گیا، پولیس امام مسجد کو گھسیٹ رہی ہے، ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں لگائے، منہ پر کپڑا ڈالے، کھینچتے ہوئے امام مسجد کو عدالتوں میں اور تھانوں میں رگیدا جارہا ہے......بریکنگ نیوز کا طوفان ہے، علمائے دین کے استہزا کے موقع کو ہاتھ سے کیوں جانے دیا جائے......لہٰذا اول فول بکتے سیکولر ذہنیت کے مارے ہوئے اینکر'ز' علما کے خلاف زہر اُگل رہے ہیں۔ چند ایک درباری مولویوں کو عیسائی مشنریوں کا کُھل کر ساتھ دینے کے بدلے میں ہاتھوں ہاتھ لیا جارہا ہے اور اُن کے ''بھاری بھرکم'' کندھوں اور توندوں پر بندوق رکھ کر دین اور علمائے دین پر تاک تاک کر نشانے لیے جارہے ہیں......غیر ملکی میڈیا (بی بی سی، سی این این، فاکس نیوز اور دیگر مغربی ذرائع ابلاغ) کی تو بات ہی کیا کہ اُنہوں نے تو 'اقلیتوں کی مظلومیت' کا رونا ہی رونا ہے......اُن کے ''غم'' میں برابر کے شریک تو پاکستانی ذرائع ابلاغ بنے اور اُنہیں نوحہ کرتے اور بین ڈالتے دیکھ کر اپنے دامن کو چاک کر کے، سینہ کوبی کرتے اُن کے ہم رکاب ہوگئے......

'غیر مسلم' کی اصطلاح استعمال کرنا ہی بے وقوفی کی علامت ہے اس لیے ہم غیر مسلم نہیں بلکہ 'کافر' کی اصطلاح استعمال کریں گے۔ یہ کافر اس ملک پاکستان کی آبادی کا کتنے فی صد ہوں گے؟ یہ بھی عجیب تماشا ہے کہ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے ملک میں ان کافروں کو دوسرے درجے کا نہیں بلکہ پہلے سے بھی اُوپری درجے کا شہری بنا کر رکھا گیا ہے......جس کی دین میں سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں کیونکہ اُن کے لیے شریعت نے واضح اور دوٹوک انداز میں طے کردیا ہے کہ حَتّٰی يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ معاشرے میں چھوٹے اور ذلیل بن کر رہیں گے وہ بھی اس صورت میں کہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں......بہرحال اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں ہے......ان اول درجے کے ''معزز شہریوں'' کی دیدہ دلیری اور دریدہ دہنی ملاحظہ ہو کہ ہر کچھ مہینے یا زیادہ سے زیادہ سال بعد یہ اہلِ ایمان کے عین بیچ میں رہتے ہوئے اسلام اور شعائرِ اسلام کے خلاف کوئی نہ کوئی گری ہوئی حرکت کرتے ہیں......کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے حوالے سے، کبھی قرآن مجید کے اوراق نذرِ آتش کرنے کے حوالے سے، کبھی اپنی ناپاک زبان کو اسلام اور قوانینِ اسلام کے خلاف استعمال کرکے......یہ ایک تماشا کھڑا کردیتے ہیں اور پھر یورپ، امریکہ سے لے کر ویٹی کن اور مشرق ومغرب کے کفار ان کی مدد کو آموجود ہوتے ہیں......

حالیہ واقعہ میں بھی اٹھارہ امریکی سینیٹروں نے زرداری کو خط لکھ کر رمشا کو رہا کرنے کے احکامات جاری کیے۔ ویٹی کن میں بیٹھا بوڑھا شیطان جس کے اپنے چیلے دنیا بھر کے چرچوں میں بچوں سے بدفعلی کی مکروہ روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں......وہ بھی حکم صادر کرتا ہے کہ رمشا کو فوری طور پر رہا کرو......کفار کی ایسی پشت پناہی پا کر چوڑ چمار بھی سینہ تان کر ''چوہدری صاب'' بن جاتے ہیں......مسلمانوں کے بیت الخلا صاف کر کے اپنے پیٹ کا جہنّم بھرنے والے رزیل بھی مونچھوں کو تاؤ دے کر بھرم دکھاتے نظر آتے ہیں......لیکن اصل چاندی تو ہوتی ہے اُن این جی اوز کی جن کا وجود ہی ایسے فساد کا مرہونِ منت ہے۔ کبھی شیخوپورہ کی آسیہ، کبھی مظفر گڑھ کی مختاراں مائی، کبھی سوات میں ''کوڑے کھانے والی مظلومہ'' اور کبھی میرا جعفر کی ''گیارہ سالہ، ذہنی معذور' رمشا!!!! ان کے فنڈز کے کھاتے بھرنے لگتے ہیں، ڈالروں کی بہار آتی ہے اور ''پاکستان علما کونسل'' کا نام اختیار کیے، اپنے تئیں خود کو 'علما کا نمائندہ' سمجھنے والے کچھ 'فربہ سانڈ' بھی اِنہی ڈالروں پر ریجھتے

ہوئے شعائرِ اسلام کے خلاف چلائی جانے والی مہم میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔

جیسا کہ شروع میں عرض کیا گیا کہ ان سطور میں متذکرہ بالا واقعے کا احاطہ کرنا مقصود نہیں ...... کیونکہ یہ واقعہ تواتر سے اور پوری جزیات سمیت ہر ذی فہم کے سامنے ہے...... ہمارا مقصد تو صرف یہ ہے کہ مکمل جھوٹ اور افترا کی بنیاد پر طوفانِ بے ہودگی اٹھانے والوں کا تذکرہ کیا جائے۔ذرا دیکھیے تو سہی اور غور تو کیجیے کہ ہمہ وقت صدق و صداقت کے راگ الاپنے والے ذرائع ابلاغ کس دیدہ دلیری سے محض اپنے آقاؤں کی رضا جوئی کے لیے سفید جھوٹ کو بھی ملمع کاری اور دھوکہ دہی سے ''سُچے سچ'' میں بدل کر رکھ دیتے ہیں۔اگر اس سارے معاملے میں صرف رمشا کی عمر اور میڈیا میں گردش کرتی اُس کی تصویر کو ہی موضوع بنالیا جائے تو مکر،فریب اور جعل سازی کی بنیاد پر گھڑی گئی ساری کہانی چند لمحوں میں 'سکرپٹ رائٹر' کا منہ چڑاتی نظر آئے گی۔

آخر اسلام سے بغض وعناد کے علاوہ کس قانون اور قرینے کے مطابق دو اڑھائی ہفتوں تک ایک ایسی تصویر کو میڈیا میں 'گیارہ سالہ رمشا' بنا کر پیش کیا گیا جو کہ ۲۰۰۵ء کے زلزلہ متاثرین میں سے بالاکوٹ سے تعلّق رکھنے والی بچی کی تصویر ہے۔پھر رمشا کی ضمانت کے بعد اُس کی اصل تصاویر سامنے آئیں تو حیرت واستعجاب نے گھیر لیا کہ اے خدا! یہ گیارہ سال کی نابالغ بچی ایک ہی رات میں پچیس سالہ عورت کا سراپا کیسے اختیار کر گئی......ہمیں ہمارے دین اور شریعت نے ہر معاملے میں اخلاق،شائستگی اور پاکیزگی پر کاربند رہنے کا پابند بنایا ہے لہٰذا ہمارے لیے تو ممکن نہیں کہ ''روشن خیالوں'' کی مانند ہر طرح کی شرم وحیا کے لبادے کو اتار کر اخلاق باختگی کی حدود تک کو روند ڈالا جائے، اس لیے رمشا کی تصاویر جو اصلیت اور حقیقت بیان کر رہی ہیں وہ کسی ذی عقل سے پوشیدہ نہیں......لیکن ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ آخر کس ضابطے اور کس قاعدے کے مطابق ایسی عورت کی عمر معلوم کرنے کے لیے اُسے دوبار میڈیکل ٹیسٹ سے گزارا گیا؟ مسئلہ صرف یہ ہے کہ کفار اور اُن کے ہم نشینوں نے اخلاق سے عاری ہر وہ حرکت کرنے میں کسی قسم کا کوئی عیب اور عار محسوس نہیں کیا جس کے ذریعے وہ اپنے 'کوئے' کو 'چِٹا' بنا کر پیش کر سکیں۔

اس سارے معاملے کا ایک نہایت سنگین پہلو (جس کی جانب سطورِ بالا میں بھی اشارہ کیا گیا) وہ ہے جس میں امام مسجد کو ذلت ورسوائی کی تصویر بنا دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی۔اس سے زیادہ قابلِ افسوس پہلو یہ ہے کہ اس موقع پر کسی عالم دین نے رسمی احتجاج تک کا بھی ایک جملہ بھی منہ سے نہیں نکالا۔اہلِ دین کو یوں سرعام رسوا کرنے کی رِیت چل نکلی تو ہر قضیے میں اوباشوں کا کوئی بھی گروہ اٹھ کر کسی بھی عالم، قاری اور مفتی کے خلاف گھڑی گھڑائی کہانیاں نشر کر کے اور اپنے بیانات کے حق میں ''عینی شاہدین'' مہیا کر کے اہلِ دین کو تماشا بنا کر رکھ دے گا......

پاکستان میں رائج طاغوتی نظام ''عدل'' میں کسی کی پگڑی اچھالنا اور کسی بے گناہ کو 'قرار واقعی' سزا دلوانا کچھ مشکل نہیں اور اگر وہ بے گناہ کسی بھی حوالے سے دین سے مناسبت رکھتا ہو تو پھر یہ عمل مزید سہل اور آسان ہو جاتا ہے......یہی معاملہ امام مسجد خالد جدون کے ساتھ پیش آیا۔جب کہ اس کے برعکس اصل مجرمہ ''گیارہ سالہ نابالغ'' رمشا کو صاف طور پر بچالیا گیا اور پانچ پانچ لاکھ روپے کے دو مچلکوں کے عوض اُس کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا...... ۲۳ ستمبر کو عدالت کے روبرو پولیس نے رمشا کو بے گناہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''پولیس کو موقع سے کسی قسم کی کوئی راکھ نہیں ملی اس لیے رمشا بالکل بے گناہ ہے البتہ امام مسجد خالد جدون کا جرم پایہ ثبوت تک پہنچ چکا ہے''۔ ۲۴ ستمبر کو عدالت کے دیے گئے حکم کے مطابق رمشا کیس 'بچوں کی عدالت' میں لانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔کیا مضحکہ خیز منظر ہوگا جب ایک پچیس سالہ عورت بطورِ 'طفل' بچوں کے لیے قائم عدالت میں پیش ہوگی!!!

میراجعفر کے مسلمان کہتے ہیں کہ ''جو بھی اس کیس میں گواہی دینے کی کوشش کرتا ہے امام مسجد کی طرح اسے ہی گرفتار کر لیا جاتا ہے''۔گاؤں کے لوگوں کی اکثریت اس سارے واقعے کی چشم دید گواہ بھی ہے اور رمشا کی ماں کی جانب سے وقوعہ کے فوری بعد گاؤں والوں سے مانگی گئی معافی اور معذرت کو بھی جانتی ہے......لیکن شریعت سے متصادم مجموعہ قوانین کو اپنے 'انصاف' کی بنیاد بنایا جائے گا تو اٹھارہ امریکی سینیٹروں، وائٹ ہاؤس کے ترجمانوں اور ویٹی کن کے بوڑھے شیطان کے احکامات سے سرتابی کی مجال کسے ہوگی؟ لہٰذا ''ہونی'' ہو کر رہی اور رمشا آزاد ہے، این جی اوز کی بے شرم اور پراگندہ کردار 'ڈالرڈ کار' فاحشائیں چہک رہی ہیں، ''فربہ سانڈ'' بھی فتح کے شادیانے بجا رہا ہے......شعائرِ اسلام اور قرآن مجید کو مسلمانوں کے ملک میں بے حرمت کرنے اور استہزا وتضحیک کا نشانہ بنا کر صاف بچ نکلنے والے اگلے موقع کی تلاش میں ہیں تاکہ اپنے آقاؤں کو باور کروا سکیں کہ اگر تم قرآن مجید کے اوراق نذر آتش کرتے ہو تو ہم مسلمانوں کے درمیان رہ کر یہ ''کارنامہ'' سرانجام دے سکتے ہیں......اگر تم اپنے ممالک میں بیٹھ کر مسلمانوں کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اہانت کرتے ہو تو کوئی بڑی بات نہیں......ہم یہاں مسلمان ملک میں موجود ہیں اور تمہاری حرکتوں کی نقالی کرنے میں خود کو آزاد پاتے ہیں۔کون ہے جو ہماری لگامیں کھینچ سکے؟ ہم اُسے خالد جدون بنا دیں گے اور خود کو معصوم ثابت کرنے کے لیے ہمارے پاس 'سیفما کے یاروں' کی صورت میں 'پلے پلائے سانڈوں' کی کوئی کمی نہیں۔

اے معزز علمائے کرام! یہ مذاق اور ٹھٹھا کا سامان نہیں بلکہ '' آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر'' ہے ...... اس تصویر میں رنگ بھرنے والوں کا قلع قمع کرنا، سیکولر اور لادین عناصر کو اُن کی اوقات میں رکھنا اور 'تعاونِ باہمی' جیسی خوش نما اصطلاحات کے پیچھے چھپے مکروہ صلیبی چہرے کو پہچاننا اور عامۃ المسلمین کے سامنے اس کریہہ صورت نظام کے خدوخال پوری جرأت سے واضح کرنا آپ کی ذمہ داری ہے......وگرنہ لکھ رکھیے! اس 'نظامِ عدل' کی نظر میں آپ میں سے ہر کوئی خالد جدون ہے!!!

5 ستمبر: صوبہ لوگر......ضلع برکی برک اور محمد آغہ..........امریکی فوجی آپریشن کے جواب میں مجاہدین کی کارروائیاں......دو امریکی ہیلی کاپٹر راکٹ حملوں سے تباہ......درجنوں فوجی ہلاک

خفیہ ایجنسیوں کا ظلم اور فریب آشکارا کرتیں لاپتہ افراد کی لاشیں

کاشف علی الخیری

پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ اداروں کے ہاتھوں لاپتہ ہونے والے مظلومین پر ڈھائے جانے والے مظالم کی داستان ایسی ہے کہ اُس کے آگے صلیبیوں کی وحشت و درندگی ماند پڑتے دکھائی دیتی ہے۔ یہ خفیہ ادارے 'انسانیت' نام کی کسی چیز سے واقف ہیں نہ ہی ان کے پتھر دلوں میں جذبۂ ترحم کا شائبہ تک موجود ہے۔ اب جب کہ لاپتہ افراد کے لواحقین کی دہائیاں دینے کے باعث ان ایجنسیوں کا تھوڑا بہت کچا چٹھا دنیا کے سامنے آنے لگا تو انہوں نے لاپتہ ہو جانے والوں کا 'علاج' بھی دریافت کر لیا ہے۔ یہ علاج بہت سستا بھی ہے اور 'زود اثر' بھی۔ علاج یہ ہے کہ ان خرماں نصیبوں کو جنہیں ہم 'لاپتہ' کا عنوان دیتے ہیں.....قیدِ زندگی سے ہی رہائی دلا دی جائے۔ جب سے یہ 'نسخۂ کیمیا' خفیہ اداروں کو سوجھا ہے تب سے کوئی 'ہارٹ اٹیک' کا شکار بتایا جاتا ہے.....کسی کو 'لاعلاج بیماریاں' گھیر گھار کر ابدی نیند سُلا دیتی ہیں اور جو زیادہ ہی سخت جان ہو وہ 'خودکش جیکٹس کے پھٹنے سے' دنیا کے غموں اور تکلیفوں سے خود کو آزاد محسوس کرتا ہے......

اڈیالہ جیل سے رہائی پا کر دوبارہ خفیہ اداروں کی قید میں آنے والے 'گیارہ لاپتہ' سے تو دنیا خوب واقف ہو چکی ہے۔ اُن میں سے اب تک چار لاپتہ تو 'بازیاب' بھی ہو چکے ہیں۔ اور اس 'بازیابی' کے بعد اُن کی سب سے پہلی ملاقات اپنے مالک و خالق سے ہوئی کہ جس کی راہ میں اُنہیں تڑپا تڑپا کر شہید کیا گیا......وہاں اُنہوں نے اپنے زخم زخم جسم بھی دکھائے ہوں گے اور گھائل ارواح تو اجسام سے بھی پہلے اپنے مولا کے پاس پہنچ چکی تھیں......کون جانتا ہے کہ ان زخموں اور کٹے پھٹے جسموں کے بدلے کائنات کے پالنہار نے اُنہیں کس کس انعام سے نوازا ہوگا......

ان میں سے محمد عامر شہید ۱۵/ اگست ۲۰۱۱ء، تحسین اللہ شہید ۱۷ دسمبر ۲۰۱۱ء، سید عرب شہید ۱۸/ دسمبر ۲۰۱۱ء جب کہ عبد الصبور شہید کے زخم زخم جسم اور لاغر بدن ۲۰ جنوری ۲۰۱۲ء کو ورثا کو ملے۔ یہ سلسلہ یہیں نہیں رکا بلکہ پھر صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع سے ایسی ہی تشدد زدہ لاشیں ملنے لگیں اور اب پنجاب میں بھی یہ ''گُر'' آزمایا جا رہا ہے۔

۶ ستمبر کو ''مصدقہ ذرائع'' سے خبر آئی کہ بھکر کی تحصیل کلور کوٹ کے علاقہ علی خیل میں واقع محلّہ چک ۷ م میں رات دو بجے زوردار دھماکے کی آواز سنی گئی۔ اس ''دھماکہ'' کے بعد انٹیلی جنس اداروں نے دعویٰ کیا کہ ''۳ دہشت گرد'' ایک خالی مکان میں یوم پاکستان پر تخریب کاری کی منصوبہ بندی کر رہے تھے کہ خودکش جیکٹ کی تیاری کے دوران بارودی مواد پھٹ گیا اور تینوں موقع پر ہی مارے گئے''۔

چند گھنٹے بھی نہ گزرے تھے کہ جھوٹ اور فریب پر مبنی گھڑی گئی کہانیوں کی گرد صاف ہونے لگی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں حقیقت یہ سامنے آئی ان افراد کو قریب سے گولیاں مار کر شہید کیا گیا اور بارودی مواد پھٹنے کا وہاں کوئی ثبوت موجود نہیں تھا۔ عمارت میں ایسے کوئی شواہد نہیں ملے جن سے اس دعویٰ میں سچّائی معلوم ہو کہ یہاں بارودی دھماکہ ہوا ہے، نہ اُن کے اجسام اس کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ ''خودکش جیکٹس'' کے پھٹنے کے نتیجہ میں مارے گئے۔ البتہ قریب واقع سڑک سے مذکورہ عمارت تک گاڑی کے ٹائروں کے نشانات پائے گئے جیسے ان افراد کو قتل کر کے یہاں پھینک دیا گیا ہو، موقع پر لاشوں کی کیفیت ایسی تھی جیسے انہیں ٹانگوں اور ہاتھوں سے پکڑ کر ٹیڑھا میڑھا پھینک دیا گیا ہو۔ بعد ازاں ان افراد کو ملک جاوید، عرفان احمد اور معاویہ طارق کے نام سے شناخت بھی کر لیا گیا۔ یہ تینوں افراد تحصیل ملک وال کے علاقے میانہ گوندل کے رہائشی تھے اور ان تینوں کے لواحقین کا کہنا تھا کہ وہ ۹ ماہ سے لاپتہ تھے اور اُنہیں خفیہ ایجنسیوں نے پچھلے سال چکوال کے علاقہ میں پیش آنے والے واقعہ کے بعد ڈاکٹر ارشد گروپ سے تعلّق کے شبہ میں اغوا کیا تھا۔

اسی طرح ۹ ستمبر کو سوات میں فوج کے زیر حراست ایک مجاہد محمد روم کا انتقال ہو گیا۔ وہ منگلور کے رہائشی تھے اور عرصہ تین سال سے سیکورٹی فورسز کی قید میں تھے۔ اُن کے لواحقین کو یہی بتایا گیا کہ بیماری کے باعث وہ فوت ہو گئے......البتہ اُن کے گھر والوں کو ''بیماری'' کی تفصیلات سے آگاہ کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا!!!

اس سے قبل ۳۰ اگست کو سوات ہی میں سیکورٹی فورسز کے زیرحراست تین مجاہدین کا انتقال ہو گیا۔ یہ تین افراد سید علی ولد قندھار میاں سکنہ تختہ تنگے بش بنڑ، حضرت سید ولد سید عمر سکنہ منگولتاں چار باغ اور ابراہیم ولد شیر رحمٰن سکنہ اشار بنڑ' کئی ماہ سے فوج کی قید میں تھے۔ ان کے ورثا کو محض اتنا بتایا گیا کہ تینوں دل کا دورہ پڑنے سے فوت ہو گئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ ایک ہی دن میں تینوں افراد کو ''دل کا دورہ پڑا'' اور کوئی بھی جانبر نہ ہو سکا۔

لکھنے والے لکھ رہے ہیں اور اعمال نامہ مرتب کرنے والوں سے کوتاہی کا ارتکاب ہونا ممکن ہی نہیں۔ لہٰذا ان مظلومین کی شہادتوں کو ''طبعی اموات'' سے تعبیر کرنے والے خفیہ ادارے اور ان کے اہل کار اپنے دفترِ عمل میں جتنا ظلم لکھوا سکتے ہیں لکھوا لیں.....لیکن ایک بات مت بھولیں کہ ظلم اُتنا ہی ڈھائیں جس کا آخرت میں بھی حساب دے سکیں اور یہاں بھی مجاہدین کے ہاتھ لگنے کے بعد اُس کو برداشت کر سکیں!!!

☆☆☆☆☆

5 ستمبر: صوبہ میدان وردک......اضلاع سید آباد اور ملی خیل......نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین کے حملے......17 آئل ٹینکر اور سامان لے جانے ٹرک تباہ...........23 محافظ اور ڈرائیور قتل

چین میں اسلام اور مسلمانوں کی سرگزشت

استاذ خلیل احمد حامدیؒ

گزشتہ کئی برسوں سے پاکستانی عامۃ المسلمین کے ذہنوں میں 'پاک چین دوستی' کا نعرہ بڑی محنت کر کے بٹھایا جا رہا ہے۔ چین کو امریکہ اور نیٹو کے صلیبی اتحاد کی بہ نسبت بے ضرر ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مختلف جمہوری مذہبی جماعتوں کے قائدین بھی پے در پے چین کے سرکاری دورے کرنے کے بعد ان خسیس کافروں اور ملحدین کے لیے رائے عامہ ہموار کرنے میں مصروف ہیں۔ استاذ خلیل احمد حامدی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تحریر چین سے مسلمانوں کی حکمرانی کو ختم کرنے سے لے کر وہاں بسنے والے مسلمانوں پر چینیوں کے ظلم، ستم، سربریت اور اُن کی نسل کُشی اور مسلم دشمنی کو عیاں کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں چین کے ان ظالم کفار کے اصل چہروں کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

مسلمانوں کی شورشیں اور ان کی سرکوبی:

۱۹۵۸ء میں سنکیانگ میں بار بار شورشیں برپا ہوئیں۔ ان کی فوری وجہ یہ تھی کہ چین کی حکومت نے عربی رسم الخط کے بجائے چینی رسم الخط نافذ کر دیا اور سنکیانگ کے تمام تعلیمی اداروں میں چینی زبان کو رائج کر دیا۔ صوبے کی قدیم ایغوری زبان کو ختم کر دیا، ایغور زبان کے اساتذہ کی بجائے چینی زبان کے اساتذہ مقرر کر دیے گئے۔ عربی کی تعلیم بھی منسوخ کر دی گئی اور کوا پریٹو سسٹم نافذ کیا گیا اور ایسی غذائیں فراہم کی جانے لگیں جن میں مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حلال و حرام کی تمیز نہ تھی۔ نیز مسلمانوں اور چینیوں کے اندر مخلوط شادیوں کو بالجبر نافذ کیا گیا۔ ان اقدامات نے طلبہ کے اندر اضطراب پیدا کر دیا، چنانچہ چین کے حکام نے نہایت سختی کے ساتھ ان اضطرابی جذبات کو دبایا۔

طلبہ کے راشن کارڈ ضبط کر لیے گئے، ایغور نسل کے پروفیسروں اور کالجوں کے پرنسپلوں کو برطرف کر دیا گیا، طلبہ کی کثیر تعداد کو بھی تعلیم گاہوں سے نکال دیا گیا، عربی زبان کی تعلیم نا صرف مدارس میں ممنوع قرار دے دی گئی بلکہ گھروں میں بھی اس کی تعلیم کو جرم قرار دے دیا گیا۔

اخبار ''انر منگولیا'' حکومت کے ان اقدامات کی تحسین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> ''بعض پراگندہ خیال لوگ ہوئی قوم کے ابتدائی مدارس میں عربی کی تعلیم کو ضروری سمجھتے ہیں۔ ان مدارس میں ہوئی قوم کی تاریخ کے بارے میں بعض معلومات تو فراہم کرنے کی اجازت ہے مگر جہاں تک عربی کی تعلیم کا تعلق ہے تو ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس کی تعلیم بچوں کی ثقافتی نشو ونما، ذہنی اور جسمانی صحت، ادبی اور ثقافتی منصوبوں کی ترقی کو سخت نقصان پہنچائے گی''۔ (انر منگولیا شمارہ ۲۴ فروری ۱۹۵۸ء)

ہوئی قوم دراصل اُن عرب تاجروں کی نسل ہے جو اسلام کی اشاعت کے لیے چین میں آباد ہو گئے تھے۔ ہوئی قوم عربی زبان کو اپنی قومی زبان سمجھتی ہے۔

مسلمان چینیوں سے نفرت کرتے ہیں:

مسلمانوں کی روحانی اور ثقافتی روایات کے اندر چینیوں کی دخل اندازی کی وجہ سے وہاں کے مسلمان نا صرف کمیونزم سے بے زار ہیں بلکہ ہر اُس چیز سے بھی متنفر ہیں جس کا تعلق چین سے ہو۔ اِن احساسات کا اندازہ اُن خطوط سے ہو سکتا ہے جو چین کے ماہنامہ ''چائینیز یوتھ'' نے شمارہ نمبر ۲۰ بابت ۱۹۵۸ء میں شائع کیے ہیں۔ چائینیز یوتھ کا ایک رکن اپنے خط میں لکھتا ہے کہ ''مسلمان گھرانے مخلوط شادیوں سے انکار کر رہے ہیں۔ مسلمان والدین غیر مسلم چینیوں سے اپنی لڑکیوں کی شادی کو توہین سمجھتے ہیں۔ انہیں خدشہ ہوتا ہے کہ مخلوط شادی سے اُن کی لڑکیاں اپنی ملت اور اپنے دین سے منقطع ہو جائیں گی۔ اور وہ اپنی لڑکیوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر انہوں نے والدین کی رضا مندی کے بغیر چینیوں سے شادی کر لی تو والدین کی طرف سے اُن پر پھٹکار برسے گی''۔ رسالے کا ایڈیٹر اس خط کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''اس طرح کی تمام روایات اور عادات کا فی الفور قلع قمع کرنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ روایات ترقی اور سوشلزم کے راستے کی رکاوٹ ہیں''۔

مذہبی املاک کی ضبطی:

چینی حکومت نے تمام مذہبی اداروں کی املاک اور اوقاف کی زمینیں ضبط کر لی ہیں اور انہیں تعاون باہمی کی تنظیموں کے حوالے کر دیا ہے۔ جن مسلمانوں نے اس لوٹ کھسوٹ پر احتجاج کیا ہے انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اخبار ہوبی چہ باؤ نے ۲۰ جنوری ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں یہ خبر اس امر کی غمازی کرتی ہے: ''ان تمام افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے جو یہ افواہیں پھیلا رہے تھے کہ وقف اراضی کی ضبطی درحقیقت اسلام کو ختم کرنے کا پہلا قدم ہے''۔

ہوئی قوم کی اسلامی عصبیت:

اخبار انر منگولیا ۱۲ فروری ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ ہوئی (نہایت پختہ کار مسلمان قوم) کے لوگ ہان (لادین قوم) کے افراد سے حکومت کے مشترک

منصوبوں میں کام کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر تعاون باہمی کی ایک ہی برانچ میں ہوئی قوم کے افراد ہان قوم کے افراد کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں تو انہیں ایسا راشن لینا پڑتا ہے جسے وہ نہیں کھا سکتے۔ ان کا اشارہ خنزیر کے گوشت کی طرف ہے جو تعاون باہمی کے لنگر خانوں سے سب کو تقسیم کیا جاتا ہے۔

روزنامہ کواجمن چہ پاؤ ۲۹ مئی ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''تعاون باہمی کی بعض ان برانچوں میں جو مختلف قوموں کے افراد پر مشتمل ہیں ایسا بھی ہوا کہ بعض افراد نے اپنی الگ برانچ بنانے کا مطالبہ کیا۔ کیونگ کی نصف سے زائد برانچوں میں یہ صورت حال پیش آ چکی ہے۔ یہ برانچیں ہوئی اور ہان قوم کے افراد کی مخلوط برانچیں ہیں۔ باشندوں کی بہت بڑی تعداد نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ مخلوط برانچوں اور آزاد زراعت کے پیداواری گروپوں کے اندر کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ بکثرت علاقوں میں ہوئی قوم کے لوگ ہان قوم کے لوگوں کے دوش بدوش کام کرنے کو تیار نہیں ہیں اور اُن سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے راضی ہورہے ہیں۔ جب ہوئی قوم کی بعض بستیوں کے اندر ہان قبیلوں کے لوگ کام کرنے کے لیے گئے تو ہوئی قوم کے لوگوں نے ہان کے جانور ذبح کرکے کھا لیے۔ ہوئی باشندے ناجائز طریقوں سے اپنی وہ ضروریاتِ زندگی بھی خرید لیتے ہیں جو حکومت کے اسٹوروں سے سرکاری نرخوں پر لینی چاہئیں۔ ہوئی ہمیشہ غیر معقول مطالبے کرتے رہتے ہیں۔ کبھی لمبی لمبی رخصتیں مانگتے ہیں، کبھی غذا زیادہ مقدار میں طلب کرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں ہمیں خوردنی تیل دیا جائے وغیرہ وغیرہ''۔

ثقافتی انقلاب کا جنون:

مسلمانوں کی اسلام سے گہری وابستگی سے غضب ناک ہوکر چین کی کمیونسٹ پارٹی نے ۱۹۶۶ء سے ثقافتی انقلاب کی آڑ میں مسلمانوں کو ختم کرنے کی نئی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس مہم میں مسلمانوں کے ساتھ اور اسلامی روایات کے ساتھ جو سلوک کیا جارہا ہے اس کا اندازہ اُن ہدایات سے ہوتا ہے جو چین کی کمیونسٹ پارٹی نے چین کے ''سرخ محافظوں'' کو جاری کی ہیں۔ یہ ہدایات چینی اخبار تن تن بات باؤ کے ۱۱ نومبر ۱۹۶۷ء کے شمارہ میں شائع ہوئی ہیں۔ ہم انہیں ماہنامہ الوعی الاسلامی (کویت) بابت دسمبر ۱۹۶۷ء اور ہفت روزہ الدعوہ (ریاض) بابت ۲۷ فروری ۱۹۶۸ء کے حوالے سے نقل کررہے ہیں (یہ ہدایات عرب دنیا کے تمام نامور اخبارات ورسائل میں چھپ چکی ہیں) ہدایات کے اصل الفاظ یہ ہیں:

''اے سرخ فوج کے سپاہیو! تمہیں سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے وہ لوگ جنہوں نے ہمارے خون بہائے، ہمارے گوشت نوچے اور ہماری ہڈیاں چبائیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اُن کے خون بہائیں اور ان کے گوشت نوچیں۔

اے سرخ فوج کے سپاہیو! یہ ناممکن ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کو بھاگنے دیں آج کے بعد ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں پر خصوصاً چھپے ہوئے دشمنوں یعنی مسلمانوں پر پوری قوت کے ساتھ جھپٹیں۔ کیونکہ یہ لوگ دین کے پردے میں ہماری جماعت اور ہمارے ملک کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے مساجد اور درس گاہوں کے اندر گھس کر اس استعمار کی چاکری کی ہے جو ہمارے ملک، ہماری تنظیم اور ہمارے قائد کے خلاف صف آرا رہا ہے''۔

پھر مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا جاتا ہے:

''اے مسلمانو! گوش ہوش سے سن لو! آج کے بعد تمہیں اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی کہ تم اپنے چہروں پر دین کا نقاب ڈال سکو ورنہ ہم تمہیں جلاوطن کردیں گے یا نیست ونابود کردیں گے۔ آج کے بعد تمہیں اس چیز کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ تم گائے کا گوشت کھاؤ، کیونکہ گائے اس ملک میں اشتراکیت کے لیے مفید ہے، اب تمہیں خنزیر کا گوشت کھانا چاہیے۔ آج کے بعد تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ تم اپنے اوقات نمازوں میں ضائع کرو اور تم عربی زبان میں گفتگو کرو۔ وہ زبان جو ہماری زبان سے مختلف ہے۔ تمہیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ قرآن کی تلاوت کرو جسے تم مقدس کتاب کہتے ہو۔ اے مسلمانو! غور سے سن لو! تمہیں اپنے مدارس اور مساجد کو ڈھانا ہوگا، اپنی اسلامی تنظیمات کو توڑنا ہوگا، قرآن مجید کو جلانا ہوگا غیر مخلوط شادی کے جو اصول تم نے وضع کر رکھے ہیں انہیں ختم کرنا ہوگا۔ تمہیں اب ہمارے قائد کے افکار ونظریات کو اپنانا ہوگا اور اگر تم ان چیزوں سے باز نہ آئے تو پھر تمہیں مٹا دیا جائے گا۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم دینی چوہوں کے سارے بلوں کو ملیامیٹ کردیں اور اگر تم اپنی روش سے باز نہ آئے تو تمہیں بھی ان کے ساتھ ہی برباد کردیں گے۔ عظیم ثقافتی انقلاب زندہ باد، پائندہ باد''۔

☆☆☆☆☆

5 ستمبر: صوبہ قندوز......ضلع چہاردرہ..........ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ مقامی جنگ جوؤں کی گاڑی تباہ..........12 جنگ جو مقامی جنگ جو کمانڈر احمد شاہ کٹہ سمیت ہلاک

روہنگیا، شام، آسام اور مالی

علی حمزہ

روہنگیا مسلمانوں کا قتل عام:

روہنگیا مسلمان مدت دراز سے انسانیت سوز مظالم کا شکار بنے ہوئے تھے مگر دنیا نے اس حوالے سے اپنی آنکھیں مکمل طور پر بند کر رکھی تھیں۔ پاکستان کے مین سٹریم میڈیا کا غالب حصّہ ہنوز اراکان میں مسلمانوں کے قتل عام سے ''بے خبر'' ہے کیونکہ روہنگیا مسلمانوں میں کوئی ملک ریاض نہیں جو انہیں پلاٹ، قیمتی گاڑیاں اور کروڑوں کے چیک دے سکے۔ شریف برادران، الطاف اور مغرب نواز این جی اوز کی آنکھیں بھی بند ہیں۔

میانمار کی زیر تسلط مسلم ریاست اراکان کا قدیم نام 'روہنگ' تھا اسی نسبت سے اس کے باشندے روہنگیا کہلاتے ہیں۔ اسلام یہاں ساتویں صدی عیسوی میں عرب بالخصوص یمنی تاجروں کے ذریعے پہنچا، تیزی سے پھیلا اور مسلمانوں کی اکثریت ہوگئی۔ ۱۴۳۰ء میں باقاعدہ اسلامی حکومت وجود میں آ گئی۔ ۱۷۸۴ء میں برمی استعمار نے قبضہ کرلیا اور بودھوں کو باہر سے لاکر یہاں بسانا شروع کردیا۔ مسلمانوں سے ان کی جائیدادیں چھینی جانے لگیں۔ مختصر عرصے کے لیے اراکان پر برطانیہ کا قبضہ بھی ہوا، برطانیہ کے بعد برما دوبارہ قابض ہوگیا اور اراکان کا نام راکھائن رکھ دیا۔ مسلمانوں پر ظلم کا ایک نیا دور شروع ہوگیا۔ ۱۹۸۲ء میں ان سے ان کی شہریت بھی چھین لی گئی اور انہیں غیر انسانی پابندیوں میں جکڑ کر ان کی نسل کشی شروع کردی گئی۔ نسل کشی کا تازہ آپریشن گزشتہ جون میں ۱۱ مسلمانوں کو قتل کر کے شروع کیا گیا۔ ان شہدا کی لاشوں پر تھوکا اور شراب چھینکی گئی بعد میں ان کا مثلہ کیا گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق بودھوں کے اندر سے انسانیت رخصت ہوگئی، وہ مجسم شیطان وحشی درندے بن کر بے رحمی سے مسلم آبادیوں پر ٹوٹ پڑے۔ فوج نے ان کا مکمل ساتھ دیا اور دنوں میں سیکڑوں مسلم آبادیاں راکھ کے ڈھیر میں بدل دی گئیں۔

الجزیرہ کا نمائندہ بتاتا ہے کہ ''اراکان کے دارالحکومت میں مسلم کش فسادات کے دہشت ناک نشان ہر طرف دیکھے جاسکتے ہیں۔ جدھر نظر دوڑائیں جلے ہوئے گھر، دکانیں اور مارکیٹیں نظر آئیں گی۔ تاریخی مساجد اور عمارتیں تک جلا دی گئیں، جلے ہوئے راکھ کے کھنڈروں میں بھی کسی کو جانے کی اجازت نہیں۔ دو لاکھ سے زیادہ آبادی کے اس شہر میں ۳۵ فی صد سے زیادہ مسلمان رہتے تھے مگر اب کوئی ایک مسلمان بھی دکھائی نہیں دیتا۔ نمائندہ مزید بتاتا ہے کہ سٹوے شہر کے باہر جہاں روہنگیا مسلمان پناہ گزین ہیں، وہاں حالت انتہائی خراب ہے۔ مون سون کی بارشوں کی وجہ سے کیمپ کیچڑ کی ایک دلدل بنا ہوا تھا۔ کوئی ڈسپنسری، بیت الخلا اور پینے کا پانی دستیاب نہ تھا۔ کیمپ کے مکین بھوک اور فاقہ کشی کا شکار تھے۔ کیمپ کی ایک گلی میں بارش سے بھیگا ہوا بچہ اٹھائے ایک عورت چیخ رہی تھی ''میں اس بیمار بچے کے لیے دوائی کہاں سے لوں''۔ دوائی تو دور کی بات ہے، معلوم ہوا کہ اسے تو خوراک بھی نہیں مل رہی تھی۔

الجزیرہ کے نمائندے نے ریستوران اور شراب خانوں میں ڈیوٹی کے بعد بیٹھے متعدد فوجی افسروں سے بھی انٹرویو کیے۔ انفنٹری بٹالین کے ایک بودھ فوجی نے بتایا کہ ''میں اور میرے کامریڈز نے ۸ جون کو مایوتھوگائی گاؤں کے ۳۰۰ روہنگیا مسلمانوں کو قتل کیا''۔ اپنے دائیں کندھے کے نیچے چھاتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا ''میں نے اپنی گن کا بٹ یہاں رکھا اور فائر شروع کردیا، میرا بایاں ہاتھ میگزین پر تھا تاکہ فائرنگ میں وقفہ نہ آنے پائے''۔ اس نے مزید بتایا کہ لاشیں اتنی زیادہ تھیں کہ اجتماعی قبر کے لیے بلڈوزر منگوانا پڑا۔

امریکہ سے آئی ہوئی ایک تعلیم یافتہ بودھ خاتون نے الجزیرہ سے کہا ''انسانی حقوق انسانوں کے لیے ہوتے ہیں، کیا روہنگیا انسان ہیں؟ ہم مالک ہیں اور وہ مہمان، جب مہمان مالکوں کو گھروں سے نکالنے کی کوشش کریں تو انسانی حقوق کا باب بند ہوجاتا ہے''۔ دوسری جانب امریکی صدر اوباما نے میانمار پر اس وقت پابندیاں اٹھانے کا اعلان کیا جب مسلمانوں کا قتل عام جاری تھا، خواتین کی عصمت دری ہو رہی تھی اور مسلم آبادیوں کو نذر آتش کیا جارہا تھا۔ مختلف رپورٹس کے مطابق پچاس ہزار سے زیادہ مسلمانوں کو قتل، ذبح اور زندہ جلایا گیا، دس ہزار ہنوز لاپتہ ہیں جب کہ پانچ ہزار خواتین کی عصمت دری کی گئی۔ میانمار کا صدر تھین سین دنیا پر واضح کرچکا ہے کہ روہنگیاؤں کو کسی تیسرے ملک میں بسا دیا جائے یا پھر اقوام متحدہ انہیں اپنے کیمپوں میں رکھے، ان کے لیے میانمار میں کوئی جگہ نہیں۔ مسلم ملک بنگلہ دیش کی بھارت نواز سیکولر حسینہ واجد حکومت نے تو روہنگیا مہاجرین کی امداد کرنے والی امدادی ایجنسیوں پر بھی پابندی لگا دی ہے، اس قدر سفاک تو شاید چنگیز بھی نہیں تھا۔

بی بی سی کے نمائندے نے سٹوے کا دورہ کرنے کے بعد بتایا کہ مسلم کش فسادات میں مسلمانوں کے دس ہزار مکان تباہ ہوئے اور اسی ہزار افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ ۲۸ جولائی کو روہنگیا مسلمانوں کے ایک نمائندے نور حسین اراکانی، میانمار سے آنے والے محمد تقی رشید اور عبدالرؤف نے لاہور کے ایک ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے

6 ستمبر: صوبہ میدان وردک......ضلع سید آباد......مجاہدین کے اتحادی اور افغان فوج پر گھات لگا کر حملے......20 اتحادی اور افغان فوجی ہلاک......3 ٹینک اور 2 رینجرز کی گاڑیاں تباہ

ہوئے بتایا کہ'' میانمار کے فوجی مسلمانوں سے بھیڑ بکریاں بھی چھین کر لے جاتے ہیں۔ جان بچانے کے لیے روہنگیا بنگلہ دیش کی طرف بھاگے تو بنگلہ دیشی فوج نے کشتیوں کو واپس سمندر میں دھکیل دیا۔میانمار کے فوجیوں نے کم از کم ۱۴ کشتیوں کو ڈبو دیا۔ مسلمانوں کی لاشیں مردہ مچھلیوں کی طرح دریائے ناف میں بہہ رہی ہیں۔وحشی بودھ مسلمان نوجوانوں کو گرفتار کر کے درختوں کے ساتھ باندھ دیتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کیل ٹھونکے جاتے ہیں''۔

شام......آگ اور خون کا کھیل جاری ہے:

سرزمین شام کو قصائی بشار کی افواج نے ظلم وفساد سے بھر دیا ہے۔مجاہدین اور فدائین کے گروپ بھی سرکاری فوج کے خلاف اپنی کارروائیاں تیز کر رہے ہیں۔ہر بڑے شہر میں بارود و آہن کی بارش ہو رہی ہے،لاشیں گر رہی ہیں اور خون بہہ رہا ہے۔توپوں سے نکلنے والے گولے اور جہازوں سے گرنے والے بم معصوم شہریوں اور جنگ جوؤں میں فرق کرنے سے قاصر ہیں۔گولوں اور بموں سے مساجد محفوظ ہیں نہ مدارس۔اشیائے خورد ونوش اور ادویات کی قلت بموں سے بھی زیادہ خطرناک بن چکی ہے۔بشار الاسد چلا بھی گیا تو پر امن شام کا خواب مدت بعد ہی شرمندۂ تعبیر ہوگا۔بشار کے جانے کے بعد امریکی،اسرائیلی اور سعودی حمایت یافتہ کرائے کی فوج اور مجاہدین میں جنگ شروع ہوجائے گی۔دنیا بھر سے مجاہدین شام پہنچ رہے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ'' آزاد شامی فوج'' کے بجائے دمشق پر ان کا قبضہ ہو۔گیارہ ستمبر کو مجاہدین نے الباب شہر میں شرعی نظام کا نفاذ کر دیا۔جولائی میں مجاہدین نے اس شہر کا کنٹرول حاصل کیا تھا۔الباب شہر لڑائی کے مرکزی علاقے حلب سے تیس کلومیٹر شمال مشرق میں واقع ہے۔۸۰ ہزار ہزار نفوس پر مشتمل اس شہر میں اب اسلامی شرعی نظام کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔امریکہ اور مغرب نے شام کی جنگ کو جتنا آسان سمجھا تھا یہ کہیں زیادہ مشکل ثابت ہو رہی ہے۔ایران پوری مکاری سے یہاں اپنی جنگ لڑ رہا ہے جب کہ روس اور چین بھی بشار الاسد کا کھل کر ساتھ دے رہے ہیں۔

اس خانہ جنگی میں مختلف ذرائع کے مطابق تیس ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان میں شام کے فوجیوں سمیت ۱۱۹۳۰ جنگ جو شامل ہیں۔اس جنگ میں ۲۳ اگست تک ۲۱۵۱ بچے بھی اپنا خون دے چکے ہیں۔پندرہ لاکھ سے زیادہ افراد اندرون ملک نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں جب کہ بیرون ملک رجسٹرڈ مہاجرین کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار بتائی جارہی ہے۔

آسام......مسلمانوں کا ایک اور قتل عام:

آسام مشرقی ہمالیہ کے جنوب میں واقع بھارت کی شمالی مشرقی ریاست ہے۔رقبہ ۳۰۳۳۰ مربع میل اور آبادی ۳۱۱۶۹۲۷۲ ہے۔کشمیر کے بعد یہ دوسرا خوب صورت علاقہ ہے۔بھوٹان اور بنگلہ دیش کے ساتھ اس کی سرحدیں ملتی ہیں جب کہ بھارت کے ساتھ مغربی بنگال کی تنگ پٹی کے ذریعے اس کا اور دوسری چھ بھارتی ریاستوں کا زمینی رابطہ قائم ہوتا ہے۔

بھارت کے دیگر علاقوں کی طرح اس ریاست میں بھی آئے روز بڑے پیمانے پر مسلمانوں کا خون بہتا رہتا ہے۔اگرچہ بظاہر ان فسادات کا مورد الزام بنگلہ دیش سے غیر قانونی طور پر آنے والے بنگالیوں کو ٹھہرایا جاتا ہے مگر اصل وجہ مسلم دشمنی ہے۔ سیاسی گروہ،قبضہ مافیا اور انتہا پسند اس مسلم دشمنی کو فسادات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ تازہ فسادات جن میں ایک سو سے زیادہ مسلمان شہید کیے جا چکے ہیں،خالصتاً مسلم دشمنی کی بنیاد پر شروع ہوئے۔اپوزیشن لیڈر ایل کے ایڈوانی کے مطابق ان فسادات میں پانچ ہزار مسلمان قتل ہوئے ہیں۔سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۳۰۷۰۴۵ افراد بے گھر ہوئے جن میں ۲۶۶۷۰۰ مسلمان ہیں۔انہیں جن کیمپوں میں رکھا گیا ہے ان میں ۱۲۳۶ کیمپ مسلمانوں کے لیے ہیں۔یقیناً مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اپنے اعزاو اقارب کے ہاں چلی گئی ہوگی۔

مسلمانوں کو آسام سے نکالنے کی تحریک ۱۹۴۵ء ہی میں شروع ہوگئی تھی اور اس سال ایک لاکھ مسلمانوں کو نکالا گیا تھا۔اس کے بعد ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۰ تک انتہائی نفرت انگیز پر تشدد تحریک چلائی گئی اور لاکھوں بنگالی مشرقی پاکستان چلے گئے مگر لیاقت نہرو معاہدے کے تحت بھارت نے انہیں واپس بلا لیا۔نہرو دور میں ہی مسلمانوں کا تیسرا جبری انخلا ہوا۔

فروری ۱۹۸۳ء کے فسادات کو آل آسام سٹوڈنٹس یونین اور گنا سنگرام پریشد پیپلز ویوولیوشنری کمیٹی نے بھڑکایا۔آسام میں اس وقت بارہ لاکھ غیر آسامی آباد تھے جن میں ہندو،نیپالی،گورکھے اور عیسائی بھی شامل تھے مگر فسادات کا نشانہ صرف مسلمانوں کو بنایا گیا۔۱۲ فروری کو''یوکؤ'' کے علاقے میں پہلا قتل عام ہوا،ایک سو سے زائد مسلمانوں کو زہر بجھے تیروں سے شہید کیا گیا۔۱۵ دیہات کے مکانوں کو آگ لگا دی گئی،۳۰۰ مسلمان زندہ جل گئے اور چھ ہزار بے گھر ہوئے۔

۱۹ فروری کو وادیٔ برہم پتر میں سیکڑوں مکان نذر آتش کر دیے گئے۔بی بی سی کے مطابق سارے علاقے میں مسلمانوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں جنہیں کتے اور گدھ کھا رہے تھے۔آسام کے بڑے شہر گوہاٹی سے ۴۵ میل دور نیلی میں پندرہ ہزار مسلمان رہتے تھے۔دس ہزار ہندوؤں نے اس شہر پر حملہ کیا اور آٹھ گھنٹوں تک قتل وغارت گری کی۔بی بی سی کے مطابق ۶ میل کا علاقہ عورتوں،بچوں اور بوڑھوں کی لاشوں سے اٹا پڑا تھا۔انڈیا ٹوڈے کے مطابق ۱۳۸۳ مسلمان مارے گئے جب کہ دیگر اطلاعات کے مطابق تین ہزار ایسی لاشیں تھیں جنہیں دفنایا نہ جاسکتا تھا،دس ہزار مسلمان زخمی ہوئے تھے۔امپیکٹ

7 ستمبر:صوبہ لغمان............صدر مقام............بارودی سرنگ دھماکہ............افغان فوجی ٹرک تباہ............15 افغان فوجی

انٹرنیشنل کے مطابق آسام میں دس تا بیس ہزار مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔بیس لاکھ سے زیادہ افراد بے گھر ہوئے تھے۔مسلم کش فسادات کا سلسلہ اس کے بعد بھی جاری رہا۔۱۹۹۳ء، ۱۹۹۴ء،۱۹۹۶ء،۲۰۰۸ء میں بھی بڑے پیانے پر فسادات ہوئے۔۱۹۹۶ء میں دو لاکھ افراد بے گھر ہوئے تھے اور سرکاری اعداد وشمار کے مطابق دو سو مسلمان قتل کیے گئے تھے۔

۶ جولائی کو کراجھاڑ کے نواح میں ایک مسلمان کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔اس پر فسادات شروع ہوگئے۔آسام مینارٹی سٹوڈنٹس یونین AMSU کے ایک رہنما کو ۱۹ جولائی کو قتل کر دیا گیا۔۲۰ جولائی کو کالعدم بودو لینڈ لبریشن ٹائیگرز کے چار افراد کو جوئے پور گاؤں میں موت کے گھات اتار دیا گیا۔اس کے بعد انتہا پسند ہندو مسلم آبادیوں پر چڑھ دوڑے۔کالعدم بودو جنگ جو اعلیٰ تربیت یافتہ ہیں،اعلیٰ سطحی حکومتی تعلقات کے باعث ان کے پاس جدید ترین ہتھیار بھی ہیں،آر ایس ایس بھی متحرک ہوگئی۔مسلمانوں کے خلاف جدید ہتھیاروں کا وحشیانہ استعمال ہوا۔مسلمانوں کے قتل عام کو آسام کے وزیر اعلیٰ نے مکمل طور پر نظر انداز کر کے فسادیوں کو کھلی چھٹی دے رکھی۔قتل عام اور چار لاکھ افراد کے بے گھر ہونے کے بعد اس نے کہا کہ ''آسام میں کوئی آگ نہیں لگی''۔

امارت اسلامی شمالی مالی:

امارت اسلامی شمالی مالی،افریقہ اور مغربی حلقوں میں ایک گرم موضوع بحث بنا ہوا ہے۔اکنامک کمیونٹی آف ویسٹ افریقن سٹیٹس ECOWAS کے قائدین اور مغربی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ ۲۲ مارچ ۲۰۱۱ء کو فوجی بغاوت کی وجہ سے مالی میں جو سیاسی بحران پیدا ہوا اس سے مجاہدین کو شمالی مالی میں فرانس اور ٹیکساس سے بھی بڑے علاقے پر اسلامی حکومت قائم کرنے کا موقع مل گیا۔مجاہدین کی حکومت کو یورپ کے لیے ایک خطرہ قرار دیتے ہوئے تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔گارڈین لکھتا ہے:

> ''القاعدہ اسلامک مغرب،انصار الدین،تحریک توحید والجہاد مغربی افریقہ صورت حال سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ مجاہدین بھرتی کر رہی ہیں اور یہ ملک یورپ کے لیے براہ راست خطرہ بن سکتا ہے۔اس موسم گرما میں مجاہدین نے نیشنل مومنٹ فار لبریشن آف اوزاد سے شمالی مالی کو مکمل چھین کر شریعت کو نافذ کر دیا۔وہ مجسموں،منشیات،شراب اور سگریٹوں کے گوداموں کو مسمار کر رہے ہیں۔اگر یہ علاقہ زیادہ عرصہ ان لوگوں کے قبضے میں رہا تو یورپ شدید خطرے سے دوچار ہوجائے گا۔یہ لوگ تیزی سے بھرتی کر رہے ہیں،تربیت اور اسلحہ دے رہے ہیں اور یورپ کے بہت قریب ہیں''

شمالی مالی میں مغرب نے شریعت کے نفاذ کو رکوانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔یونیسکو اور ECOWAS کے ذریعے سلامتی کونسل سے اپیلیں کرائی گئیں کہ شمالی مالی میں ناپسندیدہ کاموں کو بند کرایا جائے۔مغربی افریقہ کے ممالک سلامتی کونسل کی قرارداد، امریکہ اور فرانس کی مدد سے شمالی مالی میں فوجی مداخلت چاہتے ہیں۔مجاہدین ممکنہ مداخلت کا مقابلہ کرنے کے لیے مکمل تیار ہیں۔گارڈین کے مطابق دارالحکومت گاؤ کے اردگرد بارودی سرنگوں کا جال بچھا دیا گیا ہے اور بیرونی حملہ آوروں کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مغربی میڈیا کے مطابق نوجوان تیزی سے مجاہدین میں شامل ہو رہے ہیں، حکومت آبادی کو اسلام اور شریعت کی تعلیمات سے آگاہ کر رہی ہے۔مجاہدین خوراک، عسکری تربیت ،نظریاتی تربیت غرضیکہ ہر چیز کا اہتمام کر رہے ہیں۔پرعزم نوجوان مجاہدین کے جتھے برکینا فاسو مناٸیجر اور الجزائر سے مسلسل شمالی مالی میں داخل ہو رہے ہیں۔القاعدہ فی بلاد المغرب کے امیر مختار اپنے بیٹے کے ہمراہ یہاں مقیم ہیں،مجاہدین کی گرفت مضبوط ہے اور لیبیا سے انہیں وافر اسلحہ ملا ہوا ہے۔اسلام فوبیا میں مبتلا مغربی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے:

> ''افغانستان اور پاکستان کی نسبت یورپ کا ساحل مالی کے قریب ہے۔القاعدہ میں شامل ہونے کے خواہش مند یورپ کے افراد یہاں آسانی سے آسکتے ہیں۔گاؤ اور دوسرے تمام ایئرپورٹس مجاہدین کے قبضے میں ہیں اگر انہوں نے فضائیہ تشکیل دے دی تو نا صرف بیرونی حملے کا دفاع کریں گے بلکہ یورپ پر بھی حملہ آور ہوسکیں گے''۔

مالی کی کٹھ پتلی حکومت غیر ملکی دستوں کی دارالحکومت باماکو میں تعیناتی کے خلاف ہے اور اس کا کہنا ہے کہ یہ صرف شمالی مالی میں ہونے چاہئیں۔مالی کے چیف آف آرمی سٹاف کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ''مالی کی جنگ کوئی نہیں لڑے گا،دوسرے ہمیں صرف فضائی اور لاجسٹک سپورٹ دیں گے''۔

☆☆☆☆☆

''تم کہتے ہو کہ جہاد کا نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہے۔کیا خلافت ٹوٹنے،فلسطین ہاتھ سے نکلنے،اسلامی ممالک پر مرتد حکمرانوں کے مسلط ہونے اور عراق وافغانستان پر صلیبی افواج کے قبضے سے بڑھ کر بھی کوئی نقصان ممکن ہے؟اب کون سا نقصان ہے جو اس نقصان سے بھی بڑھ کر ہوگا؟کون سے فوائد ہیں جو اس کے بعد بھی تمہارے پیش نظر ہیں؟جہاد کو ترک کر کے تم نے امت کے کتنے زخم دھو دیے ہیں؟اگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے...... انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل ترین مخلوق ہونے کے باوجود......اپنی جانیں اس دین کو پھیلانے کے لیے نچھاور کر ڈالیں،تو کیا ہم امت پر ٹوٹتی مصیبتوں کے اس زمانے میں اپنی زندگیاں قربان کرنے میں بخل کریں؟دفاع کے اس موقع پر اپنی جانیں بچا بچا کر رکھیں؟''۔

(شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ)

7 ستمبر:صوبہ میدان وردک............سید آباد............بارودی سرنگ دھماکہ............6 اتحادی فوجی ہلاک

صحرائے سینا میں مصری فوج کا مجاہدین کے خلاف آپریشن

خباب اسماعیل

جزیرہ نمائے سینا میں مصری فوج کا مجاہدین کے خلاف آپریشن جاری ہے۔ محصورین غزہ کی سانسوں کی ڈوری کو قائم رکھنے والی سرنگوں کو ختم کیا جا رہا ہے اور ان سرنگوں کی حفاظت کرنے اور اسرائیل کے مفادات کو نشانہ بنانے والے مجاہدین کے خلاف 'اسلام پسند' حکومت کے احکامات پر کارروائیاں جاری ہیں۔ مصری صدر مرسی اس آپریشن کی خود نگرانی کر رہا ہے۔ ۸ ستمبر کو مصری فوج کے ترجمان نے بتایا ذرائع ابلاغ کو اس آپریشن کی تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا:

> ''جزیرہ نما سینا میں مشتبہ عسکریت پسندوں کے خلاف ایک ماہ سے جاری آپریشن کے دوران فلسطینی شہر غزہ کی پٹی سے ملحقہ سرحد پر کم سے کم ۳۱ سرنگوں کو تباہ کیا گیا ہے۔ سرحد پر مجموعی طور پر ۲۲۵ سرنگیں موجود ہیں، جنہیں منہدم کرنے کا عمل جاری ہے۔ سینا آپریشن میں ۳۲ شدت پسند مارے گئے ہیں جب کہ ۵۸ مشتبہ افراد کو حراست میں لیا گیا تھا جن میں سے اڑتیس تا حال زیرِ حراست ہیں، اور بیس کو پوچھ گچھ کے بعد چھوڑ دیا گیا ہے۔ سرچ آپریشن کے دوران جزیرہ سینا سے بڑی مقدار میں اسلحہ و بارود بھی قبضے میں لیا گیا ہے۔ اسرائیل کے ساتھ طے پائے گئے کیمپ ڈیوڈ امن معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی گئی۔ سینا آپریشن میں امریکہ نے بھی تکنیکی معاونت فراہم کی تھی تاہم یہ آپریشن مکمل طور پر مصری فوج کی نگرانی میں کیا گیا ہے۔ آپریشن کے دوران مصری حکام کے ساتھ بھی مکمل رابطے رہے ہیں''۔

یہ تمام الفاظ ہو بہو اُسی طرح نقل کیے گئے ہیں جس طرح مصری فوج کے ترجمان نے اپنی دی گئی بریفنگ میں کہے۔ اس فوجی ترجمان کا ادا کیا ہوا ایک ایک لفظ 'اسرائیل دشمنی اور امریکہ بے زاری' کی حقیقت کو عیاں کر رہا ہے۔ ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد صحرائے سینا کو 'غیر فوجی علاقہ' قرار دیا گیا اور کیمپ ڈیوڈ معاہدے کی رو سے مصر کے لیے لازم ہے کہ وہ اس علاقے میں کسی بھی قسم کی فوجی نقل وحمل سے پہلے اسرائیل سے باقاعدہ اجازت طلب کرے۔ اس بات کا اعتراف خود فوجی ترجمان نے بھی کیا کہ ''اسرائیل کے ساتھ طے پائے گئے کیمپ ڈیوڈ امن معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی گئی''۔ ساتھ ہی ساتھ امریکہ کی مکمل پشت پناہی ہی نہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر 'تکنیکی معاونت' حاصل ہونے کا بھی اعتراف کیا گیا۔ اس سب کا مقصد کیا تھا؟ مقصد وہی جو آج ہر اسلامی خطے کی فوج حاصل کرنے کے لیے سرتوڑ کوششیں کر رہی ہے...... جذبۂ جہاد کا خاتمہ، امریکہ کے آگے سجدہ ریزی سے انکار کرنے والوں اور یہود و نصاریٰ کے خلاف صف آرا ہونے والے مجاہدین باصفا کی قوت کا خاتمہ کرنا...... نتیجے میں امریکی خوشنودی اور پھر اگر ''اسلام پسندی'' کا لیبل بھی سینے پر چسپاں ہو تو کفار کی اس قدر خدمت گزاری کے باوجود بھی کامل ڈھٹائی سے خود کو ''اسرائیل دشمنی'' کا علم بردار گردانا......

صحرائے سینا میں موجود مجاہدین اسرائیل کے پہلو میں بیٹھ کر اُس کی گردن مروڑنے اور قبلۂ اول کو بازیاب کروانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ یہی وہ خطہ ہے جو جیل نما شہر غزہ میں قید کر دیے جانے والے بے بس مسلمانوں کے لیے امید کی کرن ہے...... جہاں موجود خفیہ سرنگیں' اہلیان غزہ کے لیے زندگی کی علامت ہیں۔ جہاں برسرِ پیکار مجاہدین اسرائیل کو مصر سے فراہم کی جانے والی گیس کی ترسیل میں رکاوٹیں پیدا کر کے اور اس گیس پائپ لائن پر پے در پے حملے کر کے اپنے فلسطینی بھائیوں کی نصرت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

۲۰۰۵ء میں مصر اور اسرائیل کے درمیان طے پانے والے معاہدہ کے نتیجے میں مذکورہ گیس پائپ لائن سے مصر میں پیدا ہونے والی قدرتی گیس اسرائیل کو فراہم کی جاتی ہے۔ اس معاہدے کی وجہ سے مصری مسلمانوں کی معیشت کو تقریباً ۱۴ء۷ ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔ معاہدے کے تحت مصر نے ۲۰ سال تک اسرائیل کو سالانہ ۷۔۱ ارب کیوبک فٹ گیس برآمد کرنا تھی۔ جس کی زیادہ سے زیادہ قیمت پہلے ۱۵ سال کے لیے ۱.۲۵ ڈالر فی ملین برٹس تھرمل یونٹ تھی۔ ۲۰۰۸ء میں جب گیس کی فراہمی کا آغاز ہوا تو عالمی منڈی میں گیس کی قیمتیں تین گنا بڑھ چکی تھی۔ اور محض گیس کو برآمد کرنے کی لاگت ۲.۶۵ ڈالر فی یونٹ تک پہنچ چکی تھی۔ ۲۰۰۹ء میں مصر کی ہائی کورٹ نے اس معاہدے کو ختم کرنے کا حکم دیا لیکن بالائی عدالت نے یہ حکم منسوخ کر دیا۔ 2010ء میں گیس کی برآمد میں ۴۰ فی صد اضافہ کر دیا گیا۔ یہ گیس اسرائیل کی ''اسرائیل الیکٹرک کارپوریشن'' کو سپلائی کی جاتی ہے جو اس سے بجلی بناتی ہے۔ اس کارپوریشن کی کل بجلی کا تقریباً ۳۶ فی صد گیس سے بنتا ہے۔ اسرائیل الیکٹرک کارپوریشن کی سالانہ آمدنی تقریباً ۴.۵ ارب ڈالر ہے۔ اس کا ۳۶ فی صد تقریباً ۱۶۰۰ ملین ڈالر بنتا ہے۔ یعنی یہ کہا جا سکتا ہے کہ مصر کی گیس سے اسرائیل معیشت کو تقریباً ۱۶۰۰ ملین ڈالر سالانہ کا فائدہ حاصل ہو رہا

8 ستمبر: کابل...........ضلع شش درک...........فدائی مجاہد کا شہیدی حملہ...........مریکی فوج 5 خفیہ جاسوسی اہل کار ہلاک

ہے جب کہ مصر کو اس سے ۱۴۷ ملین ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔

اموال المسلمین کے ساتھ خیانت برتنے اور دین کے بدترین دشمنوں کو نوازنے کا یہ ایک سرسری سا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔مجاہدین کے خلاف دن رات پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہ ''شدت پسند حکمت و مصلحت ہر تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھے ہوئے ہیں''۔اگر حکمت اور مصلحت یہی ہے کہ اعداء اللہ کے لیے مسلمانوں کے وسائل کے منہ کھول دیے جائیں تو مجاہدین باز آئے ایسی حکمت اور مصلحت سے!!! جس فرد کو بھی فہم و فراست چھو کر گزری ہو، وہ بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ امت کے حقیقی خیر خواہ کون ہیں اور کفار کی کاسہ لیسی کر کے ''امت کی نمائندگی'' کرنے والوں کی اصلیت کیا ہے۔

صحرائے سینا میں جاری مجاہدین کے خلاف آپریشن میں امریکی تعاون کی گواہی تو گھر سے آچکی ہے۔یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مجاہدین کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں میں امریکی کس حد تک تعاون کرتے ہیں۔اگر کوئی تجاہل عارفانہ سے کام لے انجان بننا چاہے تو اُس کی مرضی وگرنہ 'امریکی تعاون' کی زندہ مثالیں تو ملکِ پاکستان میں ہی جابجا موجود ہیں......ڈرون حملوں کی صورت میں، میریٹ، سرینا اور پی سی ہوٹلوں میں موجود خفیہ امریکی مراکز کی صورت میں اور آزاد قبائل میں مجاہدین کے خلاف کارروائیوں میں عملی طور پر شریک امریکی فوجیوں کی صورت میں......امریکہ تو ہمیشہ 'فرنٹ فٹ' پر آکر تعاون کرتا ہے لیکن یہ غلام اور نوکر ہی ہیں جو پردہ پوشی کرتے ہوئے ہر معاملے کو ''تکنیکی تعاون'' سے تعبیر کرنے اور کروانے پر مُصر رہتے ہیں۔

مصری حکومت ایک جانب تو امریکی اور اسرائیلی اشاروں پر مجاہدین کے خلاف برسرِپیکار ہے جب کہ دوسری جانب امریکہ کے آگے گداگری کرنے میں بھی کسی جھجک، لحاظ اور شرم کو آڑے آنے نہیں دے رہی۔مصر کے ذمے امریکہ کا تین ارب ڈالر کا قرضہ واجب الادا ہے، امریکی وزیر خارجہ ہیلری کے حالیہ مصری دورہ کے بعد امریکہ نے اس قرضے میں سے ایک ارب ڈالر معاف کرنے کا اعلان کیا۔اس کے ساتھ ہی نومنتخب مصری صدر نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے مصر کو ۴.۸ ارب ڈالر قرض دینے کی درخواست بھی کر ڈالی۔

اس ساری صورت حال سے واضح ہوگیا کہ امریکہ کے سامنے چاروں شانے چت ہوجانے اور دشمنانِ دین کے سامنے بچھ جانے والے تو مجبُور محض ہیں......جمہوریت کا زہر بڑا کارگر ہے......یہ رگوں میں اتر جائے تو کوئی کتنا ہی بڑا 'اسلام پسند' کیوں نہ ہو مگر ہر دم اپنا 'تورابورا' بننے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔یہ مصر میں ہوں تو امریکی مدد اور تعاون سے اسرائیلیوں کی نیندیں حرام کرنے والے مجاہدین پر بم باریاں کرتے ہیں اور یہ ترکی میں ہوں تو 'عالمی امن فوج' ایساف کی کابل تک میں قیادت کرنے کو فخر گردانتے ہیں......

۲۱ ستمبر کی خبر ہے کہ تُرک وزارت خارجہ نے ایساف کی قیادت کرنے والی ترک فوج کی افغانستان میں موجودگی کی معیاد مزید ایک سال تک بڑھا دی ہے۔یہ معیاد نومبر ۲۰۱۲ء میں ختم ہو رہی تھی لیکن اب نومبر ۲۰۱۳ء تک ترک فوج 'افغانستان میں ایساف کی کمانڈ کرے گی۔

یہ تو کچھ احوال ہیں اُن کے جنہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی......لیکن وہ صحرائی مجاہدین جو دنیاوی زندگی کو اخروی فلاح کے حصول کے لیے وقف کر چکے ہیں، اُن کی شان بالکل ہی نرالی ہے۔امریکیوں کے تعاون سے اُنہیں مٹانے اور قصہ پارینہ بنا دینے کے لیے مہلک ترین اسلحے کا بے دریغ استعمال کیا جارہا ہے لیکن وہ پوری استقامت اور جرأت سے ہر طرح کی آزمائشوں اور کٹھنائیوں کے مقابل کھڑے ہیں۔تعداد میں کم ہونے اور وسائل سے تہی دامن ہونے کے باوجود وہ آئے روز مصر اسرائیل گیس پائپ لائن کو تباہ کر کے اسرائیل کی معاشی تباہی کی بنیاد ڈال رہے ہیں، اسرائیلی سرحدی چوکیوں پر منظم اور مربوط حملے کر کے عسکری کارروائیوں کو ترتیب دے رہے ہیں۔

۲۱ ستمبر ہی کو صحرائے سینا میں موجود مجاہدین اور اسرائیلی بارڈر سیکورٹی فورس کے مابین شدید جھڑپیں ہوئیں، مغربی میڈیا نے ان جھڑپوں کے نتیجے میں ایک اسرائیلی فوجی کے ہلاک اور کئی ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔جب کہ العربیہ ٹی وی کے مطابق مجاہدین نے ایک اسرائیلی فوجی کو گرفتار کر کے صحرائے سینا میں موجود اپنے محفوظ مرکز میں منتقل کر دیا گیا۔اس کے ساتھ ساتھ یہ مجاہدین فلسطینی مسلمانوں کی نصرت کے فریضے کو ادا کرنے کے لیے غزہ کے محصورین کی ہر ممکن امداد کر رہے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے درپے صلیبی صیہونی کافروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا بدلہ بھی لے رہے ہیں۔ان دونوں گروہوں میں حق کی پہچان رکھنے والوں کے لیے تو بہت سی نشانیاں ہیں اور تعصب کی آنکھ سے تجزیات کرنے والوں کے لیے جلنے اور کڑھنے کا سامان بھی موجود ہے۔

☆☆☆☆☆

''امریکیو! سن لو کہ ہمارے فدائی نوجوانوں اور تمہارے تنخواہ دار فوجیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے......تمہیں اپنے فوجیوں کو جنگ کرنے کے لیے قائل کرنا پڑتا ہے۔جب کہ ہمیں اپنے جوانوں کو روک روک کر رکھنا پڑتا ہے، اور باری کے انتظار میں صبر کی تلقین کرنی مشکل ہو جاتی ہے......دنیا کیا جانے ان نوجوانوں کی عظمت کو......جب بڑے بڑے حکومت کی گمراہ کن تسلیوں اور دلاسوں میں آگئے اور نادانی سے مسجد اقصی اور حرمین کی سرزمین صلیبی افواج کو دے دینے کے لئے فتوے دینے اور قرآن اور حدیث کی نصوص کو توڑنے مروڑنے لگ گئے تھے، تب یہ نوجوان ہی تھے جو امت کی آخری امید بن کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے''۔(شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ)

8 ستمبر: صوبہ ہلمند......علاقہ زنگلہ..........مجاہدین کا دو پولیس چوکیوں پر حملہ..........12 افغان فوجی ہلاک..........6 زخمی

شہید ملا سیف الرحمٰن منصورؒ کی شہادت کا دسواں سال

عبدالرؤف حکمت

ملا سیف الرحمٰنؒ منصور نے تقریباً ۴۲ سال قبل صوبہ پکتیا ضلع زرمت کے علاقے سہاکو کے ایک گاؤں ہیبت خیل میں شہید مولوی نصر اللہ منصور کے گھر میں آنکھ کھولی۔ آپ کا گھرانہ ایک دینی اور علمی گھرانہ تھا۔ ملا سیف الرحمٰنؒ منصور کے والد مولوی نصر اللہ منصور [جن کا اصلی نام فضل الرحمٰن منصور تھا لیکن بعد میں وہ نصر اللہ منصور کے نام سے مشہور ہوگئے] ظاہر شاہ کے دور سے اپنے علاقے میں اور ملکی سطح پر بھی ایک مشہور دینی عالم اور سیاسی رہنما تھے۔ وہ غزنی کے نور المدارس فاروقیہ سے فارغ التحصیل تھے اور علما کی خدام الفرقان نامی دینی تنظیم کے اہم ذمہ داروں میں سے ایک تھے۔

مولوی نصر اللہ منصور افغانستان کی سیاسی و دعوتی سرگرمیوں میں حصّہ لینے کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا فریضہ بھی سرانجام دیتے تھے، اس مقصد کے لیے انہوں نے اپنے گاؤں [ہیبت خیل] میں تدریسی حجرہ کھول رکھا تھا۔

سیف الرحمٰنؒ منصور، مولوی نصر اللہ منصور کے دوسرے بیٹے تھے، انہوں نے اپنے عالم اور مجاہد والد کے سائے میں پرورش پائی، اس طرح بچپن ہی سے ان کی تربیت ایک علمی اور جہادی ماحول میں ہوئی۔

تعلیم:

ملا سیف الرحمٰنؒ منصور نے اپنے تعلیمی سلسلے کا آغاز اپنے آبائی علاقے ہیبت خیل میں اپنے والد صاحب کے مدرسے سے کیا۔ لیکن جب داؤد خان کے دور میں سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی اور بالخصوص دینی سیاسی علما کے لیے حالات بہت تنگ ہوگئے تو حالات کی سختی کی وجہ سے مولوی نصر اللہ منصور شہید اپنے اہل وعیال سمیت ہیبت خیل کو چھوڑ کر غزنی کے ضلع زرمت کے علاقے شاہی کوٹ کی طرف نقل مکانی کر گئے اور وہاں امامت و تدریس اور اصلاحی و سیاسی سرگرمیاں شروع کیں۔ ملا سیف الرحمٰنؒ نے یہاں بھی اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔ لیکن جب بعد میں حالات زیادہ سخت ہوگئے تو مولوی نصر اللہ صاحب، اپنے خاندان کو واپس آبائی گاؤں بھجوا کر خود ڈیورنڈ لائن کے اس طرف [میران شاہ] شمالی وزیرستان چلے گئے۔

کچھ عرصے بعد جب افغانستان پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہوگیا اور ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا تو سیف الرحمٰنؒ بھی اپنے باقی گھر والوں کے ساتھ ہجرت کر کے پہلے شمالی وزیرستان اور پھر پشاور چلے گئے۔ ملا سیف الرحمٰنؒ نے کچھ عرصہ خیبر پختونخواہ میں ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاقے کلاچی میں جامعۃ نجم المدارس اور پھر گوجرانوالہ میں جامعہ عربیہ میں تعلیم حاصل کی۔ پھر کافی عرصہ پشاور میں مدرسہ جامعہ نور المدارس فاروقیہ میں زیرِ تعلیم رہے۔

یہاں انہوں نے جماعت نہم تک تعلیم حاصل کی لیکن پھر جہادی مصروفیت کی وجہ سے تعلیمی سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔ عمومی تعلیم کے علاوہ انہوں نے اسلامی دعوت و سیاست کے موضوع پر کچھ مخصوص کورس بھی کیے تھے۔ مولوی نصر اللہ شہید سالانہ چھٹیوں میں طلبا کے لیے ان کورسز کا انتظام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ حربی و انتظامی تربیت انہوں نے کئی دفعہ حاصل کی تھی۔ روس کے جہاد کے دور میں ملا سیف الرحمٰنؒ نے ایک تربیتی مرکز میں اپنے بہت سے دوستوں کے ساتھ ہلکے اسلحے کے ساتھ ساتھ، کچھ بھاری اسلحے [مثلاً RPG راکٹ، 82 mm [ہشتہ دو]، اور SPG-9 وغیرہ] کی تربیت بھی حاصل کی۔ اسی طرح کمیونسٹوں سے جہاد کے آخری سالوں میں پکتیا میں انہوں نے ٹینک، توپچی اور نقشے پڑھنے کے عملی دورے کیے۔

بیعتِ طریقت:

ملا سیف الرحمٰنؒ نے جہاں اسلحے سے کفار کے خلاف جہاد کیا وہاں نفسِ امارہ اور شیطان سے دفاع کا بھی اہتمام کیا۔ جیسا کہ ان کے والد مولوی نصر اللہ شہید، کابل، قلعہ جواد کے حضرت ضیاء المشائخ ابراھیم مجددی سے بیعت تھے۔ اسی طرح ملا سیف الرحمٰنؒ بھی نقشبندیہ مجددیہ سلسلے کے مشہور صوفی اور سالک تھے۔

ملا سیف الرحمٰنؒ نے پہلے خلیفہ صاحب فضل دین مرحوم [المشہور ارغندی خلیفہ صاحب] کی بیعت کی پھر ان کی وفات کے بعد زرمت میں خلیفہ صاحب دین محمد اور وردگ [جغتو] میں خلیفہ احمد ضیاء صاحب سے مستقل نسبت قائم کی۔

ملا سیف الرحمٰنؒ تصوف کی راہ کے ایک متقی مسافر تھے۔ جہادی مصروفیات کے دوران اپنے ساتھیوں کے لیے غیر معمولی معمولات مقرر کرتے تھے۔ مثلاً پانچ وقت باجماعت نماز کے بعد پانچ سورتوں [بالترتیب فجر سے عشاء یٰسین، فتح، نباء، نوح اور الملک] کی تلاوت، صبح فجر کے بعد نیند کی بجائے اذکار اور ورزش اور عصر کے بعد ختم خواجگان ان کے معمولات میں سے تھے۔ ملا سیف الرحمٰنؒ نے اپنے زندگی کے آخری ایام تک تصوف کے کئی مراحل طے کر لیے تھے۔ ان کے مجاہد ساتھی جہاد کے مختلف مراحل کے دوران ان کی کرامات کے قصے بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی کرامت ان کی شہادت کے موقع پر ظاہر ہوئی۔

کمیونزم کے خلاف جہاد اور امارتِ اسلامی میں ان کی

8 ستمبر: صوبہ بادغیس ....ضلع مرغاب ....بارودی سرنگ دھماکہ..........افغان فوجی گاڑی تباہ..........10 افغان فوجی ہلاک..........7 زخمی

خدمات:

بچپن سے ہی ملا سیف الرحمٰنؒ کی تربیت جہادی ماحول میں ہوئی تھی اور ان کا دل جہاد کے عشق اور جذبے سے سرشار تھا۔ ان کے بچپن کے ایک دوست قاری اکمل کہتے ہیں کہ:

جب ملا سیف الرحمٰنؒ ۲۱ سال کے تھے اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاقے کلاچی میں پڑھ رہے تھے، جب بھی کوئی دعا ہوتی وہ بہت زیادہ رویا اور بے دریغ آنسو بہایا کرتے تھے۔ قاری اکمل کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اتنا کیوں روتے ہیں؟ ملا سیف الرحمٰنؒ نے جواب دیا: بھائی ہم یہاں مدرسے میں آرام سے بیٹھے ہیں اور آج کے دن نہ جانے کتنے مجاہدین افغانستان کے پہاڑوں پر شہادت پا گئے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ مجھے جوانی نصیب کرے تو میں بھی مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو کر اللہ کے راستے میں لڑوں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ مجھے شہادت کی موت سے سرفراز فرمائے۔

اسی فطری جہادی جذبے کی وجہ سے ملا سیف الرحمٰنؒ نے اپنی ساری صلاحیتیں اور ساری جوانی جہاد میں کھپا دی۔ سولہ سال کی عمر میں پہلی دفعہ انہوں نے روس اور اس کی غلام کمیونسٹ فوج کے خلاف جہادی کاروائی میں شرکت کی اور زخمی بھی ہوئے۔ اور اسی طرح صوبہ خوست میں بھی مصروفِ جہاد رہے۔ سال ۱۹۷۸۔۱۹۷۹ میں صوبہ پکتیا کے ضلع زرمت میں متعدد کاروائیوں میں حصّہ لیا۔ اِسی دوران وہ گردیز کے دفاعی پوسٹوں پر ایک حملے میں زخمی ہوئے۔ ۱۹۸۹ میں جب کمیونسٹ گلم جم ملیشیا نے ضلع زرمت پر حملہ کیا تو اس وقت ملا سیف الرحمٰنؒ ایک جہادی مجموعے کے مسئول تھے۔

جب کمیونزم کے خلاف جہادِ افغانستان کامیاب ہوا تو ملا سیف الرحمٰنؒ گردیز میں اپنے گھر پر مقیم ہوئے۔ ۱۳۱۸ھ میں جب مولوی نصر اللہ منصور دشمن کے ایک بزدلانہ حملے میں شہید ہوئے تو ملا سیف الرحمٰنؒ پر مجاہد ساتھیوں کی دیکھ بھال اور گروپ کی مسئولیت کے ساتھ ساتھ گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ بھی پڑ گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ پکتیا کے علاقے گردیز کی پندرہویں راہداری کی ذمہ داری بھی تھی اور مولوی منصور شہید کے مجاہد ساتھیوں میں بھی یہ بڑے سمجھے جاتے تھے۔ ان کی ذمہ داریوں میں علاقے میں امن وامان کی صورت حال کو صحیح رکھنا اور مجاہد ساتھیوں کی عسکری وانتظامی تربیت کرنا تھا۔ وہ علاقے کے چور اور لٹیروں کے سامنے ڈٹ گئے۔ انہی کے ساتھ ایک جھڑپ میں ان کی تین انگلیاں کام آگئیں۔

جب عام فساد کے خلاف طالبان اور دینی علما نے تحریک شروع کی تو ملا سیف الرحمٰن منصور اور ان کے ساتھیوں [جن میں سے اکثر طالب علم تھے] نے ایک وفد قندھار بھیجا اور اس کے فوراً بعد طالبان کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد ان کے دوستوں کا ایک گروپ کاروان کی شکل میں طالبان میں شمولیت کے لیے قندھار کی طرف روانہ ہوا۔ یہ لوگ ابھی خرنی اور شلگر سے ہوتے ہوئے مقر تک پہنچے تھے کہ طالبان بھی اس علاقے میں پہنچ گئے اور یہاں یہ لوگ اکٹھے ہو گئے اور غزنی کی طرف پیش قدمی شروع کی۔ جب غزنی پر حملہ ہونے والا تھا تو ملا سیف الرحمٰنؒ نے پکتیا کی طرف سے خود چند ٹینکوں اور مسلح ساتھیوں سمیت کاروائی میں حصّہ لیا۔ یہ کاروائی ملا سیف الرحمٰنؒ کی طرف سے اسلامی امارت کے تحت پہلی کاروائی تھی۔ غزنی فتح ہونے کے بعد امارتِ اسلامی نے ٹینک اور توپخانے کی مسؤلیت ملا سیف الرحمٰنؒ اور ان کے ساتھیوں کے سپرد کر دی۔ کیوں کہ ملا صاحب کے ساتھیوں نے اس شعبے میں پہلے سے تربیت حاصل کر رکھی تھی اس لیے انہوں نے غزنی میں موجود ٹینکوں کو سنبھال لیا اور اسی طرح قندھار سے بھی کچھ ٹینک چلا کر غزنی لے آئے۔ اس کے بعد ملا سیف الرحمٰنؒ نے میدان شار، لوگر اور چہار اسیاب میں امارتِ اسلامی کے فاتحانہ معرکوں میں شرکت کی یہاں سے فراغت کے بعد کابل کی فتح سے قبل پکتیکا کے علاقے ارگون میں پری نامی ایک بدمعاش کے خلاف کاروائی کی۔ اس کے بعد امارتِ اسلامی کے ذمہ داروں کے ایک کاروان کے ساتھ ایک گروپ کے مسؤل کے طور پر پکتیا سے ایک سفر کی ابتدا کی جس میں زازئی، سپینہ شگہ، ازرہ اور حصارک کے علاقے تصفیہ کیے گئے اور بعد میں جلال آباد کا کنٹرول بھی سنبھال لیا۔ اس کے بعد کابل فتح ہوا اور احمد شاہ مسعود کو پنجشیر کے علاقے دالان سنگ تک پسپا کر دیا گیا۔

فتح کابل کے بعد ملا سیف الرحمٰنؒ نے قرغہ کے فرقہ نمبر ۸ کے معاون اور ٹینک یونٹ کے مسؤل کے طور پر اپنے کام کا آغاز کیا۔ افغانستان پر صلیبی حملے تک ملا موصوف ان ذمہ داریوں کو انجام دیتے رہے۔ اس دوران کابل کے شمالی جنگی محاذوں پر بھی جنگ میں شرکت کی اور کافی عرصہ شکر درہ کے خطِ اول کے مسؤل بھی رہے۔

شمال میں امارتِ اسلامی کی تمام پیش قدمیوں میں ملا منصور شامل رہے اور اسی دوران اِن کے ایک بھائی ملا منصور رحمٰن منصور بھی جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جب ۱۹۹۸ء میں امارتِ اسلامی کے مجاہدین نے سالنگ کا ٹنل عبور کیا تو ملا سیف الرحمٰنؒ اور اِن کے دوست بھی اس عظیم کاروان میں شریک تھے۔ ان عملیات کے دوران ملا سیف الرحمٰنؒ پلِ خمری کے نزیک رباتگ کے علاقے میں پیٹ میں گولی لگنے سے شدید زخمی ہوئے جس کے بعد اِن کو علاج کی خاطر کابل منتقل کیا گیا۔

اس کے بعد کابل کے علاقے شکر درہ میں مسؤلیت کے دوران مارٹر گولہ کے چند ٹکرے لگنے سے ان کے داہنے ہاتھ کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی جس سے ان کا ہاتھ مکمل طور پر ناکارہ ہو گیا۔ دوسرے ہاتھ کی صرف دو چھوٹی انگلیاں ٹھیک تھیں۔ کئی بار مسلسل زخموں کی وجہ سے ان کے دونوں ہاتھوں کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔ بعد میں شمال پر حملے کے دوران جب ملا صاحب اپنے ساتھیوں سمیت دشمن کے محاصرے میں آ گئے تو نکلنے کا ایک ہی راستہ تھا جس پر ملا صاحب نے غور بند کی طرف پیش قدمی کی۔ اس حملے میں

9 ستمبر: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........نیٹو سپلائی کے قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ..........سامان سے بھرے 18 ٹرک تباہ

ان کا سر زخمی ہوا لیکن اس دفعہ زخم کی شدت نسبتاً کم تھی۔

جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو ملا سیف الرحمٰنؒ شمال میں جنگی خطوط پر اپنے مجاہد ساتھیوں سمیت ڈٹے رہے۔ کابل میں امارتِ اسلامی کے سقوط کے بعد ملا صاحب اپنے چند دوستوں کے ساتھ لوگر چلے گئے۔ اس دوران ملا صاحب نے امارت کے مسؤلین کو مشورہ دیا کہ شمالی اتحاد کی پیش قدمی روکنے کے لیے لوگر یا تیری کے علاقے میں دفاعی خط قائم کیا جائے۔ لیکن امریکیوں کی شدید بمباری اور جنگی مصلحت کے پیشِ نظر آمنے سامنے جنگ کی بجائے گوریلا جنگ لڑنے کا فیصلہ ہوا۔ پھر ملا صاحب اپنے ساتھیوں سمیت اپنے علاقے زرمت چلے گئے۔ اسی دوران جب کہ حالات بہت سنگین تھے ملا سیف الرحمٰنؒ جناب امیر المؤمنین سے ملنے اور ہدایات لینے کی خاطر قندھار گئے، اگر چہ وہ امیر المؤمنین سے تو نہ مل سکے لیکن وائرلیس کے ذریعے امیر المؤمنین نے ان کو ہدایات دیں کہ مجاہدین کو میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ پہاڑوں کا رخ کریں اور آخری دم تک امریکیوں کے خلاف جہاد کو جاری رکھیں۔ قندھار سے واپسی پر ملا صاحب نے بلا تاخیر شاہی کوٹ کے پہاڑوں کا رخ کیا اور جہادی مرکز بنانے اور گوریلا کاروائیاں شروع کرنے کی تیاری شروع کر دی۔

امارتِ اسلامی کے دور سے ہی ملا سیف الرحمٰنؒ کا مہاجر مجاہدین کے ساتھ خصوصی تعلّق اور محبت والا رابطہ تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے ساتھیوں کو بھی ان مہاجرین کا خصوصی خیال رکھنے کی تاکید کرتے۔ وہ اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے ''ہمیں تو شاید مقامی ہونے کی وجہ سے یہ خیال آجائے کہ ہمارا علاقہ یا ہماری حکومت ہے لیکن یہ لوگ خالص اللہ کے دین کے لیے اپنے وطن چھوڑ کر ہمارے دست و بازو بننے یہاں آئے ہیں''۔

کابل کے سقوط کے بعد مہاجر مجاہدین کی اکثریت اپنے خاندانوں سمیت پکتیا کی طرف منتقل ہوگئی۔ اگر چہ ان میں نوجوان اور بزرگ بھی تھے لیکن زیادہ تعداد لاوارث خواتین اور بچوں کی تھی جن کے سرپرست یا تو شہید ہوگئے تھے یا پھر شمال کی طرف گھیرے میں پھنس گئے تھے۔ ان مہاجرین میں سے قابلِ ذکر، قاری محمد طاہر فاروقؒ، ابو خباب المصریؒ، عبد الرحمٰن کینیڈیؒ، شیخ ابو علیؒ، ابو اللیث اللیبیؒ، سیف العادل، ابو مصعب السوری، زید الخیر، ابو محمدؒ اور عبد الہادی وغیرہ تھے اس کے علاوہ بہت سے عرب، چیچن، ازبک اور ترکستانی مجاہدین اور ان کے خاندان بھی تھے۔

ملا سیف الرحمٰن منصورؒ نے اپنے جنوبی وزیرستان کے ایک قریبی دوست نیک محمد شہیدؒ کے ساتھ مل کر مہاجرین اور ان کے خاندانوں کے افغانستان سے محفوظ انخلا اور اپنے وطنوں کو واپسی کا انتظام کرنا شروع کیا تاکہ ہزاروں مہاجر مجاہدین اور خواتین امریکی درندوں کے ظلم سے محفوظ رہ سکیں۔ پہلے مرحلے میں ملا صاحب نے مہاجرین کو زرمت، پکتیا اور پکتیکا میں مقامی لوگوں کے ہاں ٹھہرانے کا انتظام کیا، اس دوران نیک محمد شہیدؒ نے وزیرستان میں ان کے لیے جگہوں کا بندوبست کیا۔ مہاجرین کے پاس موجود گاڑیاں اور دیگر چیزیں وغیرہ بیچ کر یہ رقم زادِ راہ کے طور پر ان کو دی گئی پھر ایک خفیہ اور منظّم پروگرام کے ذریعے مجاہدین کی خواتین اور بچوں کو وزیرستان کے ذریعے کراچی کے ساحل تک پہنچایا اور پھر یہاں سے سمندری یا فضائی راستوں کے ذریعے اپنے ملکوں کو روانہ کیا گیا۔ اس طرح عرب مجاہدین کے کئی خاندان محفوظ اور باعزت طریقے سے اپنے گھروں تک پہنچ گئے۔

مہاجرین کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ ملا سیف الرحمٰنؒ اور ان کے ساتھیوں نے امریکہ کے خلاف مزاحمت کو منظّم کرنے پر بھی بھرپور توجہ دی۔ چنانچہ انہوں نے ضلع زرمت کے جنوبی علاقے شاہی کوٹ کے پہاڑوں [جہاں روس کے زمانے میں بھی مجاہدین کا ایک مضبوط مرکز تھا] میں مرکز بنایا۔ گردیز اور دیگر علاقوں سے ہلکا اور بھاری اسلحہ یہاں منتقل کیا گیا اور اس کے علاوہ شاہی کوٹ کے درے کے چاروں طرف مضبوط مورچے بنا کر ان پر طیارہ شکن گنیں نصب کی گئیں۔ مجاہدین نے دسمبر ۲۰۰۱ء سے لے کر مارچ ۲۰۰۳ء تک شدید سردی اور انتہائی سخت حالات کے باوجود اس مرکز کو مضبوط بنانے کا کام جاری رکھا۔ یہ وہ وقت تھا جب غاصب امریکی فوج فضائی اور زمینی ذرائع سے ہر جگہ مجاہدین کو تلاش کرتی پھر رہی تھی اور ساری مجاہد افغان قوم سخت عدم اطمینان اور بے چینی کا شکار تھی۔

ملا سیف الرحمٰنؒ نے ان سخت آزمائشی حالات میں صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کیا، نامساعد حالات، اسلحے اور ساتھیوں کی کمی اور تنہائی ان کے عزم کو ذرا بھی متزلزل نہ کر سکی اور نہ ہی انہوں نے جہاد کے عقل پرست مخالفین کے اس واویلے پر کوئی توجہ دی کہ ملا سیف الرحمٰنؒ کی امریکہ کے خلاف مزاحمت صرف پاگل پن اور بغاوت ہے۔ ملا سیف الرحمٰنؒ نے اپنے دوستوں اور مخالفین پر حجت تمام کرنے کے لیے ایک دن انہیں ضلع زرمت کے مرکز کے قریب ایک کچی مسجد میں اکٹھا کیا۔ پہلے انہوں نے سب کے خیالات سنے، ہر کسی کی رائے مختلف تھی۔ پھر انہوں نے سارے حاضرین کو مخاطب کر کے واضح الفاظ میں کہا ''اگر چہ میں پورا عالم نہیں ہوں لیکن الحمدللہ مجھے اتنا علم ہے کہ امریکی کافر حملہ آور ہیں اور ان کو نکالنے کے لیے جہاد فرض عین ہے اور اس کے ساتھ ہمارے شرعی امیر عالی قدر امیر المؤمنین نے بھی مجھے ہدایت کی ہے کہ امریکیوں کے خلاف جہاد کو ہر حال میں جاری رکھیں، میں آپ سے کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کرتا بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ مل کر جہاد کرے، تو اسے بیعت بالشھادۃ کرنی پڑے گی۔ ہمارے سامنے جہاد کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

9 ستمبر: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........مجاہدین اور افغان افواج کے درمیان شدید جھڑپ.........22 افغان فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

شورآب معرکہ

احمد نجیب

امریکی اور مغربی عسکری تجزیہ نگاروں نے تسلیم کیا ہے کہ افغانستان میں ''گرین آن بلیو حملوں'' اور طالبان کی یلغار سے یقین کیا جاسکتا ہے کہ افغانستان میں اتحادی افواج کا مشن ناکامی کے خطرے سے دوچار ہے۔ ۱۵ ستمبر کو طالبان کی جانب سے برطانوی عسکری کیمپ پر منظّم حملوں، اگلے دن دو برطانوی فوجیوں کو ایک افغان اہل کار کی جانب سے ٹھکانے لگائے جانے اور اس سے اگلے ہی دن ایک اور افغان پولیس اہل کار کے ہاتھوں چار اتحادی فوجیوں کی ہلاکت کی تصدیق کیے جانے کے بعد امریکی اور مغربی الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا نے اس ضمن میں کہا ہے کہ طالبان انتہائی سخت جان اور سخت ترین جنگ کے اہل ہیں، ان کی جانب سے حالیہ ایام میں کی جانے والی کارروائیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی اور اتحادی افواج کے انخلا کی حکمت عملی بھی شدید مشکلات سے دوچار ہے۔ برطانوی جریدے ''ڈیلی میل'' کے عسکری نامہ نگار نے برطانوی افواج کے کیمپ Bastion پر طالبان کی یلغار کو انتہائی منظّم قرار دیتے ہوئے تسلیم کیا ہے کہ اندر کی پکی خبر رکھنے والے طالبان کا ایک گروپ پرنس ہیری کے قریب پہنچ کر اُس کی حفاظتی اسپیشل آپریشن فورس کے اہل کاروں سے نبرد آزما ہوگیا تھا لیکن ہیری کی حفاظت کے لیے تعینات کیے جانے والے اہل کاروں نے اُسے طالبان کے ہاتھوں ہلاکت یا گرفتار ہونے سے بچانے کے لیے کیمپ کمانڈرز کے لیے تعمیر کیے جانے والے خصوصی بنکر میں منتقل کردیا۔ ڈیلی میل کا کہنا ہے کہ طالبان کا فدائی گروپ ہیری سے صرف چار سو گز کی دوری پر موجود تھا۔ اس جریدے کا ماننا ہے کہ طالبان نے اڈے میں جن طیاروں کو نشانہ بنایا ان میں برطانوی سی ہیریئر لڑاکا طیارے اور کوبرا ہیلی کاپٹرز بھی شامل ہیں۔ اڈے سے ملحق دوسرے حصّے میں موجود امریکی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں پر بھی طالبان نے حملہ کیا جہاں ان کے حملوں میں بیش تر امریکی ٹرانسپورٹ طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر تباہی کا شکار ہوئے۔ ڈیلی میل کا کہنا ہے کہ طالبان کے حملوں کے بعد ہیری محفوظ مقام کی جانب بھاگ کھڑا ہوا۔

ادھر دوسری جانب افغانستان میں نیٹو کمانڈر جنرل جان ایلن نے بادل نخواستہ تسلیم کیا ہے کہ کیمپ Bastion میں حملہ آور طالبان نے کیمپ میں ہیری کی حفاظت کے لیے خصوصی طور پر تعینات کیے جانے والے یو ایس میرینز اور اسپیشل آپریشن فورسز کے ساتھ زمینی جنگ میں دو بدو لڑائی کی جس کو اس کیمپ میں موجود عسکری کمانڈر نے افغانستان میں اب تک کی تاریخ کا ''سخت ترین معرکہ'' قرار دیا۔ لاس اینجلس ٹائمز اور ایسوسی ایٹیڈ پریس کے مطابق افغانستان میں موجود نیٹو کمانڈر نے اس موقع پر جاری کیے جانے والے بیان میں تسلیم کیا کہ طالبان کے حملے میں ۶ ہیریر جیٹ طیارے مکمل تباہی سے دوچار ہوئے جب کہ دو بم بار طیاروں کو شدید نقصان پہنچا۔ نیٹو افواج نے یہ بھی تسلیم کیا کہ طالبان کے فدائی حملوں میں اسی کیمپ کے اندر کارگزار تین بڑے ری فیولنگ اسٹیشن (refueling stations) بھی تباہ ہوئے ہیں جب کہ ڈرونز، جنگی لڑاکا اور بم بار طیاروں کو محفوظ رکھنے کے لیے تیار کردہ ۶ ہینگرز بھی طالبان نے تباہ کیے۔ کیمپ میں (اسلحہ اور ساز و سامان کے) کئی اسٹور بھی تباہ کردیے گئے۔ طالبان نے اپنی آفیشل ویب سائٹ پر ''شوراب معرکہ'' کی تفصیلات شائع کی ہیں۔ طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے برطانوی جریدے کو دیے جانے والے ایک انٹرویو میں کہا کہ ہم اس حملے کی مدد سے ہیری اور امریکیوں کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ وہ جان جائیں کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف فلم بنانے پر ہم سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں میں کیا ردعمل ظاہر ہوسکتا ہے......العربیہ الیکٹرونک نیوز چینل کے مطابق ایساف نے تسلیم کیا ہے کہ طالبان کے حملوں میں کئی اسٹورز بھی بری طرح تباہ ہوچکے ہیں۔ طالبان نے بھی کہا کہ مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہونے والے اسٹورز میں اشیائے ضروری اور ساز و سامان کے ساتھ بھاری مقدار میں اسلحہ اور بارود بھی موجود تھا۔

طالبان کی طرف سے ہلمند میں موجود سب سے بڑے امریکی ہوائی اڈے پر فدائی حملے نے دنیا بھر کے دفاعی ماہرین کو حیران کرکے رکھ دیا۔ محتاط مغربی اندازے کے مطابق حملے میں ۲۲ کروڑ ڈالر مالیت کے جنگی ہوائی جہاز، ری فیول کرنے والے طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ ہوئے۔ اسے ویت نام جنگ کے بعد امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے لیے سب سے زیادہ مالی نقصان والا حملہ قرار دیا گیا۔

طالبان ترجمان نے ہلمند میں نیٹو کیمپ پر کیے جانے والے منظّم حملوں کو ''آپریشن شورآب'' کا نام دیا اور بتایا کہ کارروائی کی نوک پلک اس وقت درست کی گئی جب برطانوی شہزادہ ہیری افغانستان میں بطور اپاچی گن شپ ہیلی کاپٹر فائٹر تعینات ہوا۔ طالبان ترجمان نے بتایا کہ جب ایک ملعون امریکی پادری اور اس کے ساتھیوں کی جانب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر وار کرنے کے لیے فلم بنائی گئی تو اس وقت طالبان کی عسکری قیادت نے بیسشن کیمپ پر امریکی اور برطانوی افواج کے ٹھکانوں پر حملے کے لیے مجاہدین کا چناؤ کرنے کا اعلان

9 ستمبر: صوبہ ہلمند............ضلع گلکی............مجاہدین کے افغان چیک پوسٹوں پر حملے............17 افغان فوجی ہلاک............بڑی مقدار میں فوجی سامان غنیمت

کیا،اس موقع پر ہزاروں مجاہدین نے اس عظیم کام کے لیے خود کو پیش کیا اور بصد اصرار کہا کہ انہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے درپے امریکیوں اور اتحادیوں کے خلاف فدائی کارروائی کے لیے منتخب کیا جائے۔ لیکن امارت اسلامی کے ذمہ داران نے ان میں سے صرف ۱۵ مجاہدین کو منتخب کیا۔ جن میں قندھار سے تعلّق رکھنے والے نور احمد، بشیر احمد، بلال، نذیر احمد، نور احمد، عبداللہ، محمد امین، زاہد اور فتح اللہ خان...... غزنی سے تعلّق رکھنے والے محمد ہاشم زاہد، عبدالقیوم......زابل سے حمد اللہ اور عبداللہ جب کہ لوگر صوبہ سے ابوذر اور حمزہ نامی مجاہدین شامل تھے۔ ذبیح اللہ مجاہد نے بتایا کہ پندرہ فدائین میں سے ۳ کے پاس صرف راکٹ لانچر تھے، جب کہ باقی ہر فدائی کے پاس گیارہ گیارہ راکٹس، گیارہ گیارہ سو گولیاں اور آٹو میٹک پستول تھے، ان میں سے تین فدائین کے پاس ہیوی مشین گنیں بھی تھیں، ہر فدائی کے پاس کلاشنکوفیں اور ان کے میگزین کے ساتھ ساتھ چھ چھ دستی بم بھی موجود تھے۔ جب کہ دو فدائیوں کے ذمہ بڑے بموں اور دھماکہ خیز مواد کی مدد سے کیمپ کے اندر موجود اہداف کو نشانہ بنانا تھا۔

اتحادی کیمپ پر حملے کے لیے مجاہدین کو تین مجموعات میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے مجموعہ کو موذن رسول، حضرت بلال حبشیؓ کے نام سے، دوسرے مجموعے کو امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے نام سے اور تیسرے مجموعے کو سیف اللہ حضرت خالد بن ولیدؓ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ میمنہ سے مجموعۂ بلال حبشیؓ، میسرہ کی جانب سے مجموعۂ خالد بن ولیدؓ اور قلب سے مجموعۂ عمر فاروقؓ کو حملے کی ذمہ داری تفویض کی گئی۔ ان تمام مجموعات نے اپنی اپنی کارروائیوں کو احسن انداز سے تکمیل تک پہنچایا، اپنے اہداف کو ٹھیک ٹھیک نشانہ بنایا اور بالآخر جام ہائے شہادت نوش کیا۔ طالبان نے بیسشن کیمپ پر حملے کے بعد ایک مجاہد کو بھی اس کیمپ کے باہر متعین کر دیا جس نے اس کیمپ پر حملے کی ویڈیو بنائی اور بعد ازاں یہ ویڈیو طالبان نے جاری بھی کی ہے۔ یہ ویڈیو انٹرنیٹ پر اس ایڈریس سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے:

http://archive.org/download/shorabalemarahstudio/shorab-base-alemarha-stuido.mpg

شب دس بجے یہ حملہ شروع ہوا جب طالبان فدائی دستے کیمپ کی دیواریں پھاند کر اندر گھس گئے۔ مجموعہ عمر فاروقؓ نے اپنے ہدف یعنی کیمپ کے رہائشی حصّے کو نشانہ بنایا اور سامنے آنے والے ہر ہدف، فوجی، خیمے اور ذخیرہ گاہ کو نذر آتش کر دیا، یہی گروپ ہیری کو پکڑنے یا ہلاک کرنے کے لیے کیمپ کے مرکز تک پہنچنے میں کامیاب رہا۔ جس کے دوران میں امریکی اور اتحادی افواج میں ہڑبونگ مچ گئی، اس موقع پر مجاہدین کے نعروں، گولیوں کی تڑتڑاہٹ، بموں اور راکٹوں کے دھماکوں، اتحادی افواج کے اہل کاروں کی چیخ و پکار اور فوجی سائرنوں کی آوازوں نے عجیب وغریب منظر پیش کیا۔ جب کہ دوسرے مجموعہ بلالؓ نے کیمپ کے اندر جوابی حملہ کرنے والے فوجیوں اور تیل کے ڈپوؤں کو اپنے راکٹوں اور دستی بموں سے نشانہ بنایا۔ مجموعہ خالدؓ بن ولید نے کیمپ کے اندر خصوصی طور پر قائم فضائی ہینگرز اور ان میں محفوظ لڑاکا طیاروں، گن شپ ہیلی کاپٹروں اور بم بار طیاروں کو تباہ کرنے کا کام شروع کیا جو انتہائی منظّم انداز میں مکمل کیا گیا۔

طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے بتایا کہ مجاہدین کی یہ کارروائی صبح آٹھ بجے تک جاری رہی، جس کے بعد معرکہ اختتام کو پہنچا۔ ذبیح اللہ مجاہد نے اس معرکے میں دو اعلیٰ صلیبی فوجی افسران سمیت ۷۴ اتحادی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳۴ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی جب کہ طالبان نے ۱۱ طیاروں کی تباہی کے ساتھ ساتھ تیل کے ڈپوؤں کی تباہی کے بارے میں مفصل بیان جاری کیا۔ واضح رہے کہ قندھار، ہرات شاہراہ پر سفر کرنے والے سیکڑوں افراد نے اس کیمپ پر حملے اور یہاں ہونے والی تباہی کا اٹھنے والے دھوئیں کی مدد سے نظارہ کیا۔

امریکی جریدے لاس اینجلس ٹائمز کی خصوصی رپورٹر لارا کنگ نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ حملہ انتہائی منظّم اور حیران کن تھا، تفتیش کار افسران اور اتحادی کمانڈرز اس نکتے پر سوچ رہے ہیں کہ آخر اس قدر بھاری مقدار میں اسلحہ کس طرح کیمپ تک لایا گیا اور طالبان دیوار پھاند کر کس طرح کیمپ میں داخل ہوئے؟ برطانوی جریدے ڈیلی میل نے لکھا کہ برطانوی افواج کے کمانڈرز کا یہ فیصلہ درست ثابت ہوا ہے کہ افغانستان میں تعینات ہیری کی حفاظت اور اسے طالبان سے بچانے کے لیے اسپیشل پروٹیکشن آفیسرز کو اس کے گرد چوبیس گھنٹوں کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ جب طالبان نے کیمپ پر حملہ کیا تو اس وقت بھی ہیری اپنے مسلح محافظوں کے حصار میں تھا اور محافظوں نے اُسے محفوظ مقام کی جانب بھگا دیا۔

دنیا حیران ہے کہ مجاہدین کے تینوں فدائی دستے، سو سے زیادہ مربع کلو میٹر پر محیط علاقے میں اتحادی افواج کے جاسوس طیاروں، خلائی سیارچوں کی نگرانی اور چپے چپے پر گشتی پارٹیوں، کیمپ کے اطراف سولہ کلو میٹر کے دائرے میں نگران کیمروں کی نگاہوں سے کس طرح محفوظ رہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت، مدد، تائید کی کھلی نشانیوں میں سے ہے۔ اور موجودہ صلیبی جنگ میں مجاہدین کے پاس اصل ہتھیار اور حقیقی قوت نصرتِ رب کی صورت میں موجود ہے۔ یہود و نصاریٰ کے جدید اور مہلک ہتھیاروں سے لیس افواج اور مجاہدین کے بے سروسامان لشکر کے مابین اصل فرق یہی نصرتِ الٰہی ہے...... کہ صلیبی افواج جس سے یکسر محروم ہیں اور مجاہدین جس کے بل بوتے پر تمام ''زمینی خداؤں'' کے کبر و نخوت کو خاک آلود کر رہے ہیں۔ اللہ کی اسی نصرت اور مدد کے بل بوتے پر افغانستان میں مجاہدین صلیبیوں سے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر ہاتھ ڈالنے کا بدلہ چکا رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

10 ستمبر: صوبہ ہلمند............ضلع گلبی............اتحادی اور افغان فوج کے خلاف مجاہدین کی کارروائیاں............24 فوجی ہلاک............متعدد زخمی............2 ٹینک تباہ

جہادِ افغانستان کا کرشماتی نتیجہ

ڈاکٹر ابو بدر

محض اسباب پر بھروسہ کرنے والوں کے لیے اس کرشماتی نتیجے میں لازماً تحقیق کے سامان ہوں گے۔ لیکن اہلِ ایمان اور اُن کا بچہ بچہ آیاتِ الٰہیہ کی ترنم ریز حلاوتوں کو حرزِ جاں بناتا، سجدۂ حمد و استغفار کرتا ہوا مصروفِ ترتیل ہے۔

اسباب کی زنجیر سے بندھی واقعات کی اس دنیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اپنے عظیم نتائج اہلِ بصیرت کے سامنے لاتی ہے تو اُن کا اللہ مالک ارض وسماء پر یقین وایمان اور پختہ ہوجاتا ہے، وہ اور زیادہ اعتماد اور اللہ کے بھروسے سے اللہ کی راہ میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں لگ جاتے ہیں۔

افغان جہاد کا عجیب وناقابلِ یقین نتیجہ تاریخِ عالم کی ایک ایسی سچّائی کہ جس سے اب کسی طور منہ چُرانا ممکن نہیں رہا ہے۔ درجنوں تحقیقات، سیکڑوں کتابوں، ہزاروں لاکھوں تجزیوں کا باعث بننے اور کروڑوں اذہان کو بدلنے کا یہ واقعہ تاریخِ عالم میں اللہ رب العزت کی سنتِ غیر مبدلہ کے لحاظ سے منفرد اور یکتا نہیں بلکہ عاد وثمود، فرعون ونمرود، روم وفارس، فرانس وبرطانیہ اور روس کی تباہی کے بعد امریکہ ہی نہیں تمام عالم کی دجالی طاقتوں کی ذلت آمیز شکست اور تباہی کا تسلسل ہے۔ جو ایک طرف تو کفر، ظلم اور شرک کی طاقتوں کے منہ پر کالک ملتا ہے، وہیں دوسری جانب اہلِ ایمان کے نورِ فتح سے منور چہروں اور جگمگاتی جبینوں کی حیات افزا زیارت سے بھی طمانیت بخشتا ہے۔

مسلمانوں کو دجالی قوتوں نے اپنی طاقت کے مظاہروں اور پروپیگنڈے سے کبھی متاثر اور کبھی مرعوب کرنے کی بہت کوشش کی۔ بسا اوقات اس سیلِ کفر وشرک کی ہمرکاب قوتوں نے اپنی مالی، افرادی، سائنسی، علمی، اسلحی اور تکنیکی حشر سامانیوں سے خوف زدہ بھی کیا۔ پروپیگنڈے کے زور پر ہمیں بتایا گیا کہ دنیا میں معاشی طاقت ہی اصل طاقت ہے۔ مسلمان اس جنگ میں ''گنجی کیا نہائے گی اور کیا نچوڑے گی'' کا مصداق ہیں۔ کبھی ہمیں بتایا گیا کہ دنیا کی کارفرما قوت وہی ہے جو سائنس اور ٹیکنالوجی میں سب سے بہتر ہے۔ دیکھو اُس کا گھسن (مُکا) نزدیک ہے یا اللہ؟ کبھی بڑے ناصحانہ انداز میں ہمیں سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یورپ کی متحدہ فوجی، افرادی، اسلحی، سائنسی، علمی، تحقیقی اور معاشی قوت پوری دنیا کو اپنے جلو میں لیے، ماضی کے تجربات سے سبق سیکھ کر تم پر حملہ آور ہے۔ تمہاری جان اور اثاثے بچنے کی صرف ایک صورت ہے کہ تم خنجرِ عدو کے آگے اپنی گردن ڈال کر راضی برضائے عدو ہوجاؤ۔ ہاں صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ تمہاری لغزشوں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے تمہیں اپنی غلامی سے مشرف فرما کر زندہ رہنے کی رعایت دے دے۔ کبھی عامۃ المسلمین کا اعتماد مومنین اور مجاہدین کی جاں سپاریوں کو مشکوک بنا کر متزلزل کرنے کی یوں کوشش کی جاتی ہے کہ یہ مجاہدین بھی دراصل اُسی دجال کے ایجنٹ ہیں اور اُسی کے ایجنڈے کی تکمیل کر رہے ہیں۔ جسے مجاہدین دجال کہتے ہیں اُسی سے ڈالر لیتے ہیں اور اُسی کے حکم پر مسلمانوں کو قتل کرتے پھرتے ہیں یہی لوگ اپنی حرکتوں سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو مشتعل کرتے ہیں، پھر نتیجتاً وہ مجبُور ہوکر مسلمانوں پر بم باریاں کرتے ہیں۔ مجاہدین کی ہر کارروائی کو یہ یہود، ہنود اور نصاریٰ کی دہشت گردی کا جواز بناتے، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا، اپنے بھونپوں قلم کاروں، تجزیہ نگاروں، کالم نویسوں، اینکرز، سیکولر دوستوں اور نمک خواروں کو ساتھ ملا کر مسلسل ہمارے قلوب واذہان کو کچوکے لگاتے اور ہمیں اپنے تئیں ڈراتے ہیں۔

یہ دو ہزار ایک کی بات ہے۔ اس خطرناک منظر نامے میں دنیا کے نقشے کو رکھیے۔ ہمارے انتہائی مغرب میں بحرِ اوقیانوس کے پانیوں کے اُس طرف غرور وتکبر کا عامہ لپیٹے، کفر، شرک، ظلم اور انسانیت دشمن طاقتوں کا سرغنہ امریکہ مسلمان، اسلام، مسلم تہذیب اور مسلم سرزمینوں کو تباہ کرنے کے لیے بحیرہ روم کے دہانے پر لاؤ لشکر لیے یوں آگے بڑھا کہ شمال سے اُس کی بغل میں سپین اور یسار میں فرانس، اٹلی، برطانیہ، ناروے، جرمنی، سویڈن، رومانیہ، بلغاریہ، یونان یعنی سارا یورپ اور ترکی کی سیکولر فوج اس کے ہم رکاب تھی۔ جنوب میں مراکش کو دباتا پورے افریقہ اور یہاں کی مسلم مملکتوں پر قابض اپنے گماشتوں کی مدد، پیسے، افواج اور انٹیلی جنس شیئرنگ سے مدد لیتا بحیرہ روم کو لتاڑتا، بحیرہ احمر کے پانیوں سے طوفان اٹھاتا، سعودی عرب اور دوسرے عرب ممالک کے تیل اور مال کو اپنی افواج کے پیٹ کے جہنّم کا ایندھن بناتا، یمن پر ترک تاز کرتا، بحیرہ عرب سے ہوکر خلیج کے پانیوں میں ایران سے نورا کشتی کرتا، عراق کو تاراج کرکے ہندوستان کو اپنے عقب میں رکھ کر جب کراچی کے ساحل پر دستک دینے لگا تو کمانڈر جنرل اور اُس کے بزدل طائفے کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور پتلونیں گیلی ہوگئیں۔ ان کی گھبراہٹ اور گھگیاہٹ نے امریکہ بہادر کے حوصلوں کو دوچند کردیا۔ وہ انہیں گاجر دیتا، چابک سے ان کی پشت پر ذلت کے نشان ثبت کرتا اور ڈومور کی چپ راست (Left, Right) پر مرغا بنا کر ایران کی دو لاکھ طاغوت کی مددگار افواجِ قاہرہ، شیعہ حزبِ وحدت کی عنایتوں اور روس کے خوش دلانہ تعاون سے ہمارے مسلم برادر ملک افغانستان پر چڑھ دوڑا تو پوری دنیا اس کانے دجال کی فتح کے شادیانے بجانے پر مستعد ہوگئی۔ (بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

10 ستمبر: صوبہ جوزجان .... صدر مقام شبرغان .... مجاہدین کا افغان فوجیوں پر .... ایک فوجی گاڑی تباہ .... 5 افغان فوجی ہلاک

افغانستان میں سفید ہاتھی کی موت

سلمان جاوید

افغانوں یا افغانستان کا تذکرہ فوراً ہمیں بڑی جنگوں اور اِن جنگوں میں اُن عظیم طاقتوں کی ہزیمت کی یاددلاتا ہے جنہوں نے اس سرزمین کے لوگوں کو غلام بنانے کی کوشش کی تھی۔ ہمیں شاید ان جنگوں کا تجربہ نہ ہوا ہو، یا ہم نے خود اِن میں سے کچھ کا براہِ راست مشاہدہ نہ کیا ہو، لیکن افغانستان کی داستان اتنی شاندار ہے کہ سیکنڈوں میں اُن جنگوں کے ہر لمحے کو باآسانی اپنے ذہنوں میں لایا جاسکتا ہے۔

۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے طالبان کی حکومت اور القاعدہ کو ختم کرنے کے لیے افغانستان پر جارحیت کی۔ اُس وقت سے وہ ملک جو ۱۹۸۰ء کی دہائی میں روسی ریچھ کے لیے پھانسی کا پھندہ بنا تھا، اب عظیم سفید ہاتھی یعنی امریکہ کے لیے مقتل بن چکا ہے۔ امریکہ کی افغان مہم جوئی کی قیمت اور مشکلات میں گزشتہ چند برسوں کے دوران کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ نتیجتاً وہ وسائل جوان قوتوں نے جنگوں کے لیے جمع کیے تھے آہستہ آہستہ ختم ہورہے ہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے کبھی اتنے لمبے منصوبے کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔ ان کے ذہن میں کاؤبوائے طرز کا منصوبہ تھا جس کی تکمیل پر انہیں اپنے دوستوں کو ترقیاتی معاہدوں اور دیگر منصوبوں کے ذریعے نوازنا تھا۔ اسے رائے عامہ کو ان کے حق میں کرنے اور مختصر لیکن تباہ کن جنگ میں کامیابی کے ان دعووں کو اخلاقی جواز بھی عطا کرنا تھا جو پبلک ریلیشنز کا ماسٹر کلاس ہوتا۔ لیکن جس چیز کی انہوں نے منصوبہ بندی نہیں کی تھی وہ تھی ۱۰ برس تک افغانستان کی دلدل میں پھنس جانا۔

افغانستان پر قبضہ اور اس کے اثرات ٹیومر کی طرح بڑھ چکے ہیں اور اب اس سطح تک پہنچ چکے ہیں جہاں یہ امریکی سلطنت کو ہر طریقے سے نگلنے والے ہیں۔ سماجی اور جغرافیائی سیاسی عوامل آنے والی خانہ جنگی اور آخرکار (امریکی دستور کے پروویژن کے مطابق) امریکہ کے اندر بہت ساری ریاستوں کی آزادی اور معاشی تباہی جو امریکی تقسیم کے لیے عمل انگیز ثابت ہوگی .... یہ سب امریکی مستقبل کے خدوخال ہیں۔

وال اسٹریٹ پر قبضہ کرو جیسی تحریکیں چند مثالیں ہیں جو دن بدن بڑھتی جارہی ہیں اور یہ ایسی معیشت اور معاشرے کی نشانیاں ہیں جو ناقابلِ مرمت حد تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ میدانِ جنگ میں صورت حال بدتر ہوتی جارہی ہے۔ کئی محاذوں پر بہت سارے گاؤں اور سویلین علاقوں سے امریکی فوجوں کو نکلنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ قرآن پاک جلانے کا سانحہ اور آئے روز کا قتل عام امریکی مایوسی اور ذہنی تباہی کے مظاہر ہیں۔ امریکی فوجیوں کی طرف سے افغان مسلمانوں کے بہیمانہ قتل عام میں خواتین اور بچوں کی اکثریت ہی شکار ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہورہا ہے؟ رابرٹ فسک نے برطانوی اخبار انڈیپنڈنٹ میں شائع ہونے والے اپنے مضمون میں اس کی وضاحت کچھ یوں کی ہے:

اب یہ ایک غیر معمولی استدعا تھی جو افغانستان میں امریکی کمانڈر کی جانب سے کی گئی۔ اعلیٰ جرنیل کو اپنی بہت منظم ممتاز اور پیشہ ور فوج کو بتانا پڑا کہ وہ افغانوں سے انتقام نہ لیں جن کی مدد، تحفظ، نگہداشت اور تربیت وغیرہ کرنے وہ یہاں آئے تھے۔ ان کو اپنے سپاہیوں کو بتانا پڑا کہ وہ قتل نہ کریں۔ میں ان جرنیلوں کو جانتا ہوں جنہوں نے اسی طرح کی باتیں ویتنام میں کی تھیں۔ لیکن افغانستان؟ کیا ایسی (ویت نام والی) صورت حال آچکی ہے! مجھے خدشہ ہے کہ یہ وقت آچکا ہے۔ میں ان جرنیلوں کو ناپسند کرتا ہوں، میں ان میں سے کئی سے ملا ہوں اور زیادہ تر کو بہت اچھی طرح پتا ہے کہ کیا ہورہا ہے۔

جنگ کی معاشی قیمت:

وقتاً فوقتاً منظر عام پر آنے والی رپورٹوں، رپورٹر کے ذاتی تجربات اور افغان جنگ کی لاگت دکھانے والے مالیاتی اعداد وشمار دراصل اشارات ہیں جو آنے والے دنوں کے رجحانات کی مکمل وضاحت کرتے ہیں۔ دی ایج آسٹریلیا میں ''بدصورت پرندہ افغانستان میں آخری لائف لائن'' کے عنوان سے شائع ہونے والی ایک حالیہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ صورت حال اتنی خطرناک ہوچکی ہے کہ نیٹو افواج کے لیے پیدل یا سڑک پر حرکت کرنا اب ممکن نہیں رہا۔ اور ان کو کم فاصلے پر جانے اور رسد کی فراہمی کے لیے بھی ہیلی کاپٹر کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ان کو کم فاصلے پر موجود چیک پوسٹوں تک رسد کی فراہمی جیسے چھوٹے کام کے لیے بھی نقل وحمل کے زیادہ خرچ والے ذرائع استعمال کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

افغانستان میں آسٹریلیا کے واحد ہیلی کاپٹر یونٹ روٹری ونگ گروپ کے دو چینوک ہیلی کاپٹروں کا کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل اسکاٹ نکولس کہتا ہے کہ (کیونکہ) آئی ای ڈی (دھماکا خیز مواد) کی وجہ سے سڑکیں محدود ہیں اس لیے نقل وحمل کا بنیادی ذریعہ ہیلی کاپٹر ہیں۔ دستیاب ڈیٹا کی مدد سے ہم اِس سے دلچسپ نتائج اخذ کرسکتے ہیں۔ فوجیوں کے لیے لائف لائن (زندگی بخش) کی حیثیت رکھنے والے یہ ہیلی کاپٹر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو بڑی معاشی تباہی سے دوچار کررہے ہیں۔

یہ مشینری جو اتحادی افواج استعمال کررہی ہیں ان کی صرف آپریٹنگ لاگت اتنی ہے کہ وہ ٹیکسوں تلے دبے مگر بے وقوف امریکی عوام کو مزید دیوالیہ بنانے اور ریاست

10 ستمبر: صوبہ بادغیس .... ضلع سنگِ آتش .... بارودی سرنگ دھماکہ .... نیٹو ٹینک تباہ .... 5 نیٹو فوجی ہلاک ہوگئے۔

ہائے متحدہ سے آزادی پر اُبھارنے کا لازمی سبب بنے گی۔ یہاں ان کی فی گھنٹہ آپریٹنگ لاگت امریکی ڈالرز میں دی جارہی ہے۔ لائٹ ہیلی کاپٹر کے ماڈل بیل یو ایچ۔آئی ایچ کا دورانِ پرواز ایک گھنٹے کا خرچہ ۸۳۵ ڈالر، ہیلی کاپٹر کے ماڈل ہوئے II کا خرچہ ۵۳۵ ڈالر، ماڈل ایس ۷۶ کی لاگت ۱۱۷۸ ڈالر، اور ای سی ۱۵۵ ڈولفن کا خرچہ ۱۱۵۷ ڈالر ہے۔ میڈیم لفٹ ہیلی کاپٹر کے ماڈل یو ایچ ۶۰ بلیک ہاک کا خرچہ ۲۱۹۹ ڈالر، ایم آئی ۱۷ کا ۲۸۵۰ ڈالر، اے ایس ۳۲۲ سپر پوما کا ۱۸۸۳ ڈالر، اور سی ایچ ۴۷ ڈی (چینوک) کا خرچہ ۲۴۳۰ ڈالر ہے۔ ہیوی لفٹ ہیلی کاپٹر کے ماڈل دی سیکورسکی سی ایچ۔۵۳ ای سپر اسٹالین کا خرچہ ۲۰۰۰۰ ڈالر ہے، جب کہ اٹیک ہیلی کاپٹر کا ماڈل اے ایچ ۶۵ اپاچی ایک گھنٹے میں امریکی ٹیکس دہندگان کے ۳۸۵۱ ڈالر اور اے ایچ ون ایس ۱۵۶۹ سے ۱۷۵۷ ڈالر ہوا میں پھونک دیتے ہیں، اور اس کے بدلے رسوائی اور ذلت ان مجاہدین کے ہاتھوں جن کے پاس ٹیکنالوجی اور پیسہ تو نہیں لیکن جذبہ ایمانی اتنا کہ اس کو گننا یا تولنا ممکن نہیں ہے۔ ان اعداد و شمار میں مرمت اور مینٹی نینس کے اخراجات اور دیگر ہارڈ ویئر کا خرچ شامل نہیں ہے جن کا باقاعدگی کے ساتھ تبدیل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ گھونسلا جہاں یہ ہیلی کاپٹر سستانے آتے ہیں، کا خرچہ بھی اس کے علاوہ ہے۔

ٹاسک فورس ایگل لفٹ بگرام کے ہوائی اڈے میں بڑی سرگرمیوں کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ رِجمنٹ ۵۲ ہیلی کاپٹروں کا ذمہ دار ہے جن میں اپاچی، کیوا، چینوک اور بلیک ہاک شامل ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر ایک بڑے علاقے میں رسد کی فراہمی، جنگی مہمات میں مدد اور سپاہیوں کی منتقلی کا کام انجام دیتے ہیں۔

صرف مشرقی افغانستان میں اس مقصد کے لیے ۱۸ ہزار مربع میل کا احاطہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر ہم دستیاب ڈیٹا اور صرف بگرام کے ہوائی اڈے پر عملیاتی روٹس کی تعداد کی بنیاد پر اوسط نکالیں تو بات واضح ہوجائے گی کہ افغانستان کی دلدل کس طرح سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی مشترکہ عسکری قوت کو تباہی سے دوچار کررہی ہے۔

مثال کے طور پر روزمرہ رسد کی فراہمی اور درج بالا ڈیٹا کا تجزیہ بتاتا ہے کہ اس علاقے میں ہر ہیلی کاپٹر کے فی گھنٹہ چارجز ۱۳۵۰۰ امریکی ڈالر بنتے ہیں۔ اگر ہم ہنگامی صورت حال سے ہٹ کر صرف نارمل آٹھ گھنٹے کے کام کے لیے اس رقم کو گھنٹوں اور ہیلی کاپٹروں کی تعداد سے ضرب دیں تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف افغانستان میں اپنی بقا کے لیے امریکہ کو اوسطاً ۱.۴ ملین ڈالر فی دن کے حساب سے خرچ کرنا پڑتے ہیں۔ امریکی ٹیکس دہندگان اس خرچ کا ۷۵ فی صد برداشت کرتے ہیں، اور ہمیں یہاں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اس کام کے لیے ہیلی کاپٹر جو ایندھن استعمال کرتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہے۔ اس میں مرمت اور مینٹی نینس کے اخراجات اور جنگی مہمات کی لاگت بھی شامل نہیں ہیں۔

سفید ہاتھی بہت جلد اپنے گھٹنوں کے بل گرنے والا ہے۔ لیکن یہ کئی اور ممالک کو بھی اپنے ساتھ گرائے گا۔ جب آپ عظیم سلطنتوں کا سورج غروب کرنے میں مہارت رکھنے والے 'اللہ وحدہٗ لاشریک پر ایمان رکھنے والے غیور افغانوں کے ساتھ' کاؤ بوائے' دنگل لڑنے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر لازمی نتیجہ یہی برآمد ہوگا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جہادِ افغانستان کا کرشماتی نتیجہ

شمال اور مشرق کے ممالک بھی مسلم دشمنی میں یکسو ہو کر معاشی ترقی کے اہداف حاصل کرنے اور جنگ سے بچنے کی پالیسی کو ڈھال بنائے اصحاب الاخدود کے افغانستان کو آگ کا گڑھا بنا دینے کے بے رحمانہ شیطانی کھیل میں شریک ہوگئے۔ اولادِ نمرود یعنی ایساف، نیٹو اور پینٹاگون نے نام نہاد مسلم ریاستوں کو مورچہ بنا کر افغانستان کی ہر ہر عمارت، اڈے، ہسپتال، سکول، یونی ورسٹی، مدرسے، مسجد، کھیت، بازار اور پہاڑ و دریا پر اپنے میزائلوں، طیاروں اور توپوں سے یوں آگ برسائی کہ اہل ایمان کے لیے کوئی جائے پناہ نہ رہی۔ ڈیزی کٹر بموں اور کارپٹ بم باری سے بربریت نے وہ ننگا رقص کیا کہ انسانیت شرما گئی اور ابلیس نے گولہ و بارود سے دھرتی پر وہ دہشت ناک تھاپ دی کہ پوری دنیا اس ننگِ انسانیت رقص میں تھرکنے لگی۔ انسانیت پر ظلم کی شب یوں طاری ہوئی کہ الا ماشاء اللہ سب ہی اس رات کی وحشت ناکیوں سے خوف زدہ ہو کر کونوں کھدروں میں دُبک گئے۔

لیکن رات کو دوام نہیں۔ اس رات کے عروج نے زوال کی وادیوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے قدم یوں رکھ دیا کہ جبر و ظلم کی طاقت بلندیوں سے پستیوں کی طرف لڑھکتا پتھر بن گئی۔ اب ۲۰۱۲ء ہے، تاریخ کے کوڑے دان نے ایک مرتبہ پھر اپنا منہ کھول دیا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی اور ہلاکت خیز جنگی مشینری، دنیا کی سب سے زیادہ دولت مند اقوام اور اُن کی کمائیاں، اُن کا سائنسی میدان میں عروج و کمال، دنیا کے بڑے بڑے معدنی، سمندری، فضائی، ارضی اور خلائی وسائل سے مالا مال طاقتیں، اُن کا علمی عروج، اُن کی ہزاروں یونی ورسٹیاں، لاکھوں پی ایچ ڈیز، سمندروں میں غوطے، فضا میں اُن کی لمبی اڑانیں اور خلا میں اُن کی جستیں کچھ بھی تو اُن کے کام نہ آیا۔ اتنی بڑی بڑی طاقتیں...... ایک شلوار قمیص، پرانی چادر، ٹوٹے پھوٹے جوتوں اور ہاتھوں میں کلاشن کوف تھامے چند دستی بموں سے لیس متوکل علی اللہ مجاہدینِ اسلام کے سامنے لیٹ گئیں۔ محض اسباب پر بھروسہ کرنے والوں کے لیے اس کرشماتی نتیجے میں لازماً تحقیق کے سامان ہوں گے۔ لیکن اہل ایمان اور اُن کا بچہ بچہ آیاتِ الٰہیہ کی ترنم ریز حلاوتوں کو حرزِ جاں بناتا، سجدۂ حمد و استغفار کرتا ہوا مصروفِ ترتیل ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ O وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجاً O فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّاباً O

☆☆☆☆☆

11 ستمبر: صوبہ لغمان............ضلع علی نگر میں.............بارودی سرنگ دھماکہ...............اتحادی فوج کا ایک ٹینک تباہ.............۵ صلیبی فوجی ہلاک

نصرِ رب......غزوہ بدر سے خراسان تک

عثمان یوسف

جنگ شروع ہونے قبل رات کو اہل کفار کے لشکر میں ہنگامہ ہاؤ ہو تھا، عیش و نشاط کی محفلیں تھیں، راگ رنگ ناچ گانا ہو رہا تھا۔ اور دوسری جانب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دربار میں سر کو جھکائے ہوئے ہیں اور نہایت عاجزی سے دعائیں مانگ رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں سے ڈھلک ڈھلک جاتی تھی، یارِ غار اور رفیق سفر حضرت ابوبکرؓ بار بار اس چادر کو درست کر رہے ہیں۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا کی کہ ''اے اللہ! یہ قریش سامان غرور کے ساتھ آئے ہیں تاکہ تیرے رسول کو جھوٹا ثابت کریں۔ اے اللہ اب تیری وہ مدد آجائے جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا۔ اے اللہ! اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت بھی ہلاک ہوگئی تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت کہیں نہیں ہوگی'' اور پھر اللہ نے اس جنگ میں اہل ایمان کی غیب سے مدد کی قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں کو مسلمانوں کی نصرت کے لیے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

''اور وہ موقع جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے جواب میں اس نے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں، یہ بات اللہ نے تمہیں صرف اس لیے بتادی کہ تمہیں خوش خبری ہو اور تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں، ورنہ مدد تو جب بھی ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ یقیناً اللہ زبردست اور دانا ہے (سورہ الانفال: ۹، ۱۰)

جب جنگ شروع ہوئی تو کفار کے سرغرور سے تنے ہوئے تھے، وہ اکڑتے ہوئے چلتے تھے ان کا خیال تھا کہ محض ایک زور کا جھٹکا لگے گا اور مدینہ کی نوزائیدہ اسلامی ریاست زمین بوس ہوجائے گی اور اسلام کا نام و نشان مٹ جائے گا (نعوذ باللہ) لیکن جب جنگ کا اختتام ہوا تو غرور سے تنے ہوئے سر ندامت سے جھکے ہوئے تھے، تکبر سے اٹھتے قدموں کے بجائے مرے مرے قدم تھے اور طاقت ور جسم یا تو خاک میں مل چکے تھے یا زخم خوردہ۔ یوں اللہ تعالیٰ نے ان کے غرور کو توڑ کر رکھ دیا، اس غزوہ میں ۱۴ مسلمان شہید ہوئے جب کہ کفار کے ۷۰ افراد ہلاک ہوئے اور اتنے ہی قیدی بنا لیے گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں مکہ کے کئی سردار اور با اثر افراد بھی تھے جن میں سرفہرست ابوجہل ہے جو کہ دو کم عمر صحابہ کرام حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا۔ اس کے علاوہ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف جیسے مشہور سرداران قریش بھی اس جنگ میں کام آئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو رہتی دنیا تک کے لیے ایک سبق دے دیا کہ اگر دلوں میں کامل ایمان ہو، دین پر مر مٹنے کا جذبہ ہو، اور اللہ پر توکل ہو تو باطل کی بڑی سے بڑی طاقت کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ ایسے ہر معرکے میں عددی اکثریت اور مادی وسائل کی کمی کے باوجود اہل ایمان ہی کامیاب ہوں گے۔ اس ضمن میں کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن زیادہ دور کیوں جائیں ابھی ماضی قریب میں بھی وقت کی ایک ''سپر پاور'' روس نے طاقت کے نشے میں خطۂ خراسان افغانستان میں لشکر کشی کردی۔ اس وقت بھی اللہ پر توکل کرنے والے میدان عمل میں نکل آئے قرآن کی اس آیت کی تفسیر بن کر کہ ''نکلو اللہ کی راہ میں خواہ ہلکے ہو یا بوجھل'' اس لیے سچے اہل ایمان مقابلے پر کھڑے ہوگئے۔ اس وقت بھی نام نہاد مسلمانوں در حقیقت منافقین نے نہ صرف یہ کہ خود جہاد میں حصہ نہیں لیا بلکہ دیگر لوگوں کا حوصلہ توڑنے کی بھی کوشش کی۔ کہا گیا کہ کہاں سپر پاور روس اور کہاں یہ خستہ حال افغان، ان کا اور روس کا تو کوئی جوڑ ہی نہیں ہے۔ شکست ان کا مقدر ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ مقابلے کے بجائے روس سے شکست مان لی جائے۔ کچھ کا کہنا تھا کہ سرخ ریچھ (روس) جس ملک میں داخل ہوا وہاں سے کبھی نہیں نکلا بلاوجہ اپنی جان کو جوکھوں میں نہ ڈالو۔ لیکن میرے رب نے ایک بار پھر اقلیت کو اکثریت پر فتح دی۔ ایک بار پھر اہل کفار کو شکست اور اہل ایمان کو فتح نصیب ہوئی۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق ان عقلیت پرستوں، روشن خیالوں نے روس کی اس شکست کا ایک جواز تراش کر مجاہدین کے کارنامے کو دھندلانے کی کوشش کی۔ کہا گیا کہ آئی ایس آئی نے مجاہدین کو سپورٹ کیا اور امریکہ نے مجاہدین کا ساتھ دیا اس لیے روس کو شکست ہوئی وگرنہ مجاہدین کو کبھی کامیابی نہیں ملتی۔

اس کے محض گیارہ بارہ سال بعد ہی اللہ نے ایک بار پھر سچے اہل ایمان کی مدد کی۔ ایک بار پھر افغانستان میدان جنگ بنا۔ اور اس بار سپر پاور امریکہ اپنے ۴۸ اتحادیوں سمیت مجاہدین کے مقابلے پر تھا۔ اس بار آئی ایس آئی اور پاکستانی فوج بھی مجاہدین کی پشت میں خیانت اور غدر کا چھرا گھونپنے میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ دوسری جانب اپنی خستہ حالی اور بے سروسامانی کے باوجود اہل ایمان مقابلے پر ڈٹ گئے۔ اب کی بار بھی روشن خیالوں اور عقل پرستوں کا گروہ مجاہدین کو دیوانہ کہہ رہا تھا۔ اس بار بھی روشن خیال مفکرین دنیا کو یہ باور کرا رہے تھے کہ ''اگر امریکہ سے ٹکر لی تو وہ ہمیں پتھر کے دور میں بھیج دے گا'' امریکہ سپر پاور ہے، ایٹمی طاقت ہے، اس کے ساتھ اتحادی ہیں ہم اس سے ٹکر نہیں لے سکتے......

(بقیہ صفحہ ۶۵ پر)

11 ستمبر: صوبہ پکتیکا.........ضلع یوسف خیل.........مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپ.........8 افغان فوجی ہلاک.........2 رینجرز گاڑیاں تباہ

اتحادیوں میں پھوٹ اور ہزاروں امریکی فوجیوں کا انخلا

سید عمیر سلیمان

افغان فوجیوں کے ہاتھوں امریکیوں کی ہلاکت کا سلسلہ جاری، مزید ۳ ہلاک:

۳۰ اگست بروز بدھ ایک افغانی فوجی نے ۳ اتحادیوں کو ہلاک کر دیا۔ مغربی ذرائع ابلاغ کے پیش کردہ اعداد وشمار کے مطابق اس سال کے دوران میں افغان فوجیوں کے ہاتھوں ۶۰ اتحادی فوجی ہلاک ہوئے اوران میں اکثریت امریکیوں کی ہے۔ نیٹو کے مطابق حملہ کرنے والے فوجیوں میں سے ۱۰ فی صد کا طالبان سے براہ راست تعلّق ہے جب کہ ۱۵ فی صد کا بالواسطہ طالبان سے تعلّق ہے۔ اب تک سیکڑوں افغان فوجیوں کو گرفتار کیا جاچکا ہے یا پھر نوکری سے نکالا جاچکا ہے۔ نئے بھرتی ہونے والے ایک ہزار فوجیوں کے لیے امریکیوں کی طرف سے تربیتی منصوبہ معطل کر دیا گیا ہے۔

اتحادیوں نے افغان فوجیوں کے بارے میں تحقیقات شروع کی ہیں اور اعلان کیا ہے کہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد تربیتی مشن دوبارہ شروع کیا جائے گا۔ اتحادی فوج میں اس وقت بہت خوف وہراس پایا جاتا ہے۔ جنرل مارٹن نے کہا کہ ’’افغانستان میں ملکی سکیورٹی فورسز امریکی اور اتحادی افواج کے لیے سنگین خطرہ بن گئی ہیں‘‘۔ امریکی جنرل مارٹن ڈیمپسی نے رومانیہ میں نیٹو فوجی نمائندوں کے ایک اجلاس میں شرکت کے بعد صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ’’افغانستان کے اندر ہماری فوج کے لیے افغان سکیورٹی فورسز ہی سنگین خطرہ بن گئی ہیں جو کہ ہمارے لیے باعث تشویش ہے۔ جب ہمارے اپنے افغان فوجی ہی ہمیں مارنے لگ جائیں تو ہم اپنا مشن کیسے جاری رکھ سکتے ہیں‘‘۔ اطلاعات کے مطابق ان حملوں کے بعد نیٹو فوجیوں میں ملازمتوں سے مستعفی ہونے کا رجحان زور پکڑ رہا ہے۔

برطانوی اپوزیشن جماعت لیبر پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ڈگلس الیگزینڈر نے کہا ہے کہ ’’افغان فورسز کے ساتھ مشترکہ فوجی آپریشنز اور گشت کا سلسلہ ختم کرنے سے ۲۰۱۴ء میں افغانستان سے فوجی انخلا کی امریکی حکمت عملی خطرے میں پڑ گئی۔ نیٹو کے افغان فورسز کے ساتھ مشترکہ آپریشن ختم کرنے کے اعلان نے مزید سوالات کو جنم دیا ہے۔ مغربی افواج کی جنگی حکمت عملی کو شدید ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ۲۰۱۴ء تک امریکی اور اتحادی افواج کا افغانستان میں ٹھہرنا اب ناممکن نظر آنے لگا ہے۔ اب وہ دن دور نہیں جب افغان، امریکیوں کو بھی روسیوں کی طرح ذلت آمیز شکست دیکر بھاگنے پر مجبور کر دیں گے‘‘۔

امریکی فوج کی پسپائی:

امریکی فوج نے افغانستان میں اپنے ۵۰۰ مراکز خالی کر دیے۔ خالی کرنے سے پہلے ان مراکز کو دھماکے سے اڑا دیا گیا تا کہ طالبان ان کو استعمال نہ کر سکیں۔ یہ وہ مراکز ہیں جن پر طالبان کا دباؤ بڑھ رہا تھا اور امریکی ان کی حفاظت میں ناکام تھے۔ ان مراکز تک جانے والے تمام راستوں پر طالبان کا قبضہ تھا اور مراکز کو رسد کی فراہمی کا صرف ایک ذریعہ بچا تھا کہ سامانِ رسد کو فضا سے گرا کر مراکز تک پہنچایا جائے اور امریکی اسی طریقے پر عمل پیرا تھے لیکن اس میں بھی رسد کا زیادہ تر سامان طالبان کے قبضے میں چلا جاتا تھا۔

افغانستان سے امریکی انخلاء:

اس ماہ کے اختتام سے پہلے مزید ۳۰ ہزار امریکی فوجیوں کا انخلا مکمل ہو جائے گا۔ پینٹا گون کے اعداد وشمار کے مطابق اس وقت افغانستان میں ۷۷ ہزار امریکی فوجی موجود ہیں۔ اس سال جنوری میں فوجیوں کی تعداد ۹۰ ہزار تھی جو اگست تک ۸۴ ہزار ہو گئی تھی۔ ستمبر تک یہ تعداد ۷۷ ہزار رہ گئی جب کہ ستمبر کے اختتام تک یہ ۸۶ ہزار رہ جائے گی۔ امریکی فوج اقتدار بتدریج افغان فوج کو منتقل کر رہی ہے۔ اس ماہ بھی صوبہ بغلان کے ۵ اضلاع کا کنٹرول افغان فوج کے حوالے کیا گیا۔ نیٹو ترجمان کرنل ڈیوڈ نے اعلان کیا ہے کہ اتحادیوں نے ۲۸۲ اڈے افغان فوجیوں کو منتقل کر دیے ہیں اور تمام بڑی سڑکوں کے قریب ٹھکانے خالی کر دیے ہیں۔

امریکیوں کے لیے افغانستان سے نکلنا اتنا آسان اور سہل بھی نہیں کیونکہ ایک طرف بھاری فوجی ساز وسامان کو منتقل کرنا ہے دوسری طرف طالبان کے حملوں کی شدت بڑھتی جارہی ہے۔ امریکیوں نے اعتراف کیا ہے کہ ۹۰ ارب ڈالر مالیت کے عسکری سامان کا انخلا ایک مشکل کام ہے۔ اور افغانستان سے انخلا عراق سے انخلا کی نسبت بہت مشکل ہے۔

طالبان کی طرف سے برطانوی رپورٹ کی تردید:

طالبان نے امریکی فوج سے جنگ بندی کے متعلّق برطانوی رپورٹ مسترد کر دی۔ رائل یونائیٹڈ سروسز انسٹی ٹیوٹ نے یہ رپورٹ دی تھی کہ طالبان اور امریکہ کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے جس کے مطابق طالبان مکمل جنگ بندی اور ایسا سیاسی سمجھوتہ قبول

11 ستمبر: صوبہ بادغیس .... ضلع درہ بو............ ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ............ 8 صلیبی فوجی موقع پر ہلاک .... متعدد زخمی

کرنے کے لیے تیار ہیں جس سے امریکی فوج افغانستان میں ۲۰۲۴ء تک افغانستان میں رہ سکے گی تاہم اسے پاکستان یا ایران کے خلاف کسی حملے یا ملک کے انتظامی و اسلامی امور میں مداخلت کی ہرگز اجازت نہ ہوگی۔

طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ یہ رپورٹ بالکل بے بنیاد ہے۔ طالبان نہ تو امریکہ کے ساتھ معاہدہ کر سکتے ہیں نہ ہی ان کا ناپاک وجود افغانستان کی سرزمین پر برداشت کر سکتے ہیں۔ طالبان نے یہ بھی کہا ہے کہ افغانستان میں امریکی ہوائی اڈوں کو کسی بھی قیمت پر قبول نہیں کیا جائے گا۔ طالبان نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات قیدیوں کے تبادلے اور امریکہ کی واپسی کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔

برطانوی شہزادے کو دھمکی:

شہزادہ ہیری کی افغانستان تعیناتی پر طالبان نے کہا ہے کہ ہم یا تو اس کو اغوا کر دیں گے یا پھر قتل کر دیں گے۔ شہزادہ ہیری کو چار ماہ کے لیے افغانستان میں تعینات کیا گیا ہے جہاں وہ اپاچی ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کی حیثیت سے طالبان کے خلاف کارروائیوں میں حصّہ لے گا۔ طالبان نے کہا کہ ہم ایسے قیمتی شکار کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ہماری اولین ترجیح ہوگی کہ ہم شہزادے کو اغوا کر لیں ورنہ ہم اسے امریکیوں کے ساتھ کام کرنے والے افغان ساتھیوں کی مدد سے قتل کروا دیں گے۔

گستاخانہ فلم کا رد عمل، افغان پولیس نے ۷ نیٹو فوجی مار ڈالے:

امریکہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز فلم منظر عام پر آنے پر افغان فوجیوں نے نیٹو فوجیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ زابل کے ضلع میزان کے علاقے میرانی میں پولیس اہل کاروں نے نیٹو فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور اسلحہ سمیت فرار ہو کر طالبان سے آملے۔ طالبان نے ان کا بھرپور استقبال کیا۔ پولیس اہل کاروں کا کہنا تھا کہ ہم غصّے میں جل رہے تھے اور ہم نے ارادہ کیا ہوا تھا کہ جیسے ہی کوئی امریکی اس طرف آئے گا اس کو مار کے ہم طالبان کے پاس چلے جائیں گے۔ چنانچہ جب ۷ نیٹو فوجی ہماری چوکی پر آئے تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔

درندے اپنے اور غیر کا فرق نہیں جانتے:

تعلیمات وحی اور ایمان کی عدم موجودگی میں انسان حقیقت میں درندہ ہے اور اپنی وحشت و بہیمیت میں درندوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ انسان کی درندگی کی ایک لرزہ خیز داستان گزشتہ دنوں سامنے آئی جس میں یہ انکشاف کیا گیا کہ برطانوی فوج جنگ میں ہلاک ہونے والے اپنے ہی فوجیوں کے اعضا نکال لیتی ہے۔ ۳۰ فوجیوں کے لواحقین نے شکایات درج کروائی ہیں کہ ان کے عزیز و اقارب کی لاشوں سے اعضا غائب تھے۔ یہ انکشاف منظر عام پر اس وقت آیا جب برطانوی فوجی جیمی جینز کی ماں نے اپنے بیٹے کی لاش دیکھنے کا مطالبہ کیا۔ جب تابوت کھولا گیا تو جیمی جینز کے ہاتھ غائب تھے۔ جیمی جینز افغانستان میں ہلاک ہو گیا تھا اور اس کی ٹانگیں بارودی سرنگ کے دھماکے میں اڑ گئی تھیں۔ برطانوی وزارت دفاع نے اس خبر کی تردید نہیں کی بلکہ فوجیوں کے لواحقین سے معافی مانگی ہے اور تحقیقات کی یقین دہانی کروائی ہے۔

امریکی اڈوں پر مجاہدین کے حملے، ۲ ہیلی کاپٹر تباہ:

بگرام اور پروان پر مجاہدین نے راکٹوں سے حملہ کیا جس میں ۷ افغان فوجی ہلاک ہوئے اور ۴ نیٹو فوجیوں سمیت متعدد اتحادی زخمی ہوئے۔ بگرام کا عقوبت خانہ کرزئی حکومت کے سپرد کیے جانے کے بعد مجاہدین نے اس پر حملہ کیا جس میں ایک چنیوک ہیلی کاپٹر مکمل طور پر تباہ ہوا جب کہ تین کو جزوی نقصان پہنچا۔ مجاہدین نے گیارہ ستمبر کے واقعات کی برسی کے موقع پر کہا کہ امریکہ کو اس جنگ میں ان شاء اللہ شکست کا سامنا ہوگا اور اس وقت بھی امریکی دنیا کے کسی بھی علاقے میں محفوظ نہیں ہر جگہ مجاہدین ان کو نشانہ بنا رہے ہیں اور بناتے رہیں گے۔

لوگر میں بھی مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر گرایا۔ ہیلی کاپٹر مجاہدین کے ایک ذمہ دار کو گرفتار کرنے کے لیے اتر رہا تھا تو مجاہدین نے اسے راکٹ پروپیلڈ گرینیڈ سے نشانہ بنایا۔ ہیلی کاپٹر ہوا میں آگ لگنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: مزار شریف میں آگ اور خون کا کھیل

یہ درہ اسماعیلی شیعہ پیشوا جعفر نادری کے کنٹرول میں تھا جس کو اس نے ایک ریاست کا درجہ دے رکھا تھا۔ تمام شیعہ لوگ اس کا بہت احترام کرتے تھے اور اسے اپنا خدا اور رسول تک سمجھتے تھے، اس نے یہاں اپنے قوانین وضع کیے ہوئے تھے اور یہاں کا ہر باسی اس کے قوانین کا پابند تھا۔ یہ قوم بہت عرصے سے یہاں آباد تھی۔ ظاہر شاہ کے دور میں یہ قوم بہت مشہور تھی، پل خمری اور دوشی سے بھی شیعہ لوگ بھاگ کر یہاں آگئے تھے اور جعفر نادری نے سب کو پناہ دی ہوئی تھی۔ یہ درہ دفاعی لحاظ سے بھی بہت مضبوط سمجھا جاتا تھا۔ خود جعفر نادری کہتا تھا کہ طالبان اگر بارش کی طرح بھی آسمان سے اتریں تو بھی وہ اس درے میں داخل نہیں ہو سکتے، یہ درہ بہت ہی تنگ تھا اور اندر جانے کے راستے پر ٹینک اور توپیں نصب تھیں۔ تمام راستے پر اتنی بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی تھیں جیسے زمین پر دانے بکھیر دیے گئے ہوں۔

(جاری ہے)

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

☆☆☆☆☆

11 ستمبر: کابل.........بگرام ایئربیس.........مجاہدین کے بگرام ایئربیس پر میزائل حملے......صلیبی طیارے اور تیل کے متعدد ذخیرے تباہ..........12 امریکی اور افغان فوجی ہلاک

امارت اسلامیہ افغانستان کے دور میں

مزار شریف کی حتمی فتح

کوئی پہاڑوں کی طرف بھاگ رہا تھا تو کوئی مزار ایئر پورٹ کی طرف۔اس وقت ملا دوست محمد اخند دشمن پر تاک تاک کر نشانے لگ ارہے تھے اور طالبان ہیلی کاپٹر سے دشمن کی گاڑیوں کو نشانہ بنا رہے تھے۔آخر دشمن گاڑیاں اور سواریاں چھوڑنے پر مجبور ہو گیا اور سب کچھ چھوڑ کر بھاگنے لگا۔طالبان جب مزار شریف کے بازار میں داخل ہوئے تو سارا شہر سنسان تھا اور عام لوگ بھی گھروں میں چھپے ہوئے تھے۔اب طالبان نے چھپے ہوئے دشمن کو قتل کرنا شروع کیا۔ایک گودام میں دشمن کے بہت سے فوجی چھپے ہوئے تھے۔طالبان نے ان کو وہاں سے نکال کر قتل کر دیا،کچھ فوجی ایک ٹرک میں بھاگ رہے تھے وہ ٹرک بھی طالبان کی بم باری کا نشانہ بنا اور تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔طالبان تمام شہر میں پھیل گئے اور گھر گھر تلاشی شروع کر دی۔ملا فاضل اخند نے اعلان کیا کہ رات کے وقت کسی طالب کو مکان،اوطاق اور چھاؤنی میں رہنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ تمام طالبان راستوں،سڑکوں اور گلیوں میں پہرہ دیں گے۔یہ رات طالبان نے مزار شریف کی گلیوں اور بازاروں میں پہرہ دیتے ہوئے گزاری۔

صبح سویرے تمام قائدین جمع ہوئے اور ہر گھر کی تلاشی لینے کا فیصلہ کیا،تلاشی کا کام شروع ہوا اور مشکوک افراد کو گھروں سے نکال کر جمع کرنا شروع کیا گیا۔اتنے زیادہ افراد گرفتار ہوئے کہ جب ان سب کو جمع کیا گیا تو ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے کسی جلسے میں لوگ جمع ہیں،یہاں سے سب کو جیل منتقل کر دیا گیا۔امیر المومنین کی طرف سے ایک بار پھر معافی کا اعلان کیا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں پر رحم کرو اور انتقامی کارروائی کرنے سے گریز کرو،کسی کو اجازت نہیں کہ کسی کو بغیر جرم کے قتل کرے۔تین دن بعد انتظامی امور کے لیے ادارہ بنایا گیا۔عبدالمنان حنفیؒ کو والیٔ مزار کی ذمہ داری سونپی گئی،ملا معاذ اللہ شہید کے ساتھیوں میں سے ایک کو پولیس کا سربراہ بنایا گیا اور شہید عبدالرزاق کو مسئول عسکری مقرر کیا گیا۔

مزار شریف سے طالبان نے تاشقرغان،سمنگان اور پل خمری کی طرف تشکیلات روانہ کیں۔جب طالبان تاشقرغان کے قریب پہنچے تو دشمن کے فوجیوں کی وردیاں روڈ پر پڑی تھیں۔دشمن بھاگتے ہوئے اپنی وردیاں تک چھوڑ گیا تھا۔یہاں پہاڑوں کے درمیان ایک بہت تنگ درہ تھا،دشمن نے ٹینک اور گاڑیوں سے اس درے کو بند کر دیا اور پہاڑوں پر بڑے بڑے مورچے بنا لیے۔طالبان نے ایک مرتبہ حملہ کیا مگر اندر داخل نہ ہو سکے کیونکہ دشمن کی طرف سے گولہ بارود کی بارش ہو رہی تھی اور بڑی توپوں سے آگے آنے والے طالبان کو نشانہ بنایا جا رہا تھا۔اس جگہ مولوی عبدالمنان حنفیؒ زخمی ہو گئے اور طالبان کو آگے جانے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔آخر طالبان ہر کوشش کے بعد درے سے پیچھے ہٹ گئے،تاشقرغان کے درے میں شدید مزاحمت کے بعد طالبان نے اپنی حکمت عملی تبدیلی کی اور درے کے سامنے اپنے مورچے برقرار رکھ کر ایک بڑی تعداد میں پہاڑوں کے بائیں طرف ریگستان سے ہوتے ہوئے یرگنک کے راستے قندوز پہنچے۔یہاں پہلے سے طالبان موجود تھے،قندوز سے طالبان بغلان پہنچے پھر پل خمری پہنچ کر سمنگان کے لیے تشکیل کی گئی۔تاشقرغان میں دشمن مطمئن تھا کہ طالبان شکست کھا کر اپنے مورچوں میں بیٹھے زخم چاٹ رہے ہیں اور ان کو یہ خبر ہی نہ ہوئی کہ طالبان ان کے عقب میں پہنچ چکے ہیں۔جب پل خمری سے طالبان سمنگان میں داخل ہوئے تو دشمن کو مقابلے کا موقع ہی نہ ملا اور دشمن کے بہت سے فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔پھر تاشقرغان کا رخ کیا گیا وہاں بھی دشمن کو کسی قسم کا موقع نہ دیا گیا اور بہت بڑی تعداد میں دشمن فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ایک گھنٹے کے اندر اندر درہ کھول دیا گیا اور گاڑیوں کی آمدورفت شروع ہو گئی۔تاشقرغان،مزار،قندوز،بغلان اور سمنگان کے بازار کھل گئے اور زندگی معمول پر آ گئی تو طالبان نے عوام سے اسلحہ جمع کرنا شروع کیا۔سارے علاقوں سے اسلحہ جمع کر کے ضرورت سے زائد اسلحہ قندھار منتقل کر دیا گیا۔ادھر قندوز کے طالبان نے تخار پر حملے کی تیاری شروع کر دی اور ایسا زوردار حملہ کیا کہ دشمن مقابلہ نہ کر سکا اور تخار فتح ہو گیا۔جب تاشقرغان اور سمنگان فتح ہو گئے تو ملا برادر اخند نے کہا کہ اب تخار چلتے ہیں وہاں کچھ علاقے باقی ہیں۔تخار پہنچ کر رات گزارنے کے بعد تخار ایئر پورٹ کی طرف پہاڑوں میں دشمن کو موجود پایا۔شام تک ان کے ساتھ جنگ ہوتی رہی۔دشمن نے شکست کھا کر بھاگنا شروع کر دیا،طالبان نے تاجکستان کی سرحد تک اس کا پیچھا کیا مگر آگے راستہ بند تھا اس لیے وہ واپس لوٹ آئے۔

درہ کیان میں طالبان کا داخلہ

اب ملا برادر اخند نے فیصلہ کیا کہ بامیان جانے کی تیاری کی جائے۔امیر خان متقی کو تخار کا مسئول بنایا اور تشکیلات ترتیب دے کر پل خمری کی طرف کوچ کیا۔یہاں پہنچ کر طالبان نے شہر کے ہر حصہ میں چھاؤنی بنائی اور بامیان پر حملے کی تیاری شروع کر دی۔بامیان کی فتح میں ایک بہت بڑی رکاوٹ درہ کیان تھا۔

(بقیہ صفحہ ۵۹ پر)

11 ستمبر:صوبہ ہرات............ضلع کشک کہنہ............فدائی مجاہد نے کا شہیدی حملہ............جنگ جو کمانڈر عبدالحکیم جان اتلوال 6 جنگ جوؤں سمیت ہلاک

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 اگست

☆امارتِ اسلامیہ کے ایک بہادر مجاہد نے صوبہ قندھار کے ضلع شاولاکوٹ میں نیٹو کے ایک ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا۔جس سے ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا اور اُس میں موجود تمام اتحادی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔یہ ہیلی کاپٹر مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے آنے والے ہیلی کاپٹروں کے گروہ کا حصّہ تھا۔اسی ضلع میں دو دن پہلے ایک اور چنیوک ہیلی کاپٹر بھی مجاہدین کے حملے کا نشانہ بنا تھا جس میں 33 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے تھے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع یحیٰی خیل میں 1 نیٹو فوجی ٹینک کو بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا گیا جس سے اُس میں سوار تمام 6 صلیبی فوجی ہلاک ہو گئے۔کچھ دیر بعد اسی علاقے میں ایک بارودی سرنگ کو ناکارہ بناتے ہوئے اُسی کی زد میں آ کے 3 افغان فوجی ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بغلان کے مرکزی علاقے علی خواجہ میں کٹھ پتلی فوج کا ایک ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بنا۔جس سے ایک کمانڈر اور 7 فوجی ہلاک ہو گئے

19 اگست

☆صوبہ قندھار کے علاقے بولدک میں ایک امریکی ٹینک کو بم حملے کا نشانہ بنایا گیا جس میں اُس میں موجود تمام امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے علاقے میں حاجی قدر میں بارودی سرنگ کے ایک حملے میں ایک پولیس آفیسر سمیت 6 پولیس اہل کار ہلاک ہو گئے۔

23 اگست

☆بارودی سرنگوں سے پریشان اتحادی فوجوں کو اُس وقت شدید ہزیمت اُٹھانی پڑی جب گاڑیوں اور ٹینکوں کے بعد اُن کا ایک ہیلی کاپٹر بھی بارودی سرنگ کا نشانہ بنا۔اللہ تعالیٰ کی نصرت کا یہ واقعہ صوبہ زابل میں اکوزہ اور سپیدار کے علاقوں کے درمیان پیش آیا۔یہ ہیلی کاپڑ مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگیں ناکارہ بنانے کے لیے نیٹو فوجیوں کو وہاں اتارنے کے لیے آیا مگر خود انہی بارودی سرنگوں پر لینڈ کر گیا جس سے 24 میں سے 10 بارودی سرنگیں یک مشت زور دار دھماکے سے پھٹ گئیں اور ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا اور اس میں موجود تمام اتحادی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ فراح کے ضلع بکوا میں نیٹو سپلائی کے قافلے کو نشانہ بنایا گیا۔قافلے کے ساتھ موجود سیکورٹی اہل کاروں کے ساتھ جھڑپ میں مجاہدین نے 10 اہل کاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا جب کہ قافلے میں موجود 16 گاڑیوں کو سامان سمیت جلا دیا اور ایک رینجر پک اپ ٹرک کو غنیمت کیا۔

24 اگست

☆صوبہ قندھار کے علاقے پنجوائی امریکی فوج کو اُس وقت شدید نقصان اُٹھانے کے بعد پسپا ہونا پڑا جب وہ مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے اس علاقے میں اترے۔مجاہدین نے جوابی کارروائی میں 6 فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ قندھار اتحادی فوج کے ایک ٹینک کو بارودی سرنگ سے اُڑا دیا گیا جس سے اس میں موجود 7 فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی ہو گئے۔

25 اگست

☆صوبہ ہلمند میں نہر سراج کے علاقے میں مجاہدین نے افغان پولیس کے ایک قافلے پر حملہ کیا۔ڈیرھ گھنٹہ جاری رہنے والی اس لڑائی میں مجاہدین نے ایک کمانڈر سمیت 6 اہل کاروں کو ہلاک اور 5 کو زخمی کر دیا، اور اُن کی 2 گاڑیوں کو بم دھماکوں سے تباہ کر دیا۔

27 اگست

☆صوبہ ہلمند میں گرازان کے علاقے میں افغانی فوج کی ایک مرکز پر بڑا حملہ کیا گیا۔اس کارروائی میں مجاہدین نے 16 اہل کاروں کو ہلاک اور 1 کو قیدی بنا لیا۔مرکز میں موجود گاڑیوں کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ 20 امریکی رائفلز اور مشین گنز بھی غنیمت کی گئیں۔

28 اگست

☆صوبہ لوگر کے علاقے بابوس میں مجاہدین نے حملے کے لیے آنے والا ایک امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر کو راکٹ حملے میں تباہ کر دیا۔ہیلی کاپٹر میں موجود سپیشل فورسز کے دسیوں اہل کار مارے گئے۔

☆صوبہ نورستان کے علاقے کامدیش کے علاقے میں افغان فوج کے قافلے پر حملہ کیا۔

اس حملے میں 5 فوجی ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے 4 رائفلیں غنیمت کیں۔

29 اگست

☆صوبہ قندھار کے علاقے پنجوائی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 6 امریکی اور اتحادی فوجی ہلاک ہوگئے۔ یہ فوجی اس علاقے میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے آئے تھے کہ فائرنگ اور بارودی سرنگوں کا نشانہ بن گئے۔ اس جھڑپ میں ایک امریکی ٹینک بھی تباہ ہوگیا۔

☆صوبہ پکتیکا کے علاقے زرمت میں دو امریکی ٹینک بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئے۔ اس حملے میں 8 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ہی علاقے سروبی میں ایک بڑے حملے میں مجاہدین نے 13 افغان فوجی ہلاک، قافلے میں موجود 3 گاڑیاں تباہ اور کافی سامان غنیمت کرلیا۔

30 اگست

☆صوبہ قندھار کے علاقے پنجوائی میں مجاہدین نے 2 امریکی ٹینکوں کو بارودی سرنگوں کے ذریعے نشانہ بنایا، جس سے دونوں ٹینک مکمل تباہ جب کہ 4 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

31 اگست

☆صوبہ دیکنڈی کے علاقے بطور اور لنکر میں مجاہدین اور افغان فوج، مقامی ایجنٹوں کے مابین کئی روز تک شدید جھڑپیں ہوئیں۔ ان جھڑپوں میں مجاہدین نے 45 مخالفین ہلاک کیے جب کہ تین ٹینکوں سمیت 2 گاڑیاں بھی تباہ کردی گئی ہیں۔

☆صوبہ اورزگان کے ضلع چورہ میں ایک افغان آفیسر نے اتحادی فوجیوں پر حملہ کر کے 6 فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

یکم ستمبر

☆صوبہ میدن وردگ کے ضلع سید آباد میں دو فدائی مجاہدین نے امریکی بیس کیمپ کو شہیدی حملوں کے ذریعے نشانہ بنایا۔ کیمپ میں کھڑے کئی ٹینک اور کیمپ سے ملحقہ امریکی فوجیوں کی رہائشی کالونی مکمل تباہ ہوگئی۔ کارروائی کے کچھ دیر ہی کے بعد امریکی ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوئے جن میں سے ایک ہیلی کاپٹر قریب ہی موجود مجاہدین کے فائر کیے ہوئے راکٹ کا نشانہ بنا۔ اس حملے میں درجنوں امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فراح کے ضلع گلستان میں افغان فوج نے مجاہدین کے خلاف ایک آپریشن میں کمانڈوز کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے علاقے میں اتارا۔ جن میں سے 3 کو زمین پر اترنے سے پہلے مجاہدین نے جہنّم میں اُتار دیا۔ کئی گھنٹے جاری رہنے والی جھڑپ میں 8 کمانڈو ہلاک اور 6 زخمی ہوگئے۔

2 ستمبر

☆صوبہ نورستان کے علاقے کامدیش میں بم دھماکوں میں سرحدی پولیس کے 20 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ کنڑ کے قصبے نورگل میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ اور بم دھماکوں میں 12 کٹھ پتلی اہل کار ہلاک اور 11 زخمی ہوگئے۔ ان حملوں میں 2 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں مجاہدین نے ایک جھڑپ کے دوران میں 7 اتحادی فوجیوں کو ہلاک اور زخمی کردیا۔

3 ستمبر

☆صوبہ میدان وردک کے علاقے سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کے قافلے پر بڑا حملہ کر کے 15 گاڑیاں تباہ کردیں۔ حملے کے دوران میں قافلے کے محافظوں اور مجاہدین میں شدید لڑائی ہوئی جس میں 6 محافظ ہلاک اور 11 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی کے علاقے پریدان میں مجاہدین نے اتحادی فوج کے ایک قافلے پر حملہ کیا۔ حملے میں ایک ٹینک مکمل تباہ ہوگیا جب کہ 5 فوجیوں کے لیے جہنّم کا راستہ آسان ہوا۔

☆صوبہ قندوز کے علاقے خان آباد میں ایک بغیر پائلٹ جاسوس طیارے کو راکٹ حملے میں تباہ کردیا گیا۔

4 ستمبر

☆صوبہ اورزگان میں کجی کے علاقے میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کے قافلے پر بڑا حملہ کر کے 13 گاڑیوں کو تباہ کردیا۔ اس حملے میں 6 ڈرائیور اور 11 محافظ ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ کنڑ کے علاقے منگوئی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 6 اتحادی اور اُن کے کٹھ پتلی افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع چک میں ایک بغیر پائلٹ جاسوس طیارے کو راکٹ حملے میں تباہ کردیا گیا۔

5 ستمبر

☆صوبہ لوگر میں امریکی فوج نے کا مجاہدین کے خلاف آپریشن شروع کیا، جس کے جواب میں مجاہدین نے اپنی کارروائیوں میں امریکی فوج کے دو ہیلی کاپٹروں کو راکٹ حملوں کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔ پہلے ہیلی کاپٹر میں موجود تمام جب کہ دوسرے میں 21 فوجی جہنّم واصل ہوئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے علاقوں سید آباد اور ملی خیل میں نیٹو سپلائی قافلے پر حملوں کے نتیجے میں 17 آئل ٹینکر اور سامان لے جانے ٹرک تباہ ہوئے جب کہ 23 محافظ اور ڈرائیور قتل کردیے گئے۔

☆صوبہ میدان وردک میں ہی اتحادی فوج بیس کیمپ کو میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا۔ صلیبی مرکز پر 15 مزائل داغے گئے، جن کے نتیجے میں 6 امریکی اور اتحادی فوجی ہلاک جب کہ 8 زخمی ہوئے۔

6 ستمبر

☆صوبہ قندوز کے ضلع چاہر درہ میں میں افغان فوج کا ایک ٹرانسپورٹ ٹرک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اُس میں موجود ایک کمانڈر 12 بدمعاش جہنّم واصل ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین کے حملے میں 20 اتحادی اور افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔اس حملے میں 3 ٹینک اور 2 رینجرز کی گاڑیاں تباہ ہوئیں

7 ستمبر

☆صوبہ لغمان کے دارلحکومت میں افغان فوج کی ایک گاڑی کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا گیا جس سے اُس میں موجود 15 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے علاقے سید آباد میں مجاہدین نے اتحادی فوج کی ایک گشتی پارٹی کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا۔ حملے میں 6 اتحادی فوجی ہلاک ہوئے۔

8 ستمبر

☆افغان دارلحکومت کابل کے نواحی علاقے شش درک میں فدائی مجاہد نے شہیدی حملہ کرکے امریکی فوج کے کم از کم 5 خفیہ جاسوسی اہل کاروں کو ہلاک کردیا۔

☆صوبہ ہلمند کے زنگلہ کے علاقہ میں مجاہدین نے دو چوکیوں پر حملے کرکے میں 12 افغان فوجیوں کو ہلاک اور 6 کو زخمی کردیا۔

☆صوبہ بادغیس کے علاقے اکوزہ میں ایک افغان فوجی قافلہ مجاہدین کی طرف سے بچھائی گئی بارودی سرنگوں سے ٹکرا گیا جس سے 10 افغان فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہوگئے۔حملے میں ایک گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور کئی گاڑیوں کو جزوی نقصان پہنچا۔

9 ستمبر

☆صوبہ میدان وردک میں ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی کے قافلے پر بڑا حملہ کیا گیا۔جس کے بعد مجاہدین اور افغان افواج کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی، 22 افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔اس حملے میں سامان سے بھرے 18 ٹرک تباہ ہوئے۔

10 ستمبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گجکی میں اتحادی اور افغان فوج کے خلاف وسیع آپریشن کا آغاز کیا گیا۔5 روز جاری رہنے والے اس آپریشن میں مجاہدین نے ضلعی مرکز اور کئی فوجی چوکیوں کو تباہ کیا جس کے نتیجے میں 24 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جب کہ 2 ٹینکوں کو بھی دھماکوں سے تباہ کیا گیا۔

☆صوبہ جوز جان کے ضلع اچکا میں افغان فوج کی مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک فوجی گاڑی کو بارودی سرنگ دھماکہ میں تباہ کردیا گیا، گاڑی میں موجود 9 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع سنگِ آتش میں ایک نیٹو ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنا کر تباہ کردیا گیا،اس حملے میں 5 صلیبی فوجی ہلاک ہوگئے۔

11 ستمبر

☆صوبہ لغمان کے ضلع علی نگر میں مجاہدین نے اتحادی فوج کے ٹینک کو طاقتور بم دھماکے سے اُڑا دیا جس سے ٹینک کئی چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا اور اُس میں موجود 5 اتحادی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع یوسف خیل میں مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپ میں 8 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔اس حملے میں مرتدین کے 3 موٹر سائیکل اور 2 رینجرز گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

12 ستمبر

☆صوبہ ہلمند میں نہر سراج کے علاقے میں مجاہدین اور اتحادی افواج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔دو دن جاری رہنے والی جھڑپوں میں 8 اتحادی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے جب کہ 6 ٹینکوں کی تباہی کی صورت میں بھاری مالی نقصان بھی ہوا۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع وٹہ پور میں مجاہدین نے ایک امریکی فوجی اڈے کو مارٹر گولوں سے نشانہ بنایا جس سے کم از کم 3 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

13 ستمبر

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں اتحادی فوج کے ایک سپلائی قافلے کو نشانہ بنایا گیا اس حملے میں 13 آئل ٹینکر تباہ ہوئے۔جب کہ 9 افغان فوجی بھی جہنّم واصل ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک میں دو الگ الگ بم دھماکوں میں 7 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔اس حملے میں مرتدین کی 2 رینجرز گاڑیاں مکمل تباہ ہوگئیں۔

14 ستمبر

☆صوبہ ہلمند کے علاقے لشکرگاہ میں مجاہدین نے افغان فوج کی ایک چوکی پر حملہ کرکے 4 افغان فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کردیا۔چوکی میں موجود سامان کو غنیمت کرنے کے ساتھ ساتھ 2 گاڑیوں کو نذرِ آتش کردیا۔

15 ستمبر

☆مجاہدین نے اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بنائی جانے والے فلم کے انتقام کے طور پر صوبہ ہلمند میں شوراب ائیر بیس پر بڑا حملہ کیا۔اس حملے میں پندرہ مجاہدین نے حصّہ لیا۔جس وقت یہ حملہ ہوا اُس وقت برطانوی شہزادہ ہیری بیس میں موجود تھا۔مجاہدین مرکز کے اندر تک پہنچ گئے اور راکٹوں اور بھاری ہتھیاروں سے چاروں اطراف میں حملے کیے جس سے درجنوں کفار ہلاک ہوئے۔اس حملہ میں 11 جیٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ ہوئے، 4 جہازوں اور ہیلی کاپڑوں کو جزوی نقصان پہنچا۔جیٹ طیاروں کے 6 ہینگرز کو تباہ کیا گیا جب کہ اسلحہ ڈپوؤں کو بھی تباہ کردیا گیا۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۵ اگست: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی میں مجاہدین کے ساتھ سلارزئی امن لشکر اور سیکورٹی فورسز کی جھڑپیں ہوئی۔ان جھڑپوں کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ۴ ارکان کے ہلاک اور ۴ سیکورٹی اہل کاروں کی زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۶ اگست: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی میں مجاہدین کے ساتھ سلارزئی امن لشکر اور سیکورٹی فورسز کی جھڑپیں ہوئی۔ان جھڑپوں کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ۲ ارکان کے ہلاک، سیکورٹی فورسز کے ایک اہل کار کے ہلاک جب کہ ۶ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷ اگست: باجوڑ ایجنسی کے علاقے باٹوار میں مجاہدین سے جھڑپ کے دوران میں سیکورٹی ذرائع نے امن لشکر کے ۲ ارکان جب کہ ۳ فوجیوں کے ہلاک ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۷ اگست: پشاور کے علاقے کوہاٹ روڈ پر پولیس موبائل پر فائرنگ کی گئی۔جس کے نتیجے میں پولیس ذرائع نے ۳ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۲۸ اگست: باجوڑ میں ہونے والی جھڑپوں کے نتیجے میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی خبر سرکاری ذرائع کی جانب سے جاری کی گئی۔

۲۹ اگست: جنوبی وزیرستان کے علاقے شکئی میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔سرکاری ذرائع نے سیکورٹی فورسز کے ۹ اہل کاروں کے ہلاک اور ۸ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۹ اگست: بنوں میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملے میں سرکاری ذرائع نے ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۳۱ اگست: باجوڑ میں ہونے والی جھڑپوں کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے تصدیق کی کہ مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کے ۱۵ اہل کاروں کو گرفتار کر لیا۔جب کہ اسی روز طالبان نے ۱۲ سیکورٹی اہل کو ہلاک کر دیا۔

۳۱ اگست: جنوبی وزیرستان میں سراروغہ چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

یکم ستمبر: لوئر دیر میں مجاہدین کی فائرنگ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲ ستمبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے اعظم ورسک میں خان کورٹ کے قریب سیکورٹی فورسز کے کیمپ پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔سرکاری ذرائع کے مطابق ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

۲ ستمبر: لوئر دیر میں مجاہدین نے پولیس وین پر فائرنگ کی،جس کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۳ ستمبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں چشمہ کے قریب سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا گیا۔سیکورٹی ذرائع نے ۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۴ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں خاصہ دار فورس کی گاڑی پر مجاہدین کی فائرنگ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے دو اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۴ ستمبر: پشاور میں امریکی قونصلیٹ کی گاڑی پر فدائی حملے میں ۳ امریکی اور ۲ سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔تباہ ہونے والی گاڑی سے ادھ جلا امریکی پاسپورٹ بھی ملا، مذکورہ پاسپورٹ (P) والا ہے، جو صرف اسپیشل فورسز کے اہل کاروں کو جاری کیا جاتا ہے

۵ ستمبر: مجاہدین نے باجوڑ ایجنسی سے گرفتار کیے گئے سیکورٹی فورسز کے ۶ اہل کاروں کو قتل کر دیا۔

۵ ستمبر: خیبر ایجنسی میں لنڈی کوتل کے علاقے بازار ذخہ خیل میں بارودی سرنگ دھماکہ ہوا، سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ۴ افراد کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۸ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ۳ اہل کاروں کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

۱۳ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ ہوا۔سرکاری ذراائع نے امن لشکر کے ۵ افراد کے ہلاک ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۴ ستمبر: پشاور کے علاقے یکہ توت میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے بائیزئی امن کمیٹی کے رکن شاہ جی کو قتل کر دیا۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

یکم ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر پر

12 ستمبر: صوبہ کنڑ............ضلع وٹہ پور............مجاہدین کا امریکی فوجی اڈے پر مارٹر گولوں سے حملہ............3 امریکی فوجی ہلاک

۴ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں گھر مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور ۱۴ افراد شہید ہوئے۔

نیٹو سپلائی پر مجاہدین کی کارروائیاں

۲۴ جولائی: خیبر ایجنسی میں نیٹو کے ۳ کنٹینرز پر مجاہدین کی فائرنگ سے ایک ڈرائیور ہلاک اور ایک کنڈ یکٹر زخمی ہوگیا۔ سرکاری ذرائع نے تصدیق کی کہ مجاہدین نیٹو کے دو کنٹینرز کو بطورِ غنیمت ساتھ لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔

۳ اگست: مستونگ میں مجاہدین نے نیٹو کے ۳ آئل ٹینکروں پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں آئل ٹینکروں میں آگ بھڑک اٹھی۔

۵ اگست: خضدار کے علاقے ناچ میں مجاہدین نے نیٹو کے دو کنٹینرز کو فائرنگ کے بعد آگ لگا دی، جس کے نتیجے میں دونوں کنٹینرز مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔

۶ اگست: جمرود کے ٹیڈی بازار میں نیٹو کنٹینرز کے ایک ڈرائیور کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۱۰ اگست: مستونگ میں مجاہدین نے نیٹو کنٹینر پر فائرنگ کر کے ڈرائیور عبدالرحمٰن اور کنڈ یکٹر محمد نعیم کو شدید زخمی کر دیا جب کہ کنٹینر کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔

۳ ستمبر: ڈھاڈر کے قریب بائی پاس روڈ پر مجاہدین نے ۳ نیٹو کنٹینرز پر فائرنگ کر کے ۳ ڈرائیوروں حقیر، نزاکت اور عبدالقادر کو زخمی کر دیا جب کہ نیٹو کنٹینرز کو نذرِ آتش کر دیا۔

۳ ستمبر: بلوچستان کے ضلع بولان میں نیٹو سپلائی کے تین آئل ٹینکروں پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک ڈرائیور زخمی ہوگیا۔ اور آئل ٹینکروں کو آگ لگا دی گئی۔

۷ ستمبر: مستونگ میں مجاہدین نے نیٹو افواج کو تیل سپلائی کرنے والے دو آئل ٹینکروں کو فائرنگ کرنے کے بعد نذرِ آتش کر دیا۔

۷ ستمبر: کوئٹہ کے نواحی علاقے دشت میں مجاہدین نے نیٹو کے ۲ کنٹینرز کو نذرِ آتش کر دیا۔

۱۳ ستمبر: مستونگ میں نیٹو کے ۲ کنٹینرز کو فائرنگ کے بعد آگ لگا کر تباہ کر دیا گیا۔

۱۳ ستمبر: کوئٹہ کے علاقہ کولپور میں نیٹو کے دو کنٹینرز کو فائرنگ کے بعد نذرِ آتش کر دیا گیا۔

۱۴ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں ایک نیٹو کنٹینر بارودی سرنگ دھماکہ میں تباہ کر دیا گیا۔

۱۷ ستمبر: جمرود کے علاقہ شاہ گئی میں ایک نیٹو کنٹینر بارودی سرنگ دھماکہ میں تباہ ہوگیا جب کہ ڈرائیور نظر محمد اور کنڈ یکٹر گل محمد زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: نصرِ رب......غزوہ بدر سے خراسان تک

اس لیے بہتر یہی ہے کہ امریکہ سے جنگ کرنے کے بجائے شکست تسلیم کر لی جائے اور امریکہ کے آگے جھک جائیں'' لیکن......! لیکن میرے رب کا وعدہ سچّا ہے۔ جو کیفیت غزوہ بدر و تبوک میں تھی وہی کیفیت یہاں بھی تھی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ وہی امریکہ جس نے افغانستان میں فوج کشی کے وقت ''صلیبی جنگ'' کا نعرہ بلند کیا اور مجاہدین اور افغان عوام کے ساتھ بہیمانہ سلوک روا رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ پھر جب اس ظالمانہ سلوک پر احتجاج کیا گیا تو امریکہ نے رعونت سے کہا تھا کہ'' یہ انسان ہی نہیں ہیں بلکہ وحشی درندے ہیں ان پر انسانی قوانین لاگو نہیں ہوتے''...... وہی امریکہ آج مجاہدین سے مذاکرات کی بھیک مانگ رہا ہے۔ آج اس کے اتحادی بد دل ہیں، فوج شکست خوردہ ہے، امریکہ مجاہدین سے باعزت واپسی کا راستہ مانگ رہا اور وہ لوگ جنہیں انسان ہی نہیں سمجھا گیا تھا آج ان کو حکومت میں شامل کرنے کی باتیں کی جارہی ہیں۔

دنیا کو قرضے اور امداد دینے والے امریکہ کی معیشت تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے۔ آج اس کی کریڈٹ ریٹنگ کم ہوتی جارہی ہے۔ آج امریکہ کے آمدنی اور قرضوں کا حجم برابر ہوگیا ہے یعنی اس کی جتنی بھی آمدنی ہے وہ اس کے قرضوں کی ادائیگی میں ختم ہوجائے اور اس کو اپنی معیشت کو چلانے کے لیے مزید قرضے لینے ہوں گے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار! یاد کیجیے ماضی قریب میں جب روس نے افغانستان پر چڑھائی کی تھی تو گیارہ سال کی جنگ میں اس کی فوج کو بعد میں شکست ہوئی تھی اس کی معیشت پہلے تباہ ہوئی تھی، لوگ معاشی طور پر تباہ ہوگئے تھے، بے روزگاری بڑھ گئی تھی۔ بھوک کا یہ حال تھا کہ لوگ پھپھوندی لگی ڈبل روٹی کے لیے بھی بیکری کے سامنے قطاروں میں کھڑے ہوتے تھے۔ آج امریکہ بھی اسی انجام سے دوچار ہونے والا ہے۔

ایسا کیوں ہوا؟ پہلے روس اور اب امریکہ کو شکست کیوں ہو رہی ہے؟ وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ مجاہدین نے دنیا کے دھوکے میں آنے کے بجائے اللہ پر توکل کیا، جذبہ جہاد کو زندہ کیا اور دین پر مر مٹنے کا عزم کیا تو اللہ نے فتح ان کی جھولی میں ڈال دی۔ ہمارے لیے یہی سبق ہے کہ مادی وسائل اور دشمن کی عددی برتری کے باوجود اگر مسلمان اللہ پر توکل کریں تو فتح ان کی ہی ہوگی۔ اس سبق کو مجاہدین نے یاد کیا اور نصرتِ رب کے مناظر اہلِ ایمان کی آنکھوں کے سامنے ظہور پذیر ہونے لگے......

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

☆☆☆☆☆

13 ستمبر: صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر گھات لگا کر حملہ..........13 آئل ٹینکر تباہ..........9 افغان فوجی ہلاک

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

افغانستان میں اب بھی شدید مزاحمت کا سامنا ہے: اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ ''افغانستان میں اب بھی شدید مزاحمت کا سامنا ہے۔ اگلے برس افغان فوج سیکورٹی کی ذمہ داریاں سنبھال لے گی جب کہ ۲۰۱۴ء میں فوجی انخلا مکمل ہو جائے گا''۔

امریکہ نائن الیون کو کبھی نہیں بھول سکتا: اوباما

اوباما نے کہا ہے کہ ''امریکہ نائن الیون کو کبھی نہیں بھول سکتا، ۱۱ ستمبر کا دن ہمارے لیے بڑا ہی تکلیف دہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ۲۰۱۴ء میں امریکی تاریخ کی طویل ترین جنگ ختم ہو جائے گی''۔

القاعدہ ہمارے لیے خطرہ ہے: پنیٹا

امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے کہا ہے ''القاعدہ دنیا کے کئی ممالک میں موجود ہے، اس کی ذیلی تنظیمیں ہمارے لیے خطرہ ہیں''۔

سفارت خانوں کے تحفظ کے لیے جارحانہ اقدامات سے گریز نہیں کریں گے: ہیلری

امریکی وزیر خارجہ ہیلری نے دھمکی دی ہے کہ ''اپنے سفارت خانوں کے تحفظ کے لیے امریکہ جارحانہ اقدامات سے بھی گریز نہیں کرے گا''۔

طالبان کی واپسی پاکستان کے مفاد میں نہیں: برطانوی ہائی کمشنر

پاکستان میں تعینات برطانیہ کے ہائی کمشنر ایڈم تھامسن نے کہا ہے کہ ''افغانستان میں طالبان کی واپسی پاکستان کے مفاد میں نہیں ہوگی۔ افغان عوام طالبان کے مظالم کو ابھی تک نہیں بھولے۔ اگر افغانستان میں طالبان کی واپسی ہوگئی تو یہ نا صرف افغان عوام بلکہ پاکستان کے لیے بھی ایک بری خبر ہوگی''۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان ہمارے ساتھ ہے: جارج لٹل

پینٹاگون کے ترجمان جارج لٹل نے کہا ہے کہ ''طالبان کو امن مذاکرات میں شامل کرنے کے لیے امریکہ، پاکستان اور افغانستان میں بات چیت ہوئی ہے اور حتمی فیصلہ آئندہ سال اپریل میں ہوگا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان اور امریکہ کے مقاصد ایک ہیں''۔

پاکستان دہشت گردی روکنے کے لیے مزید اقدامات کرے: وکٹوریہ

امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان وکٹوریہ نولینڈ نے کہا ہے کہ ''پاکستان امریکہ ورکنگ گروپس پھر متحرک ہو گئے ہیں، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان نے بڑی قربانیاں دی ہیں لیکن پاکستان کو انتہا پسندی اور دہشت گردی روکنے کے لیے مزید اقدامات کرنا ہوں گے۔ امریکہ پاکستان کے ساتھ مل کر کام جاری رکھے گا۔ حقانی نیٹ ورک کے خلاف امریکہ اور پاکستان اپنی جدوجہد کو مزید موثر بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ حقانی نیٹ ورک کے خلاف کارروائی کے لیے پاکستان کے ساتھ مذاکرات جاری ہیں۔ زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکی شہریوں کو پاکستان کا سفر نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے''۔

افغانستان سے انخلا کے منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی: راسموسین

نیٹو کے سیکرٹری جنرل راسموسین نے کہا ہے کہ ''افغان فورسز کو بتدریج جنگ زدہ ملک کا کنٹرول حوالے کرنے اور ۲۰۱۴ء کے آخر تک فوجیوں کے انخلا کے منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں لائی گئی۔ افغان اہلکاروں کے نیٹو فوجیوں پر حملے بہت زیادہ تشویش کا سبب ہیں، ان سے غیر ملکی فوجیوں اور افغان سیکورٹی فورسز کے درمیان اعتماد اور بھروسے کی فضا خطرے سے دوچار ہو گئی ہے''۔

☆☆☆☆☆

14 ستمبر: صوبہ ہلمند............ضلع لشکر گاہ...........مجاہدین کا افغان فوج کی ایک چوکی پر حملہ...........4 افغان فوجی ہلاک...........متعدد کو زخمی...........2 فوجی گاڑیاں نذرِ آتش

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

امریکی فوجی قیدی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے: طالبان

طالبان نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مریکی فوجی سارجنٹ برگڈال افغانستان میں طالبان کا قیدی ہے اور یہ بات امریکی بھی جانتے ہیں۔ طالبان کمانڈر نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے طالبان مجاہدین کے ایک اہم حصّے' جسے امریکی حقانی نیٹ ورک کا نام دیتے ہیں' کو امریکہ کی جانب سے ''دہشت گرد'' قرار دیے جانے کے فیصلے باوجود اس امریکی فوجی کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ قیدیوں کو نقصان صرف بزدل پہنچاتے ہیں۔

افغان جنگ میں مغرب کی کامیابی کے امکانات تیزی سے ختم ہورہے ہیں: عبداللہ عبداللہ

افغانستان کے سابق وزیرخارجہ اور صدارتی امیدوار عبداللہ عبداللہ نے کہا ہے کہ ''افغان جنگ میں مغرب کی کامیابی کے امکانات تیزی سے ختم ہوتے جارہے ہیں۔ طالبان کو اقتدار سے نکالنے، مغربی فوجوں اور پیسے کی آمد سے جو فضا پیدا ہوئی تھی اس سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا''۔

''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' پاکستان نے دو ارب ڈالر کا بل امریکہ کو بھیج دیا

پاکستان نے اتحادی تعاون خزینہ (کولیشن سپورٹ فنڈ) کی مد میں ادائیگی کے لیے دو ارب ڈالر کا بل امریکہ کو بھیج دیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق جوائنٹ اسٹاف ہیڈکوارٹر کی جانب سے بھیجا گیا یہ بل مئی ۲۰۱۱ء سے جون ۲۰۱۲ء تک کا ہے۔ وفاقی وزارت خارجہ کے ترجمان رانا اسد امین نے بتایا کہ وزارت کو اس بارے میں علم نہیں کیونکہ یہ فوج کے جوائنٹ اسٹاف ہیڈکوارٹر کا دائرہ کار ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دس برس کے دوران میں کولیشن سپورٹ فنڈ کی مد میں امریکہ پاکستان کے ۳۰ سے ۴۰ فی صد دعووں کو مسترد کر چکا۔ بل کی منظوری دس مرحلوں میں ہوتی ہے اور ۲۰۰۱ء سے اب تک واشنگٹن ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں تعاون کے اخراجات کی مد میں ۹.۷۷ ارب ڈالر پاکستان کو ادا کر چکا ہے۔

اسرائیل کے بعد پاکستان امریکی امدادلینے والا دوسرا بڑا ملک بن گیا

امریکی جریدے نیوزویک کے بروس ریڈل نے لکھا ہے کہ ''امریکہ نے نائن الیون کے بعد پاکستان کو عسکری اور معاشی مد میں پچیس ارب ڈالر سے زیادہ کی امداد دی۔ اس امداد کا زیادہ تر فوج کے حصّے میں آیا۔ امریکہ سے گزشتہ دہائی میں امداد لینے والوں میں اسرائیل سرفہرست اور پاکستان دوسرے نمبر پر ہے''۔

پاکستان کے بیرونی قرضوں کا حجم ۶۵.۷ ارب ڈالر ہوگیا

آئی ایم ایف کی نئی گائیڈ لائنز کے مطابق اسپیشل ڈیٹا ڈیسیمنیشن اسٹینڈرڈ (ایس ڈی ڈی ایس) سنٹرل بنک کی طرف سے توثیق کے بعد پاکستان کا بیرونی قرضہ ۲۸.۶۰ ارب ڈالر سے بڑھ کر ۶۵.۷ ارب ڈالر ہوگیا ہے۔

حکومت پٹرول پر ۲۳.۷۸اورڈیزل پر ۳۰ روپے منافع لے رہی ہے: سیکرٹری پٹرولیم

سیکرٹری پٹرولیم وقار مسعود نے سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے پٹرولیم کو بتایا کہ حکومت پٹرول پر ۲۳.۷۸ اور ڈیزل پر ۳۰ روپے منافع لے رہی ہے۔

حکومت نے ایک ماہ میں پٹرولیم پر ٹیکس سے ۲۵ ارب روپے کما لیے

وفاقی حکومت نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ایک ماہ کے دوران ۴ بار اضافہ کرتے ہوئے ۲۵ ارب روپے غریب عوام کی جیبوں سے لوٹے۔ جب کہ تیل مارکیٹنگ کمپنیوں اور ریفائنریز سے حاصل ہونے والا اربوں روپے ماہانہ منافع اس کے علاوہ ہے۔

این آئی سی ایل سکینڈل: اربوں کی کرپشن پہ تحقیقات سے بچانے کے لیے ۳ریٹائرجرنیلوں کو دوبارہ فوجی سروس پہ بحال کردیا گیا

جی ایچ کیو نے چار ارب روپے کے این آئی سی ایل کرپشن سکینڈل میں ملوث تین سابق فوجی جرنیلوں کے خلاف تحقیقات قومی احتساب بیورو سے کرانے سے انکار کردیا ہے اور کہا ہے کہ تینوں سابق فوجی جرنیلوں' لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد منیر خان، لیفٹیننٹ جنرل (ر) ایم افضل مظفر اور میجر جنرل (ر) خالد ظہیر اختر' کی سروس بحال کردی گئی ہے اور تحقیقات کے بعد فوجی ادارے ہی ان کا ٹرائل کریں گے۔ نیب حکام نے بتایا کہ اس سکینڈل کی تحقیقات کے لیے چیئرمین نیب تین بار آرمی چیف کیانی سے مل چکا ہے۔ تاہم ان ملاقاتوں کے باوجود جی ایچ کیو اس سکینڈل میں ملوث فوجی افسران سے

14 ستمبر: صوبہ جوزجان.........صدر مقام شبرغان.........بارودی سرنگ دھماکہ.........اتحادی فوج کا ایک ٹینک تباہ.........۵ صلیبی فوجی ہلاک

متعلق ریکارڈ فراہم کرنے کو تیار نہیں ہے۔جی ایچ کیو کا کہنا ہے کہ نیب آرڈیننس کے تحت مسلح افواج کے حاضر سروس افسران کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوسکتی۔

وزیرستان میں آپریشن ہوا تو علما جہاد کا اعلان کریں گے: مولانافضل الرحمن

جمیعت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ''شمالی وزیرستان میں امریکہ یا پاکستانی فوج نے باقاعدہ آپریشن کیا تو ملک میں جہاد کا اعلان ہوجائے گا، پھر اس جہاد کو نہیں روکا جاسکے گا۔آج افغان جہاد کررہے ہیں تو اس بنیاد پر کہ ان کے وطن پر حملہ ہوا ہے اور وہ دفاعی جنگ لڑ رہے ہیں۔قبائل پر جنگ مسلط ہوئی تو علما کے لیے خاموش رہنا مشکل ہوگا۔قبائلیوں نے کہہ دیا ہے کہ آپریشن ہوا تو وہ افغانستان ہجرت کرجائیں گے،ایسا ہوا تو پھر یہ سب مل کر پاکستان کے خلاف لڑیں گے''۔

شمالی وزیرستان آپریشن کے لیے ہماری لاشوں سے گزرنا ہوگا: منور حسن

امیر جماعت اسلامی پاکستان سید منورحسن نے نوشہرہ میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''شمالی وزیرستان میں آپریشن کے لیے حکمرانوں کو ہماری لاشوں پر سے گزرنا ہوگا''۔

برما کے معاملے پر چیمپئین بننے کی ضرورت نہیں: مصطفی کمال

ایم کیو ایم کے سینیٹر مصطفیٰ کمال نے کہا ہے کہ ''برما کے معاملے کو اتنا نہ اٹھایا جائے،اس معاملے پر پاکستان کو چیمپئین بننے کی ضرورت نہیں،دنیا ہم سے بھی سوال کرسکتی ہے''۔

محمد بن قاسم،محمود غزنوی ہمارے دشمن اور راجہ داہر قومی ہیرو ہے: حاجی عدیل

عوامی نیشنل پارٹی کے سینیٹر حاجی عدیل نے پشاور یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''پاکستان کا ہیرو محمد بن قاسم اور محمود غزنوی نہیں بلکہ یہ اس سرزمین کے دشمن تھے۔ہمارے ہیرو راجہ داہر ہیں جنہوں نے محمد بن قاسم کا مقابلہ کیا۔سرکاری فنڈ سے جی ٹی روڈ پر راجہ داہر کی شاندار یادگار تعمیر کروائیں گے۔وہ نئی نسل کو راجہ داہر جیسے اصل قومی ہیرو سے روشناس کرانے کی جدوجہد جاری رکھی جائے گی اور محمد بن قاسم و محمود غزنوی جیسے حملہ آوروں کو قومی دشمن قرار دلوائیں گے''۔

حقانی نیٹ ورک کا پاکستان سے کوئی سروکار نہیں: دفتر خارجہ

پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ''حقانی نیٹ ورک کو دہشت گرد قرار دینا امریکہ کا اندرونی معاملہ ہے،ہمارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں''۔

عراق میں ایک ہی روز ۲۱ سنی مسلمانوں کو پھانسی دے دی گئی

۲۷ اگست کو عراق میں ایک ہی دن میں ۲۱ سنّی مسلمانوں کو پھانسی دے کر شہید کردیا گیا۔ان مسلمانوں میں ۳ خواتین بھی شامل ہیں۔عراق کی رافضی حکومت رواں سال اب تک ۹۱ سنّی مسلمانوں کو پھانسی دے کر شہید کرچکی ہے۔

قرآن مجید شہید کرنے والے امریکی فوجی بچ نکلے

افغانستان میں بگرام ایئربیس پر قرآن مجید شہید کرنے والے ملعون امریکی فوجیوں کو سزا سے بچا لیا گیا ہے۔امریکی فوج نے ان کے اس اقدام کو جرم ماننے سے انکار کرتے ہوئے صرف زبانی سرزنش کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔

امریکہ کا قومی قرض ۱۶۰ کھرب ڈالر کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا

امریکی محکمہ خزانہ نے کہا ہے کہ قومی قرضہ شدید حکومتی خسارے کے باعث ۱۶۰ کھرب ڈالر کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے جس کے بعد ہر امریکی شہری ۵۰ ہزار ڈالر کا مقروض ہوگیا ہے۔ری پبلکن جماعت کے سینیٹر روپ پورٹ میں نے کہا کہ ''یہ واجبات نہ صرف ہماری موجودہ بلکہ آئندہ نسلوں کے لیے ایک بوجھ بن جائیں گے۔اقتصادی ماہرین ہمیں بتاتے ہیں کہ اس کی وجہ سے اقتصادی ترقی رک جائے گی اور مستقبل میں لاکھوں ملازمین روزگار سے ہاتھ دھوبیٹھیں گے''۔

بنک آف امریکہ کو خسارہ،دوسو برانچیں بند سولہ ہزار آسامیاں ختم

بنک آف امریکہ نے سال ۲۰۱۲ء کے اختتام تک ۱۶۰۰۰ بنک آسامیاں ختم کرنے کا منصوبہ تیار کرلیا ہے۔وال سٹریٹ جنرل کی رپورٹ کے مطابق ایسا کرنے سے بنک آف امریکہ کے سب سے زیادہ ملازمین رکھنے کا ریکارڈ ختم ہوجائے گا۔واضح رہے کہ بنک آف امریکہ اپنی ۲۰۰ کے لگ بھگ برانچیں بھی بند کرنے جارہا ہے۔

☆☆☆☆☆

15 ستمبر: صوبہ نورستان..........ضلع کامدیش..........مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ..........8 افغان فوجی ہلاک..........3 فوجی

سقوطِ کابل

تم جو بے چارگی کی حدوں سے پرے
بے ضمیری کے قدموں کو چھونے لگے
جب لٹیرے دریچوں تلک آ گئے
تم نے بھائیوں کی گردن کو آگے کیا
اپنے بُوٹوں پہ گرد آ نہ جائے کہیں
آنچلوں کو دوپٹّوں کو صافی کیا!
تم یہ کہتے ہو چوائس بچی ہی نہ تھی
میں یہ کہتا ہوں چوائس کبھی بھی نہ تھی!
(بیچ ایمان اور کفر کے، کوئی چوائس بھی ہے؟)

اے بھلے مانسو!
رک کے سوچو ذرا!
بابِ تاریخ میں ہم نے اکثر پڑھا
قوم کی زندگی میں کسی موڑ پر
ایسے لمحے کئی آ چکے بارہا
جب کہیں کوئی چوائس بھی بچتی نہیں!
جیسے گھر میں تمہارے جو ڈاکو
اور تم کو سرِ باب آرڈر یہ دیں
اک ذرا
(ساتھ بلکہ، ہمارا ہی دو!)

ہم نے اِس گھر کو تاراج کرنا ہے اب
آنچلوں کو بھی ہاں ___ نوچ ڈالیں گے ہم
جس کو چاہیں گے اُس کو اُٹھا لیں گے ہم

نوکِ خنجر پہ ہی پھر وہ تم سے کہیں
ایک لمحہ بچا ہے کہ چوائس کرو
تم ___ یا گھر یہ تمہارا ___ ذرا سوچ لو!

پھر بتاؤ مجھے ___ اے کہ دانشورو!
اپنے بھائیوں کی گردن
بہن کی ردا
اپنے قاتل کو تم پیش کر دو گے کیا؟
ذلتوں کے عوض ___ اپنی جاں کی اماں
اتنے گھاٹے کی چوائس بھی کر لو گے کیا؟

احسن عزیز شہیدؒ

میں اللہ کی راہ میں ہر شے قربان کرنے کا عزم کر چکا ہوں......

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :وانتم الاعلون ان کنتم مومنین...... ''آپ لوگ کامیاب ہوں گے اگر آپ مومن ہیں''......مومن کے معنی یہ تو نہیں کہ بس میں تو کچھ نہیں کرسکتا لیکن میں ہوں مومن......اس طرح تو آپ اپنے لیے سامانِ نجات اکٹھا نہیں کر سکتے! جب آپ خود کو سچّا مومن بنا لیں تو پھر آپ کو ضرور بالضرور کامیابی حاصل ہوگی، یہ اللہ جل جلالہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔اللہ کے فضل سے میں نہ حواس باختہ ہوں اور نہ ہی بے دینوں کی طرح اسلام کے خلاف راستہ اختیار کرتا ہوں، باوجودیکہ میرا اقتدار بھی خطرہ میں ہے، میری سربراہی بھی خطرہ میں ہے، میری زندگی بھی خطرہ میں ہے۔ پھر بھی میں اس راستے پر چلنے اور جان قربان کرنے کو تیار ہوں۔اگر میں کفار کے مطالبے پر ایسی راہ اختیار کرلوں جو اسلام کے خلاف ہو، ان سے موافقت کروں اور ان کے ساتھ معاملات ٹھیک رکھوں تو میری ہر چیز مستحکم ہوگی، میری حکومت اور سلطنت بھی برقرار رہے گی اور اسی طرح طاقت، پیسہ اور جاہ وجلال بھی خوب ہوگا، جس طرح دیگر ممالک کے سربراہان کا ہے۔لیکن میں اسلام کی خاطر ہر قربانی دینے کے لیے حاضر ہوں، سب کچھ لٹا دینے کو تیار ہوں، جان قربان کرتا ہوں، مجھے کسی شے کی قطعی طور پر پرواہ نہیں، حکومت، اقتدار، طاقت اور ہر چیز کی قربانی کا عزم کر چکا ہوں، دینی غیرت کا تقاضا یہی ہے اور اسی غیرت اور اسلام پر فخر ہی میرا سرمایۂ حیات ہے۔کامیابی صرف یہ ہے کہ ایمان پر موت آئے۔یہی بڑی کامیابی ہے! سب کچھ ختم ہو جائے اور کچھ بھی ہاتھ نہ آئے تب بھی یہی بڑی کامیابی ہے۔اسلام کے پرچم کی سربلندی اسی میں ہے، اس میں نہیں کہ دنیاوی چیزیں باقی رہ جائیں۔مسلمان کی حقیقی کامیابی اس میں ہے کہ اسلام کی ناموس اور غیرت پر کوئی حرف نہ آئے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ اور اسلام کا پرچم اسی طرح اونچا اور بلند رہے۔اگر ہم ایسی چیزوں پر راضی ہو جائیں جو کفار کو پسند ہیں تو ہم نے اسلام کے نام کو ڈھا دیا اور اسلامی غیرت کو ملیا میٹ کر دیا۔یاد رکھئے! بہادری اور قربانی سے اسلام کا پرچم نہیں جھکتا......اسلام کا پرچم کفار کی پیروی کرنے اور اُن کی تابع داری کے نتیجے میں جھکتا ہے''۔

سقوطِ کابل سے قبل امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا افغان مسلمانوں سے آخری خطاب